شیعان علیؑ زندہ باد　یا علی علیہ السلام مدد　دشمنان علیؑ مردہ باد

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْراً مِّنْ اَھْلِیْ ھَارُوْنَ اَخِیْ اشْدُدْ بِہٖ اَزْرِیْ

سورۃ طٰہٰ، القرآن

یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (حدیث)

نص خلافت بلا فصل

برائے

امام الہدیٰ حضرت علیؑ مرتضیٰ

ہمارے شعبہ تبلیغ کی اٹھارویں پیشکش

علماء سپاہ صحابہ و دیوبند زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں، مگر حدود انصاف میں رہ کر ہماری اس کتاب کا حرف بحرف جواب نہیں لکھ سکتے اور نہ ہی کسی عدالت میں ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی تردید کر سکتے ہیں

از قلم، شیر پاکستان خادم مذہب علی شاہ مردان

خادم علماء شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

شیعان علی زندہ باد

دشمنان علی مردہ باد

یا علی مدد علیہ السلام

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هَارُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ

سورہ طٰہٰ، القرآن

یا علیؑ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (حدیث)

نص خلافت بلافصل

برائے

امام الہدیٰ حضرت علیؑ مرتضیٰ

اس رسالہ میں حضرت علیؑ کو نبی کریمؐ کے بعد آنجناب کا خلیفہ بلافصل ثابت کیا گیا ہے

ازقلم، شیر پاکستان خادم مذہب علیؑ شاہ مرداں

خادم علماء شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

سپاہ صحابہ کو چیلنج کہ اگر انہوں نے بوتل کا نہیں بلکہ کسی غیرتمند ماں کا دودھ پیا ہے، تو ہمارے اس رسالہ کا حرف بحرف جواب لکھیں

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے اور وفریب کاری سے سوائے ذلت اور رسوائی کے کچھ نصیب نہ ہوگا، پاکستان میں کچھ لوگ تخریب کار اور شرپسند ہیں اور وہ اپنے آپ کو سپاہ صحابہ کہلاتے ہیں اور وہ لوگ حضرت علیؑ کے شیعوں پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور ان لوگوں کو حضرت علیؑ کے شیعوں سے ناراضگی صرف اتنی ہے کہ شیعہ صاحبان انکے ابوبکر صاحب کو نبی کریمؐ کے خلیفہ برحق نہیں مانتے، اور شیعہ لوگ حضرت علیؑ کو نبی کریمؐ کا خلیفہ بلافصل مانتے ہیں، گویا یہ دو باتیں شیعہ اور سنیوں میں جھگڑے کی جڑ ہیں، بندہ نے اس رسالہ میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ کی خلافت بلافصل کا حدیث منزلت کی روشنی میں ثبوت پیش کیا ہے اور پھر ابطال خلافت ابوبکر پیش کیا ہے، اور علماء سپاہ صحابہ کو میرا چیلنج ہے کہ وہ مولا علیؑ کے شیعوں کو کافر کہنے پر ہی گذارا نہ کریں کفر کے فتوے تو آپ کے اصحاب پر بھی لگے ہوئے ہیں، اگر کسی سپاہ صحابہ والے ملاں کو اپنے علم پر اور اپنے مذہب کی سچائی پر ناز ہے تو وہ مرد میدان بنے اور میرے اس رسالہ کا حرف بحرف جواب لکھے، میرے رسالہ کی پوری عبارت لکھے اور پھر اس کا جواب لکھے، عالم اسلام پھر خود فیصلہ کرتا رہیگا کہ حق شیعہ مذہب کے ساتھ ہے اور باطل سپاہ صحابہ کے ساتھ ہے، اگر صدام کی ناجائز اولاد میں کچھ غیرت ہے تو ہمارے ساتھ علمی زبان میں بات کرکے دیکھیں،

دلیل آل محمدؐ پر قاتلانہ حملہ سپاہ صحابہؓ کے مصنوعی مذہب کے جھوٹے ہونے کا روشن ثبوت ہے۔

ارباب انصاف جب سپاہ صحابہ والے اپنے جھوٹے مذہب کی سچائی ثابت کرنے سے میرے مقابلہ میں عاجز آگئے تو پھر انہوں نے سات جولائی ۱۹۹۱ء دن کے گیارہ بجے ضلع نواب شاہ سندھ کے مشہور قصبہ دریا خان مری میں مجھ پر قاتلانہ حملہ کروا کر اپنے منحوس چہروں پر قیامت تک کیلئے لعنت کی سیاہی مل لی، حملہ میں پسٹل کی گولی میری بائیں طرف دل سے تھوڑا نیچے پیٹ میں لگی اور پیٹ کو زخمی کرتے ہوئے دائیں طرف آکر رک گئی، کئی دنوں تک میں زیر علاج رہا اور اللہ کی رحمت اور مولا علیؑ کی نظر کرم سے میں صحت یاب ہوگیا، جب میں نواب شاہ ہسپتال میں زیر علاج تھا تو مومنین سندھ نے اور بالخصوص مومنین نواب شاہ نے میرے اپریشن کروائے میں اور بعد میں میری دیکھ بھال میں میرے ساتھ بہت ہمدردی کا مظاہرہ کیا اور خاص طور پر سید افضال حسین شاہ، جناب محرم علی ملاح، اور مولوی مشتاق حسین بلوچ اور سید اطہر حسین زیدی، اور مولانا علی احمد نجفی اور دریا خان لاشاری دیگر تمام علماء کرام اور مومنین عظام نے بھی میرے ساتھ بہت ہمدردی کا مظاہرہ کیا اور میں ان لوگوں کا بے حد مشکور ہوں خدا انکو جزائے خیر عطا کرے، اور ڈاکٹر سرجن حامد علی جعفری کا میں بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں بڑی محنت اور خلوص سے ساتھ گھنٹے میں میرے اپریشن کو مکمل کیا تھا، صحابہ کے پیرو کاروں نے میرے خلاف جو ظالمانہ کاروائی کی ہے اس سے ہمارے اس دعوی کی سچائی ثابت ہوتی ہے کہ ہم شیعہ خیر البریہ اور ہمارے امام اس دنیا میں مظلوم ہیں اور سپاہ صحابہ اور انکے امام ظالم ہیں انکی مذکورہ ظالمانہ کاروائی سے ہمارا حوصلہ بلند ہوا اور ہمارے دل میں جو محبت خاندان نبوت سے ہے اس میں زیادتی ہوئی ہے اور مذہب حقہ کی جو تھوڑی سی میں خدمت کر رہا ہوں اللہ پاک کی بارگاہ سے اور خاندان نبوت سے اسکے صلہ اور انعام کی دنیا اور آخرت میں میں آرزو کرتا ہوں

سپاہ صحابہ نے صحابہ کی خاطر خیانت علمی کے تمام ہاڈر توڑ دیئے ہیں

ارباب انصاف جو لوگ اسلام کی رسوائی کے لئے رات دن کام کر رہے ہیں
ان میں رسوائے زمانہ جماعت سپاہ صحابہ سر فہرست ہے ان لوگوں نے انصاف
کی تمام حدوں کو توڑ کر اور شرم و حیا سے منہ موڑ کر جھوٹ بولنے کو اپنے لئے عین
ایمان قرار دیا ہے، اور ثلثہ کو رسوا کرنے کی خاطر جس بدترین خیانت کا
یہ ارتکاب کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اہل سنت کی کتابیں مطاعن ثلثہ سے چھلک
رہی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انکے مطاعن سے جو مسلمان بھی آگاہ ہو جاتا ہے
اسکے دل میں ثلثہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ بندہ نے اہل سنت کی کتابوں
سے مطاعن ثلثہ پر مشتمل عربی عبارات کو ترجمہ کر کے اپنی کتابوں میں شائع کیا
ہے سپاہ صحابہ والے یہ بد دیانتی کرتے ہیں کہ اس عبارت کی بجائے صفائی
پیش کرنے کے اس حوالے سے اہل سنت کی کتاب کا نام کاٹ کر پھر اسکی
اس طرح تشہیر کرتے ہیں، کہ یہ بات غلام حسین نجفی نے اپنی کتاب میں لکھی ہے، ارباب
انصاف جو بد دیانتی سپاہ صحابہ والے ہمارے خلاف کر رہے ہیں، کیا تعلیمات
ابوبکر و عمر اور عثمان میں اسکی ہدایات ملتی ہیں، سپاہ صحابہ والے علمی میدان میں ہم سے
شکست پر شکست کھانے کے بعد خیانت علمی کرنے میں اپنا بچاؤ سمجھتے
ہیں اور ہمارے خلاف جھوٹ بولنے پر ہی اپنا گذارہ کرتے ہیں، کیا جھوٹ بولنے
یا تحریر کرنے سے روح ابوبکر اور عمر خوش ہوتی ہے، کیا یہی مذہب اہلسنت
ہے، انکی جھوٹ سے بھری ہوئی تحریر کو دیکھ کر ہمیں انکی صحیح مسلم کی وہ
حدیث یاد آتی کہ جس میں لکھا ہے کہ انکے شیخین کو خاندان نبوت کاذباً
آثماً غادراً، خائناً سمجھتا تھا
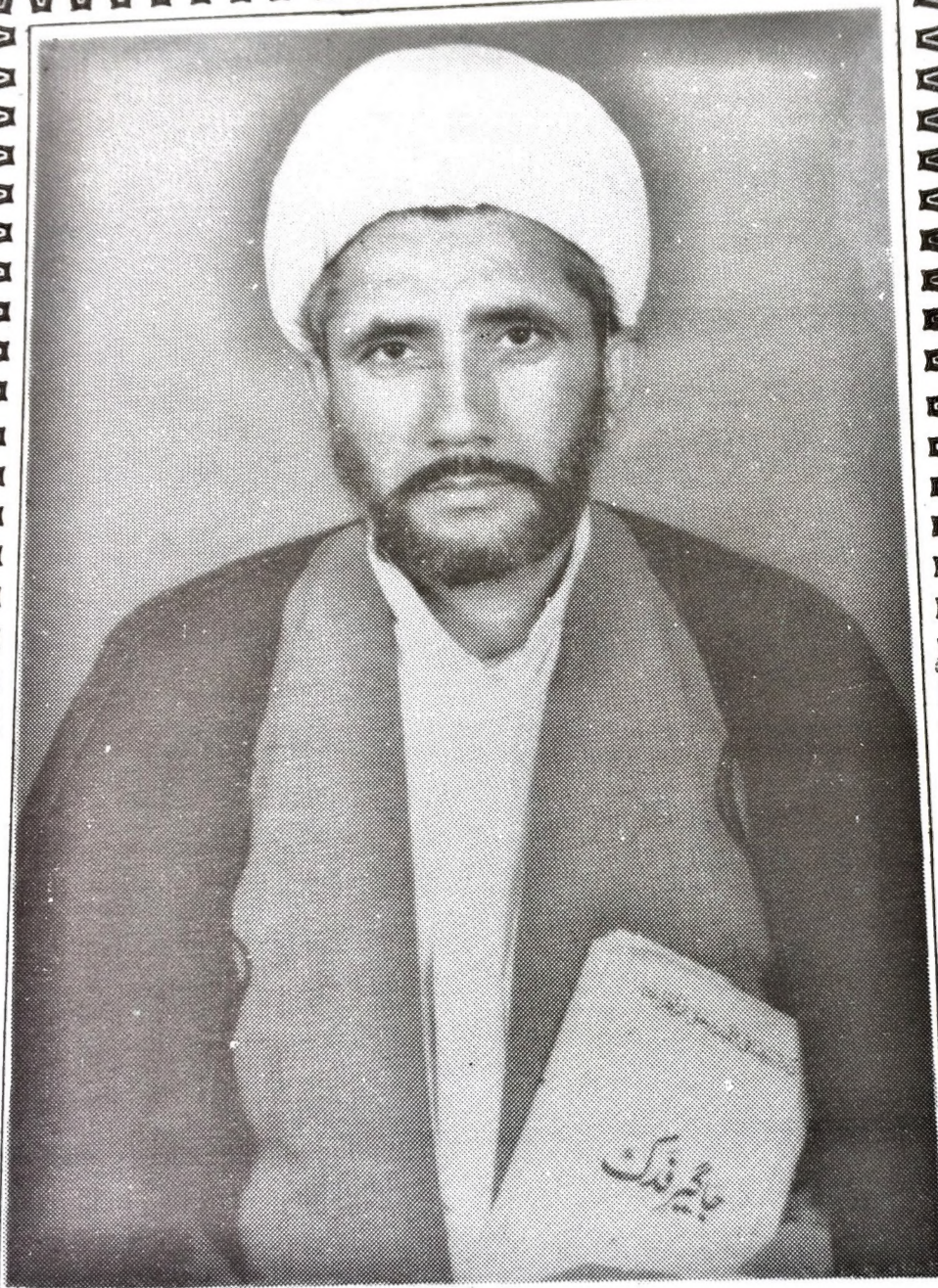
وکیل آلِ محمد حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی فاضل عراق

تمام بارڈر توڑ دیئے گئے ہیں

ت دن کام کر رہے ہیں

ے ان لوگوں نے انصاف

بولنے کو اپنے لئے عین

بدترین خیانت کا

طاعن ثلثہ سے چھلک

آگاہ ہو جاتا ہے

ے اہل سنت کی کتابوں

ی کتابوں میں شائع کیا

ت کی بجائے صفائی

کاٹ کر پھر اسکی

ئیں لکھی ہے، ارباب

ہے ہیں، کیا تعلیمات

ے علمی میدان میں ہم سے

اپنا بچاؤ سمجھتے

یں، کیا جھوٹ بولنے

مذہب اہلسنت

صحیح مسلم کی وہ

نبوت کا ذبا

علماء سپاہ صحابہ کو چیلنج کہ اگر جرأت ہے تو علم کی زبان میں ہمارے ساتھ بات کریں

ارباب انصاف ہم نے یہ رسالہ علماء سپاہ صحابہ کا علمی غرور توڑنے کیلئے لکھا ہے ناصبی یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل علامہ صاحبان گردن کو بالا لگا کر چلتے ہیں اور گز بھر کی زبان نکال کر شیعیان علیؑ کے خلاف عوعو کرتے ہیں۔ ایک اشتہار سپاہ صحابہ ملتان کا میرے پاس محفوظ ہے۔ جس میں انہوں نے ہماری مذہبی غیرت کو ان الفاظ میں للکارا ہے کہ اگر شیعوں نے کسی کتیا کا دودھ نہیں پیا بلکہ کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو ہمارے سامنے اپنا اسلام ثابت کریں۔ اور ہم اسی چیلنج کو انہی الفاظ کے ساتھ واپس کرتے ہیں کہ اگر علماء سپاہ صحابہ نے کسی کتیا کا دودھ نہیں پیا بلکہ کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو ہماری اس کتاب کا حرف بحرف جواب لکھیں ہمارے رسالہ کی پوری عبارت لکھیں اور پھر اسکو رد کریں۔

خون خرابہ اور آتش زنی، قتل و غارت اور فساد کیا یہی مذہب اصحاب تھا

ارباب انصاف سپاہ صحابہ کا مقدس مشن یہ ہے کہ عبادت گاہوں کو جلایا جائے اور قرآن پاک کو آگ لگائی جائے اور انکا یہ دعویٰ بھی ہے کہ ہم محبان صحابہ ہیں، کیا انکے صحابہ کرام کی تعلیمات اسی طرح ہیں کہ مسجد و مصلیٰ کو آگ لگا دی جائے اور نبی پاک کا کلمہ پڑھنے والوں کا قتل عام کیا جائے اور صرف چند بے حیا ملاں کے پیٹ بھرنے کی خاطر غریب عوام کے امن و امان کو تباہ و برباد کیا جائے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہم نے اس رسالہ میں مسئلہ خلافت کے بارے عالم اسلام کو دعوت فکر دی ہے اور اللہ پاک سے عاجزانہ دعا ہے کہ میرے اس رسالہ کو مسلمانوں کے لئے باعث ہدایت قرار دے آمین ۔ خادم مذہب حقہ خادم علماء شیعہ وکیل آل محمد غلام حسین نجفی ۔

غرض تالیف رسالہ ھذا

اہل تشیع اور اہل سنت میں ایک بہت بڑا اختلافی مسئلہ مسئلہ خلافت بھی ہے

اہل سنت کا عقیدہ مسئلہ خلافت میں نبی کریمؐ نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کیا جیسا کہ کتاب اہل سنت بخاری شریف ج ۹ ص ۸۱ کتاب الاحکام باب الاستخلاف میں قول امیر عمر صاحب کا لکھا ہے وان اترک فقد ترک من ھو خیر منی رسول اللہ کہ اگر میں کسی کو خلیفہ بنانا ترک کردوں تو مجھ سے بہتر ذات نے خلیفہ بنانا ترک کیا ہے اور وہ رسول اللہ ہیں کہ آنجناب نے ابوبکر وغیرہ کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا، اور مناظر اہلسنت شاہ عبدالعزیز نے بھی اپنے تحفہ اثنا عشریہ میں باب ۷ ص ۱۸۰ میں لکھا ہے کہ ابوبکر وعمر وعثمان معصوم یعنی نیک پاک نہ تھے اور قرآن وحدیث سے انکی خلافت پہ ثبوت بھی نہ تھا، مطلب یہ ہے کہ انکو خدا اور رسول نے خلافت نہیں دی ہا اور اہل سنت کے عقیدہ میں خلیفہ نہ بنانے کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ فتاوی عبدالحی ص ۱۴۴ میں لکھا ہے ان استخلفت علیکم فتعصون خلیفتی ینزل علیکم العذاب، نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ اگر میں تم پر خلیفہ بناؤں اور تم میرے بنائے ہوئے خلیفہ کی نافرمانی کرو تو تم پر عذاب نازل ہوگا، سنی بھائیوں نے اس دلیل سے لوگوں کو خوب بدھو بنایا ہے کیونکہ نبی کریمؐ کی مخالفت سے عذاب نازل نہیں ہوتا اور خلیفہ کی مخالفت سے عذاب نازل ہوتا ہے یہ عجیب بات ہے، خلاصۃ الکلام خلیفہ بنانا نبی کریمؐ نے امت کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے اور اس پالیسی سے ابوبکر، عمر اور عثمان کے مزے بن گئے، اور سابق بت پرست بھی خلیفہ بن گئے۔

خانہ ساز امامت وخلافت کے پہلے خلیفہ کا حال کہ وہ کس طرح خلافت کو چمٹ گیا

صحابہ کرام تحصیل خلافت کیلئے بہت لالچی تھے اسی لئے تو انہوں اس میچ کے لئے بہت جلدی کی اور لاش نبی کو بغیر غسل وکفن اور نماز جنازہ و دفن کے چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں آکر بیٹھ گئے، تفصیل کیلئے ہمارا رسالہ تحفہ حنیفہ ملاحظہ کریں، بنو ہاشم نبی کریمؐ کا خاندان حضور پاک کو غسل وکفن دینے میں مصروف رہا اور خاندان نبوت کی اس مجبوری سے صحابہ کرام نے خوب فائدہ اٹھایا ہے نبی کریمؐ کا خاندان آنجنابؐ کو غسل وکفن دیتا رہا اور خلافت کے لالچی لوگوں نے تحصیل خلافت کا میچ شروع کر دیا اور صحابہ نواز پارٹی نے انکی صفائی کے لئے یہ یہ عذر بھی تراشا ہوا ہے کہ لاش نبی کو صحابہ نے اس لئے چھوڑا تھا کہ انکو یہ ڈر تھا کہ اگر خلیفہ بنانے میں جلدی نہ کی گئی تو مدینہ شریف اور اسلام کو سخت خطرہ تھا اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ عذر صحابہ کی پارٹی کا سفید جھوٹ ہے اس وقت کوئی اتنی بڑی طاقت نہ تھی کہ جس نے مدینہ کی طرف میزائیل نصب کر رکھے تھے یا کسی لشکر کو روانہ کر دیا تھا کہ اگر خلیفہ جلدی نہ بنایا جاتا تو مدینہ تباہ وبرباد ہو جاتا، صاف صاف اور کھری کھری بات یہ ہے کہ صحابہ کرام نے تحصیل خلافت کے لئے بہت بڑی چالاکی کی ہے، اور نبی کریمؐ کے خاندان کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا ہے، کہ وہ نبی کریمؐ کے غسل وکفن میں مصروف تھے، اور اصحاب نے ایک نام نہاد انتخاب اور اجماع اور الیکشن کا ڈھونگ رچایا ہے، اگر اجماع اور انتخاب ہی کرنا تھا تو نبی کریمؐ کے خاندان کو رائے دینے کا موقع کیوں نہیں دیا گیا، پہلے خلیفہ کے انتخاب کے وقت اتنی بڑی دھاندلی ہوئی ہے کہ جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی،

پہلی جمہوریہ مسلمہ کا پہلا انتخاب، خاندان نبوت کی حق تلفی، اصحاب کی بیوفائی اور دھاندلی سنی مذہب کی مایہ ناز کتاب صحیح بخاری کی رپورٹ ملاحظہ ملا

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۶۸ کتاب المحاربین من اہل الکفر والردۃ باب رجم الحبلی من الزنا میں اسطرح لکھا ہے کہ لاش نبی سے منہ موڑ کر صحابہ کرام جب سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے تو خانہ ساز خلافت کی کاروائی اس طرح شروع ہوئی اور نواصب کے پیر مرشد امیر عمر صاحب آنکھوں دیکھا حال اس طرح بیان کرتے ہیں، کہ خلیفہ سازی کے وقت انصار صحابہ کا ایک سپوٹر کھڑا ہوگیا اور اس نے یہ نعرہ لگا دیا، منا امیر و منکم امیر یا معشر قریش کہ اے قریش ایک سر اور تم سے ہوگا اور ایک ہم سے ہوگا حضرت امیر عمر صاحب کہتے ہیں کہ جب انصار صحابہ نے خلافت کی بٹائی کا مطالبہ کیا تو فکثر اللغط و ارتفعت الاصوات کہ شور و غل زیادہ ہوگیا، بس میں نے اختلاف سے ڈرتے ہوئے ابوبکر صاحب کو کہا کہ بھیا ہاتھ ادھر لاؤ ابسط یدک یا ابابکر پس اس نے میری طرف بڑھایا اور میں نے اسکی بیعت کی پھر دوسرے اصحاب نے اسکی بیعت کی انصار پارٹی کا امیدوار انصار صحابہ نے اپنا امیدوار سعد بن عبادہ کو بنایا تھا جب خلافت لتاڑا گیا وہ ہار گیا تو وہ بیچارا بیٹھا تھا اور لوگوں نے اسکو لتاڑ دیا اور کسی نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہے فقال عمر قتلت قتل اللہ سعد بن عبادہ عمر صاحب نے کہا کہ خدا اسکو قتل کرے،

خلاصۃ الکلام جھٹ منگنی اور بٹ وِیاہ ابوبکر کی خلافت پر جو اجماع ہوا ہے اسکی کلی کھل گئی کہ خاندان نبوت سے مشورہ نہیں لیا گیا،

خلافتِ بکریہ کے سپوٹر امیر عمر کے اس خلافت کے بارے تاثرات

پہلا تاثر غسل وکفن، دفنِ رسول اللہ سے ابوبکر کو خلیفہ بنانا افضل تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۶۸ کتاب المحاربین باب رجم الحبلی
امیر عمر صاحب نے لاش رسول اللہ کو چھوڑ کر ابوبکر کو خلیفہ بنانے کی وجہ یہ بتائی ہے
قال عمر انا واللہ ما وجدنا فیما حضرنا من امر اقوی من مبایعۃ ابی بکر
حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ایک طرف لاش رسول اللہ کی تجہیز و تکفین تھی اور ایک طرف
ابوبکر کو خلیفہ بنانا تھا ہم نے لاش رسول اللہ کے دفن کرنے سے ابوبکر کو خلیفہ بنانا
زیادہ بہتر سمجھا، شرح کرمانی عمدۃ القاری، ارشاد الساری باب رجم الحبلی ملاحظہ
فرمائیں، انشاء اللہ آنکھیں کھل جائیں گی کہ اصحاب نے جنازہ رسول اللہ کس طرح چھوڑا تھا

دوسرا تاثر بیعت ابوبکر بغیر سوچے سمجھے تھی اور اللہ نے اسکے شر سے بچا لیا

بخاری ج ۹ ص ۶۸ انما کانت بیعت ابی بکر فلتۃ وتمت الا انہا قد کانت کذالک
ولکن اللہ وقی شرھا، حضرت عمر صاحب فرماتے ہیں کہ جس نے کہا ہے
بیعتِ ابوبکر بغیر سوچے سمجھے اچانک تھی اور تمام ہوئی کام بن گیا، آگاہ رہو
بات اسی طرح ہے، اور شر کا بہت بڑا خطرہ تھا مگر اللہ پاک نے ہمیں اس شر
سے بچا لیا ہے،

نوٹ، ارباب انصاف خانہ ساز خلافت کا حال صحیح بخاری سے بقول عمر
صاحب ہم نے پیش کر دیا، اور عمر صاحب کے تاثرات بھی بخاری سے پیش کر دیے ہیں،
خلاصہ کہ قرآن اور سنت سے ابوبکر کی خلافت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا،

سپاہ صحابہ کے مذہب میں خلافت گھڑنے کے چار طریقے ہیں،

اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفا مقصد اوّل فصل اوّل ج ۱ ۲۳ از شاہ ولی اللہ

(پہلا طریقہ) ارباب حل وعقد کا کسی شخص کے بارے اتفاق کر لینا کہ یہ خلیفہ ہے،
جس طرح کہ عمر پارٹی نے ابوبکر صاحب کے خلیفہ بنانے پر اتفاق کر لیا تھا،

(دوسرا طریقہ) ایک خلیفہ کا اپنی موت سے پہلے کسی شخص کو خلیفہ مقرر کر دینا
جس طرح ابوبکر صاحب نے عمر صاحب کو اپنی موت سے پہلے خلیفہ بنایا تھا،

(تیسرا طریقہ شوریٰ) چند لوگوں کا مشورہ کر کے کسی کو خلیفہ بنا دینا، جس طرح
کہ عبدالرحمٰن پارٹی نے مشورہ کر کے عثمان کو خلیفہ بنایا تھا،

(چوتھا طریقہ) - کسی خلیفہ کی موت کے بعد اگر کوئی شخص جنگ کے ذریعہ لوگوں
کو اپنا تابع کرے جس طرح معاویہ نے کیا تھا وہ بھی خلیفہ ہے،

موجودہ زمانہ میں ضرورت کے باوجود سنی بھائی مسئلہ خلافت میں بے بس ہو گئے ہیں

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے دین
کے بارے مکاری کرنا مرد مومن کا کام نہیں ہے، بقول اہلسنت اگر خلیفہ سازی
کا مشن نبی پاکؐ اپنی امت کے سپرد فرما گئے، ہیں تو اس وقت خلیفہ کی بھی ضرورت
ہے، اور امت بھی موجود ہے، کیا کوئی سنی علامہ ایسا موجود ہے جو ہمیں ہمارے
اس سوال کا جواب دے کہ ضرورت کے باوجود سنی بھائیوں نے خلیفہ سازی
کی فیکٹری بند کیوں فرما دی ہے، خیر القرون میں تو بقول اہلسنت خلیفہ سازی
کی فیکٹری چلتی رہی ہے اور اب شر القرون میں بند ہو گئی ہے یہ عجیب
بات ہے اگر اب بھی خلیفہ بنائیں تو مزہ آجائے،

اہل سنت کا اعتراف کہ حدیث رسولؐ ہے کہ صرف بارہ خلیفہ ہونگے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۹ ص ۸۱ کتاب الاحکام باب الاستخلاف میں لکھا ہے کہ جابر بن سمرہ لکھتا ہے کہ ہم نے نبی پاکؐ سے سنا ہے کہ یکون اثنا عشرۃ امیرا، کہ بارہ سردار ہونگے اور کتاب اہلسنت سنن ابی داؤد میں لکھا ہے کہ بارہ خلیفے ہونگے،

بارہ خلفاء کی خانہ پری اہلسنت نے اس طرح فرمائی ہے،

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۷ از ملاں علی قاری حنفی هم الخلفاء الراشدون الاربعة و معاويه و ابنه يزيد و عبدالملك بن مروان و اولاده الاربعة و بينهم عمر بن عبدالعزيز

ترجمہ، بارہ خلفاء یہ ہیں، پہلے چار خلفاء راشد ۱ ابوبکر ۲ عمر ۳ عثمان ۴ امام علی مرتضے ۵ معاویہ ۶ یزید بن معاویہ ۷ عبدالملک بن مروان ۸ ولید بن عبدالملک ۹ یزید بن عبدالملک ۱۰ ہشام بن عبدالملک ۱۱ سلیمان بن عبدالملک ۱۲ عمر بن عبدالعزیز،

نوٹ، ارباب انصاف نہایت دیانت داری سے ہم نے خلافت کے عہدہ جلیلہ کے بارے اہلسنت کی کتابوں کا مطالعہ کر کے انکا عقیدہ تحریر کر دیا ہے اور یہ چند نکتے آپ کے لئے توجہ طلب ہیں، ۱ خلیفہ کو خدا اور رسولؐ نہیں بناتے ۲ خلیفہ نیک پاک نہیں ہوتا، ۳ یزید جیسا بدکردار بھی امام المسلمین ہو سکتا ہے،

خلیفہ گھڑنے کے چار طریقے ہیں،

اہل تشیع کا عقیدہ مسئلہ خلافت کے بارے

خلیفہ رسول اللہ کا معصوم ہونا ضروری ہے

جسطرح نبی پاکؐ کیلئے معصوم ہونا ہر گناہ سے پاک ہونا ضروری ہے اسی طرح خلیفہ رسول اللہ کیلئے بھی معصوم ہونا ہر گناہ سے پاک ہو ضروری ہے کیونکہ جسطرح رسول پاکؐ کے ہر امر اور فرمان کی اطاعت ضروری ہے اسی طرح خلیفہ کے ہر فرمان کی اطاعت ضروری ہے، اور جس کے ہر فرمان کی اطاعت ضروری ہو اس کا معصوم ہونا اور ہر گناہ سے پاک ہونا ضروری ہے،

خلیفہ رسول اللہ بھی اللہ پاک معین کرتا ہے

جسطرح رسول کو اللہ پاک خود معین کرتا ہے اسی طرح نبی کریم رسول کا جانشین بھی خود اللہ پاک معین کرتا ہے، امت بیچاری کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے،

خلاصۃ الکلام اہل سنت کے نزدیک خلیفہ نہ معصوم ہوتا ہے اور نہ ہی منصوص ہوتا اور شیعہ خیر البریہ کے نزدیک خلیفہ کا معصوم اور منصوص ہونا ضروری ہے، اور شیعوں کے نزدیک امام برحق جو کہ معصوم بھی ہیں اور منصوص بھی وہ امام الاولیاء امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ ہیں اور انکے بعد انکی نسل سے اور نسل رسول اللہ سے گیارہ امام اور خلیفہ ہیں اور چونکہ عصمت ایک امر پوشیدہ ہے، اسکی اطلاع خدا اور رسولؐ ہی دے سکتا ہے اور پھر جس کو خدا اور رسولؐ خلیفہ بنادیں وہ دے سکتا ہے، پس خدا اور رسولؐ نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کو خلیفہ معین کیا ہے، اہلسنت کہتے ہیں کہ خلیفہ ابوبکر ہے، کیونکہ اسکو عمر نے معین کیا ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ خلیفہ حضرت علیؑ ہیں چونکہ انکو خدا اور رسولؐ نے معین کیا ہے اور عمر صاحب کے بنائے ہوئے خلیفہ کو ابوبکر کو ہم صحیح خلیفہ نہیں مانتے،

شیعہ خیر البریہ خدا اور رسولؐ کے اور سنی عمر صاحب کے پیروکار ہیں

بیانیہ: شیعہ سنی اختلافی مذہبی مسائل کی جڑ مسئلہ خلافت ہے اور
بندہ نے اس رسالہ میں امام الہدیٰ سلطان الاولیاء یعسوب المسلمین امیر المومنین
علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خلافتِ بلافصل کی نص حدیث منزلت کو بیان کیا ہے،
دوسرے لفظوں میں عرض کروں کہ حضرت علیؑ کی خلافتِ بلافصل کو نبی کریم
نے جن احادیث شریف سے بیان فرمایا ہے وہ زیادہ ہیں اور ان میں سے
ایک حدیث منزلت، یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، ہے بندہ نے
اس رسالہ میں اس حدیثِ منزلت کی سند اور متن اور دلالت سے بحث کی ہے
اور ثابت کیا ہے کہ اس دلیل سے حضرت علیؑ کا خلافتِ بلافصل ثابت ہے
اور چونکہ عرفاء کہتے ہیں، تعرف الاشیاء باضدادھا، کہ چیزیں اپنی ضد
سے پہچانی جاتی ہیں خلافت ابوبکر بھی ایک قسم کی ضد خلافت ہے خلافت حضرت
علیؑ کی پس حدود انصاف میں رہکر جناب ابوبکر کی خلافت کے غیر صحیح ہونے
سے بھی کچھ مقدار بحث کی ہے، نیز اس رسالہ میں ہم نے کتاب عبقات الانوار سے
اسکی حدیثِ منزلت کے مطالبِ عالیہ کو لیا ہے اور جن کتابوں کے حوالہ جات
مکمل نہیں انکی بابت کتاب عبقات پر بھروسہ کیا ہے، اور جو مکمل ہیں
انکو اصل کتابوں سے ملایا ہے، شیعہ مناظرین کو تاکید کی جاتی ہے، کہ وہ
کتاب عبقات الانوار کا ضرور مطالعہ فرماویں، علامہ سید میر حامد حسین رحمۃ اللہ
علیہ نے کتاب عبقات تحفہ اثنا عشریہ مولفہ شاہ عبدالعزیز کے جواب
میں لکھ کر ناصبیت اور سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھوک دی ہے
اور وکلاء خلافت بکریہ قیامت تک اسکا جواب نہیں لکھ سکتے،

خلیفہ بلا فصل نبی کریمؐ کے بعد امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں،

ثبوت ملاحظہ ہو، حدیث رسول اللہ ہے بخاری شریف میں باب مناقب علیؑ میں
قَالَ النَّبِیُّ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی ۔
ترجمہ، نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں ہے کہ آپ کو میرے ساتھ ہر وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون نبی کو موسیٰ نبی کے ساتھ حاصل تھی اور منازل ہارون یہ ہیں، ۱، حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے وزیر تھے، ۲، اور انکے خلیفہ تھے، ۳، جناب موسیٰؑ نے انکو اپنی خلافت کے لئے چن لیا تھا، ۴، حضرت ہارون اعلم تھے یعنی امت موسیٰؑ میں حضرت ہارونؑ زیادہ علم والے تھے، ۵، اور افضل یعنی زیادہ فضیلت والے تھے، ۶، موسیٰؑ کی طرح حضرت ہارون کی اطاعت بھی فرض تھی، ۷، موسیٰؑ کی طرح حضرت ہارونؑ معصوم یعنی ہر گناہ سے پاک تھے، ۸، موسیٰؑ نے ہارون کے لئے امامت اور وصایت اور خلافت کو اپنی زندگی اور موت کے بعد دونوں وقتوں میں ثابت کیا تھا اور انکی مخالفت کو حرام اور مخالف کو واجب القتل قرار دیا تھا ۹، ہارونؑ موسیٰؑ کو زیادہ پیارے تھے، ۱۰، ہارونؑ موسیٰؑ کے بعد مظلوم ہو گئے تھے، اور قریب تھا کہ لوگ انکو قتل کر دیتے، ۱۱، اگر ہارونؑ موسیٰؑ کے بعد زندہ رہتے تو انکے خلیفہ بلا فصل تھے،

ارباب انصاف یہ منازل ہارونی حضرت علیؑ کیلئے ثابت ہیں اور ان گیارہ منازل کی روشنی میں ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، کہ حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے بعد آنجنابؐ کے خلیفہ بلا فصل ہیں اور حضرت علیؑ کی خلافت منصوص ہے اور نص حدیث منزلت ہے اور منصوص خلافت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی اور خلافت ہو تو وہ باطل ہوگی اور اس دلیل کی تفصیل کے لئے رسالہ ہذا کو غور سے پڑھیں ــــ

ان کتب اہلسنت کی فہرست کہ جن میں حدیث "یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ" منقول ہے

1. صحیح بخاری ص ۱۹ مناقب علیؑ م محمد بن اسمٰعیل بخاری
2. صحیح مسلم ص ۳۲۵ مناقب علیؑ (م) مسلم بن حجاج
3. سنن ابن ماجہ ص ۱۲ مناقب علیؑ (م) محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی
4. سنن ترمذی ص ۵۷۵ (م) ابو عیسیٰ محمد بن سورہ الترمذی
5. خصائص علیؑ ص ۲۰ (م) احمد بن شعیب النسائی
6. مناقب علیؑ ص ۲۳۸ (م) ابوالحسن علی بن محمد المعروف بابن مغازلی
7. کفایت الطالب فی مناقب علی بن ابی طالبؑ ص ۲۶۴
8. مناقب علیؑ ص ۸۴ موفق بن احمد مکی اخطب خوارزم
9. مسند احمد ص ۵۰ (م) احمد بن حنبل حدیث ۱۴۹
10. مشکوٰۃ شریف ص م محمد بن عبد اللہ الخطیب
11. تہذیب التہذیب ص م احمد بن علی بن حجر عسقلانی
12. صواعق محرقہ ص ۷۲ م احمد بن محمد بن حجر مکی فصل ۲
13. ازالۃ الخفاء ص م ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم
14. قرۃ العینین ص ۲۰۷ م شاہ ولی اللہ دہلوی
15. مودۃ القربیٰ ص ۶۳ م سید علی ہمدانی
16. تاریخ خمیس ص م حسین دیار بکری
17. فصول المہمہ ص ۳۸ م نور الدین ابن صباغ مالکی،
18. تاریخ الخلفاء ص عبد الرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین
19. نور الابصار ص م سید مؤمن شبلنجی

۲۰ نزل الابرار ص ۱۵۰ م محمد بن معتمد خان بدخشانی
۲۱ البدایہ والنہایہ ص ۳۰۲ م ابن کثیر دمشقی
۲۲ کنز العمال ص ۱۵۳ م علی بن حسام الدین المتقی
۲۳ معجم الصغیر ص م سلیمان بن احمد الطبرانی
۲۴ جامع الصغیر ص م جلال الدین سیوطی
۲۵ حلیۃ الاولیاء ص م ابو نعیم احمد بن عبد اللہ
۲۶ الاستیعاب ص م یوسف بن عبد اللہ ابن البر
۲۷ اسد الغابہ ص ۱۰۶ م ابو الحسن علی بن محمد ابن اثیر جزری
۲۸ جامع الاصول ص م مبارک بن محمد ابن اثیر جزری
۲۹ مطالب السؤال ص ۴۷ م محمد بن طلحہ شافعی
۳۰ تذکرہ خواص الامہ ص ۱۳ م سبط ابن جوزی
۳۱ ذخائر العقبی ص ۶۳ م محب الدین طبری شافعی
۳۲ ریاض النضرہ ص ۱۵۰ م محب الدین شافعی
۳۳ منہاج السنہ ص م ابن تیمیہ ناصبی
۳۴ تحفہ اثنا عشریہ ص م شاہ عبد العزیز
۳۵ مفتاح النجاۃ ص م محمد بن معتمد خان بدخشانی
۳۶ زین الفتی شرح سورہ ہل اتی ص م احمد بن علی العاصمی
۳۷ تفسیر کبیر ص م الرازی
۳۸ تہذیب الاسماء ص م یحیی بن شرف النووی
۳۹ الاکتفاء فی فضل الاربعۃ الخلفاء ص ابراہیم بن عبد اللہ
۴۰ مراۃ المؤمنین فی مناقب آل سید المرسلین م ولی اللہ لکھنوی
۴۱ وسیلۃ النجاۃ ص م مولوی مبین لکھنوی

۴۲ سیرت نبویہ ص م احمد بن زینی بن احمد دحلانی

۴۳ مصابیح السنۃ ص م حسن بن مسعود الفراء البغوی

۴۴ مسند ص م ابوداؤد الطیالسی

۴۵ طبقات کبیر ص م محمد بن سعد کاتب واقدی

۴۶ تلخیص سیرت ابن اسحٰق ص م ابن الحمیری

۴۷ کتاب الحمدہ ص م زرین بن معاویہ

۴۸ روضۃ الاحباب ص م عطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی

۴۹ تیسیر شرح جامع الصغیر ص م عبدالرؤف المناوی

۵۰ وسیلۃ المآل فی مناقب لآل ص م احمد بن الفضل اللہ

۵۱ اسعاف الراغبین ص ۱۵۱ محمد الصبان

۵۲ تاریخ مدینہ ودمشق ص ۲۸۲ م ھبۃ اللہ الشافعی

۵۳ فرائد السمطین ص ۱۷۱ م ابراہیم بن محمد

۵۴ کنوز الحقائق، ص ۱۴۱ ج ۲ م عبدالرؤف المناوی

۵۵ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۵۰۲ ج ۲ م ذکر علیؑ

۵۶ ینابیع المودۃ ص ۴۹ باب ۲

صحیح بخاری کی عبارت

باب مناقب علی قال النبی لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ

ترجمہ، نبی پاک نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا، کہ کیا آپ اس فضیلت پر راضی نہیں کہ آپ کو مجھ سے وہ نسبت و منزلت حاصل ہے جو موسیٰؑ نبی سے ہارونؑ نبی کو حاصل تھی،

صحیح مسلم کی عبارت

امر معاویة سعداً فقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال سمعت رسول اللہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوة بعدی

ترجمہ، معاویہ نے سعد صحابی کو حکم دیا کہ ابوتراب علیؑ کو گالیاں دینے سے آپ کو کیا چیز روکتی ہے، اس نے کہا کہ میں نے نبی کریمؐ سے علیؑ کی شان میں یہ سنا تھا کہ اے علیؑ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو میرے ساتھ وہ منزلت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہوگی

سنن ابن ماجہ کی عبارت

فنال معاویہ منہ فغضب سعد وقال سمعت رسول اللہ یقول من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ وسمعتہ یقول انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبیؐ بعدی،

ترجمہ، محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی حدیث بیان کرتے ہیں کہ معاویہ حج کے لئے آیا اور سعد صحابی کو ملاقات کے لئے بلایا سعد کے آنے کے بعد دونوں میں حضرت علیؑ کا ذکر بھی آیا فنال منہ پس معاویہ نے حضرت علیؑ

کو گالیاں دی سعد کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ میں نے علیؑ کی شان میں نبیؐ پاک سے یہ سنا تھا، کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولی ہے اور یہ بھی فرمایا اے علیؑ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو موسیٰؑ سے ہارونؑ کو تھی،

وکلاء معاویہ کو دعوتِ فکر

ہمارے پیش کردہ حوالہ جات گواہ ہیں کہ وہ تمام فضائل جو ہارونؑ نبی میں موجود تھے مثلاً وہ امت موسیٰؑ میں اعلم اور افضل اور معصوم تھے، اور اگر زندہ رہتے تو موسیٰ کے خلیفہ بلا فصل تھے اسی طرح حضرت علیؑ بھی ہمارے نبیؐ کی امت میں اعلم اور افضل اور معصوم تھے اور ہمارے نبیؐ کے خلیفہ بلا فصل تھے،

اگر سب صحابہ کفر ہے تو معاویہ کے بارے کیا فیصلہ ہے

مسلم اور ابن ماجہ دونوں میں یہ رپورٹ موجود ہے کہ معاویہ حضرت علیؑ کو خود بھی سب کرتا تھا اور دوسرے لوگوں سے بھی گالیاں دلواتا تھا،

اور اہلسنت میں سے جو معاویہ خیل ہیں ان کا یہ فیصلہ ہے کہ صحابہ کو گالیاں دینا کفر ہے، اگر ان کا یہ فیصلہ صحیح ہے تو خود معاویہ امام علیؑ مرتضیٰ کو جو صحابی رسولؐ تھے گالیاں دیتا تھا،

پس معاویہ کے بارے فیصلہ تو معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے،

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر کوئی اور شخص کسی صحابی کو گالیاں دے تو بقول سنیوں کے وہ کافر ہے اور اگر معاویہ صحابیہ اور خاندان نبوت کو گالیاں بھی دے اور قتل کرے تو وہ سنیوں کا پانچواں امام ہے،

حدیثِ منزلت کی سند پر وکلاء خلافتِ بکریہ کے چند اعتراضات

پہلا اعتراض کہ حدیثِ منزلت صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے

اس حدیث شریف کے صحیح ہونے سے ایک ناصبی سنی مولانا صاحب سیف آمدی نے انکار کیا ہے اور پھر جن علماء نے خلافت ثلاثہ کی ہلتی ہوئی چولوں کو پچر لگانے کے لئے سیف آمدی کی تقلید کرتے ہوئے اس کی بجائی ہوئی ڈفلی پر ڈانس فرمایا ہے، ان میں یہ چار یار سرفہرست ہیں، ۱ ابن حجر مکی صاحبِ صواعق محرقہ ۲ عضد الدین عبد الرحمٰن بن احمد الایجی صاحبِ مواقف، ۳ محمود بن عبد الرحمن اصفہانی صاحب شرح طوالع، ۴ محقق جرجانی صاحب شرح مواقف،

اور ہم اعلیٰ علیٰ کر کے جناب امیر کی خلافت بلا فصل کے ان منکرین کے خلاف ایسی جوابی کاروائی کرتے ہیں، کہ جسے وکلاء خلافت بکریہ کا جگر پھٹ جائے گا،

پہلا جواب، سیف آمدی بد مذہب اور بد عقیدہ تھا

۱ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۲۵۹ ج ۳ حرف سین

۲ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص ۱۳۴ ج ۳ حرف سین

میزان الاعتدال کی عبارت:- سیف الآمدی علی بن ابی علی قد نفی من دمشق لسوء اعتقاده وانه کان یترک الصلواۃ،

ترجمہ، سیف آمدی کو اس کے بدعقیدہ ہونے کے باعث دمشق سے نکال دیا گیا تھا، اور یہ نماز بھی نہیں پڑھتا تھا،

لسان المیزان کی عبارت: السیف الآمدی علی بن ابی علی وقد نفی من دمشق لسوء اعتقاده و صح انه کان یترك الصلواة - وقال القاضی تقی الدین یحیی عن شمس الدین قال کنا نتردد الی سیف الامدی فشککنا هل یصلی فتترکناه حتی نام وعلمنا علی رجله بالحبر فبقیت العلامة نحو یومین مکانها،

ترجمہ، سیف آمدی سنی ناصبی کو بدعقیدہ ہونے کے باعث دمشق سے نکال دیا گیا اور یہ بات صحیح ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھتا تھا اور بقول قاضی تقی الدین کے کہ شمس الدین کہتا ہے کہ سیف آمدی کے پاس ہمارا آنا جانا تھا اور ہمیں شک گذرا کہ وہ کیا نماز بھی پڑھتا ہے ہم نے انتظار کیا حتی کہ وہ سو گیا پھر ہم نے اسکے پاؤں پر سیاہی سے نشان لگایا، اور یہ نشان دو دن تک اس کے پاؤں پر رہا،

نوٹ، نشان کا، اسکے پاؤں پر رہنا اسکے سنی ہونے کا اور بے نماز ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے، اور چونکہ اس نے مولیٰ علیؑ کی خلافت بلافصل کی نص صریح کا انکار کیا ہے، اور حدیثِ منزلت کو غیر صحیح کہا اس لئے خدا نے اسکو ذلیل کیا، اور بدمذہب اور بدعقیدہ ہونے کا اسکو لقب ملا، اور جن ملاؤں نے حدیثِ منزلت کو سیف کی طرح غیر صحیح کہا وہ اسی کی طرح بدمذہب اور بدعقیدہ تھے،

دوسرا جواب، کہ اہل سنت علماء کا اقرار کہ صحیح بخاری اور مسلم کی روایات صحیح ہیں اور کتب اہلسنت سے ثبوت حاضر ہے

۱۔ کتاب صواعق محرقہ ص ۵ ذکر خلافت ابی بکر م ابن حجر مکی
۲۔ کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص م شرف الدین نووی
۳۔ کتاب نخبۃ الفکر ص م لابن حجر عسقلانی
۴۔ کتاب قرۃ العینین ص م شاہ ولی اللہ دہلوی
۵۔ کتاب الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ص م شاہ ولی اللہ
۶۔ کتاب تدریب الراوی شرح تقریب النواوی ص م سیوطی النوع الاول
۷۔ کتاب امعان النظر فی توضیح نخبۃ الفکر
۸۔ کتاب فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث ص م عبد الرفیع عراقی
۹۔ کتاب دراسات اللبیب ص م ملا محمد معین بن محمد امین
۱۰۔ کتاب تحقیق البشارۃ الی تعمیم البشارہ ص شیخ عبد الحق بن سیف الدین
۱۱۔ رسالہ اعمال الفکر ص م ابراہیم بن حسن کردی
۱۲۔ رسالہ بلغۃ المسیر الی توحید اللہ العلی الکبیر ص ابراہیم بن حسن کردی
۱۳۔ کتاب حجۃ البالغہ ص ۱۳۴ م شاہ ولی اللہ باب طبقات کتب حدیث مبحث قم

حجۃ البالغہ کی عبارت ہے "واما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان مافیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع"، صحیح بخاری اور مسلم کی روایات کی صحت پر محدثین کا اتفاق ہے،

ابن حجر مکی کا اعلان کہ بخاری اور مسلم کی روایات قرآن کے بعد زیادہ صحیح ہیں

صواعق محرقہ کی عبارت: روی الشیخان البخاری و مسلم فی صحیحهما الذی هما اصح الکتب بعد القرآن باجماع من یعتد به

ترجمہ: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے قرآن پاک کے بعد زیادہ صحیح ہونے پر معتبر لوگوں کا اجماع ہے،

تدریب الراوی کی عبارت: اذ قالوا صحیح متفق علیه فمرادهم اتفاق الشیخین، قال ابن صلاح لکن یلزم من اتفاقهما اتفاق الامة علیه۔

ترجمہ: جب علماء فرماویں کہ یہ حدیث متفق ہے تو ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اس پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے اور ابن صلاح کہتا ہے کہ جس پر شیخین کا اتفاق ہے اس پر امت کا اتفاق ہے،

حدیث منزلت کو مسلم اور بخاری نے اپنی صحیحین میں لکھا ہے

ارباب انصاف اہلسنت علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ جس حدیث کو مسلم اور بخاری میں لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے اور ہم شیعیان علیؑ کہتے ہیں کہ حدیث منزلت کو بخاری اور مسلم میں لکھا گیا ہے پس یہ حدیث صحیح ہے، اور جو نام نہاد عالم خواہ اسکے پیچھے محدث اور محقق کی دم بھی لگی ہو اس حدیث کو اگر وہ غیر صحیح کہتا ہے تو خیانت علمی کرتا ہے اور اس قسم کی خیانت کرنے والا نہ ہی خلافت بکر یہ کو سہارا دے سکتا ہے اور نہ ہی علیؑ کی خلافت بلا فصل کو نقصان پہنچا سکتا ہے،

مولا علیؑ کی حدیث فضیلت کتاب میں موجود ہونے یا اسکی صحت سے انکار کرنا دشمنان علیؑ کی پرانی عادت ہے،

دوسرا اعتراض، کہ حدیثِ منزلت خبرِ واحد ہے متواتر نہیں ہے

جن وکلاء خلافت بکریہ و عمریہ و عثمانیہ نے خلافت ثلثہ کو منوانے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں ان میں یہ تینوں وکلاء بھی سر فہرست ہیں ۱ مسعود بن عمر تفتازانی شارح مقاصد ۲ اسحاق ہروی صاحب سہام ثاقبہ ۳ اور حسام الدین صاحب مرافض مرفوضہ، یہ تینوں بھی یہ طنبورہ بجاتے ہیں کہ حدیثِ منزلت انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ، خبر واحد ہے اور ابوبکر کی خلافت پر اجماع ہے پس صحابہ یا اہل اسلام کے اجماع کے سامنے فرمان رسول کی کیا وقعت ہے، اور اب ہم اس اعتراض کی دھجیاں بکھیر کر کے وکلاء خلافت بکریہ کے ہاتھ میں دے کر عالم اسلام کو دعوتِ فکر دیتے ہیں،

پہلا جواب، الائمہ من قریش بھی خبرِ واحد ہے اور روزِ سقیفہ ابوبکر نے اسکو کیوں پیش کیا

فخر الدین رازی نے اپنی کتاب نہایۃ العقول مسئلہ ۸ اور اصل ۲ میں لکھا ہے، کہ جب مہاجرین اور انصار میں خلافت کے بارے میں بیچ ہو رہا تھا تو ابوبکر نے مہاجرین کو جتوانے کے لئے جس حدیث کو پیش کیا تھا کہ الائمہ من قریش اسکا راوی صرف خود ابوبکر ہے اور یہ کلام خبرِ واحد ہے،

نوٹ، وکلاء خلافت ابوبکریہ توجہ فرمادیں اگر خبرِ واحد حجت نہیں ہے تو اصحاب نے ابوبکر کی پیش کردہ حدیث کو یہ کہہ کر کہ یہ خبرِ واحد ہے اور حجت نہیں، اس کو ابوبکر کے منہ پر کیوں نہیں مارا،

دوسرا جواب، خبر واحد حجت ہے اور کتب اہلسنت سے ثبوت حاضر ہے

۱۔ کتاب ہدایۃ السعداء صفحہ ۳۶۸ جلوہ ۲ ہدایہ ۲۷
مصنف ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی
۲۔ کتاب شرح مسلم ص مولوی عبد العلی بحر العلوم

بقول سنی علماء کے حجیت خبر واحد کا منکر کافر ہے

ہدایۃ السعداء کی عبارت: فی المضمرات فی کتاب الشہادات ومن انکر الخبر الواحد والقیاس وقال انہ لیس بحجۃ فانہ یصیر کافراً، آخر تک

ترجمہ، جو شخص خبر واحد اور قیاس کی حجیت کا انکار کرے وہ کافر ہے
نوٹ، مولوی عبد العلی نے شرح مسلم میں یہ نقل کیا ہے کہ خبر واحد عادل پر عمل کرنا واجب ہے اور اس پر اجماع صحابہ ہے

وکلاء خلافت بکریہ وغیرہ توجہ فرمادیں

حدیث منزلت کو جن سنی علماء نے خبر واحد کہہ کر ٹھکرا دیا تھا وہ خود سنی علماء کے فیصلہ کے مطابق کافر ہیں، اور اب ہم حدیث منزلت کے بارے ان سنی علماء کی عبارات نقل کرتے ہیں کہ جنہوں نے حدیث منزلت کو قوی الاسناد، صحیح الاسناد، بلکہ متواتر لکھ کر اپنے ہی پیر بھائیوں کے دل پر وہ تیر مارا کہ جسکا زخم قیامت تک صحیح نہ ہو گا، اور یہ ہمارے مولیٰ علیؑ کا معجزہ ہے

تیسرا جواب، علماء اہلسنت کا اقرار کہ حدیث أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، قوی الاسناد اور صحیح ہے بلکہ متواتر ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	ترمذی شریف ص ۵۷۵ ج ۲ باب مناقب علیؑ
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص ۶۸۲ ج ۴ مناقب
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	کفایۃ الطالب فی مناقب علیؑ ابن ابی طالبؑ ص ۲۸۳ باب
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	منہاج السنۃ ص ۔ ابن تیمیہ ناصبی
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۳۴ ج ۳ ذکر علیؑ
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	فتح الباری شرح بخاری ص ۴۷ ج ۷ مناقب علیؑ
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	البدایہ والنہایہ ص ۳۴۳ ج ۷ ذکر فضائل علیؑ
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	قرۃ العینین ص ۲۷ م شاہ ولی اللہ
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	سیرت حلبیہ ص ۱۰۵ ج ۳ ذکر تبوک
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	تہذیب الکمال ص ۔ م جمال الدین یوسف المزی
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	المستدرک للحاکم ص ۲۲ ج ۲ کتاب التفسیر
۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	ازالۃ الخفاء ص ۔ شاہ ولی اللہ
۱۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	الازہار المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ ص سیوطی
۱۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	معارج العلی ص ۔ محمد صدر عالم
۱۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	وسیلۃ النجاۃ ص ۔ مولوی محمد مبین لکھنوی
۱۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	شرح مواقف سید شریف علی ابن محمد جرجانی

ابن تیمیہ کی گواہی کہ حدیثِ منزلت صحیح ہے،

منہاج السنہ کی عبارت والجواب: ان هذا الحديث صحيح بلا ريب ثبت في الصحيحين وغيرهما،

ابن تیمیہ کہتا ہے کہ حدیث "بمنزلت هارون من موسیٰ" سند کے لحاظ سے صحیح ہے بلا شک کیونکہ صحیح بخاری اور مسلم میں آئی ہے

شیخ عبدالحق کی گواہی کہ حدیثِ منزلت صحیح ہے

اشعۃ اللمعات کی عبارت وائمہ حدیث متفق اند بر صحت این و اعتبار بر قول ایشان است،

عبدالحق فرماتے ہیں کہ حدیثِ منزلت کے صحیح ہونے پر فنِ حدیث کے اماموں کا اتفاق ہے،

ابن عبدالبر حافظ ابو یوسف کی گواہی کہ حدیثِ منزلت زیادہ صحیح ہے

الاستیعاب کی عبارت روی قوله لعلیؑ "انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ" جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحها، حدیثِ منزلت کو کئی عدد صحابہ کرام نے نبی کریمؐ سے روایت کیا ہے یہ حدیث سند کے لحاظ سے زیادہ ثابت اور زیادہ صحیح ہے،

یوسف المزی جمال الدین کی گواہی کہ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے

تہذیب الکمال کی عبارت روی قوله انت منی جماعة من الصحابة وهو من اثبت الآثار واصحها، حدیث منزلت کئی عدد صحابہ کرام نے نبی کریمؐ سے نقل کیا ہے اور سنداً یہ حدیث زیادہ صحیح ہے،

ابن کثیر دمشقی کی گواہی کہ کئی طرق سے حدیث منزلت آئی ہے

البدایہ والنہایہ کی عبارت] وقد رواہ غیر واحد عن عائشۃ بنت سعد عن ابیہا وقال ابن عساکر وقد روی ہذا الحدیث عن رسول اللہ جماعۃ من الصحابہ منہم عمر وعلی و ابن عباس وعبد اللہ بن جعفر ومعاویہ وجابر بن عبد اللہ وجابر بن سمرۃ والبراء بن عازب وزید بن ارقم ۱۹ راوی ذکر کیے ہیں

ابن حجر عسقلانی کی گواہی کہ حدیث منزلت کا اسناد قوی ہے

فتح الباری کی عبارت] عن النبی ص قال لعلی ع "انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ ع" واسنادہ قوی ، فرمان نبی علی ع کی شان میں کہ تو میرے ساتھ بمنزلہ ہارون نبی کے اس حدیث کا اسناد قوی ہے

محمد بن یوسف کی گواہی کہ یہ حدیث صحیح بلکہ متواتر ہے ،

کفایۃ الطالب کی عبارت] قلت ہذا حدیث متفق علی صحتہ رواہ الائمہ الاعلام الحفاظ کابی عبد اللہ البخاری فی صحیحہ ومسلم بن الحجاج فی صحیحہ وابو داؤد فی سننہ وابو عیسیٰ الترمذی فی جامعہ وابو عبد الرحمٰن النسائی فی سننہ وابن ماجہ فی سننہ واتفق الجمیع علی صحتہ وصار ذالک اجماعاً منہم قال الحاکم النیسابوری ، ہذا حدیث دخل فی حد التواتر ، ترجمہ ملخص حدیث منزلت چونکہ صحاح میں آئی ہے اس لئے اس کی صحت پر اتفاق ہے بقول حاکم نیشاپوری یہ حدیث متواتر ہے

جلال الدین سیوطی کی گواہی کہ حدیثِ منزلت متواتر ہے

الازہار المتناثرہ کی عبارت } حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰؑ "
شیخ علی متقی نے منتخب قطف الازہار میں لکھا ہے، کہ سیوطی نے ۸۲ احادیثِ متواترہ نقل کی ہیں، ان میں ان احادیث کو نقل کیا ہے جنکے راوی دس صحابیؓ ہیں اور حدیثِ منزلت کو بھیؓ صحابہؓ نے نقل کیا ہے

محمد صدر عالم کی گواہی کہ حدیثِ منزلت متواتر ہے،

معارج العلیٰ کی عبارت } حدیثِ انہ یکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰؑ " و ھذا الحدیث متواتر عند السیوطی
ترجمہ فرمان رسولؐ خدا علیؑ پاک کے حق میں کہ آپکو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی، یہ حدیث سیوطی کے نزدیک متواتر ہے

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی گواہی کہ حدیثِ منزلت متواتر ہے

قرۃ العینین کی عبارت } وشواہد این حدیث بسیار است وبدرجہ تواتر رسیدہ اند
حدیثِ منزلت کے شواہد زیادہ ہیں، پس یہ حدیث درجہ تواتر پر فائض ہے،

ازالۃ الخفاء کی عبارت } فمن المتواتر حدیث "انت منی بمنزلۃ ہارونؑ من موسیٰؑ"
ترجمہ، حدیث پاک کہ نبی پاک نے علیؑ کے حق میں فرمایا، آپ کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی یہ حدیث متواتر ہے،

حدیثِ منزلت، تیس عدد صحابہ نے روایت کی ہے

کتاب عبقات الانوار حدیثِ منزلت ج ۲ صفحہ ۵۷ میں کتاب طرائف
کے حوالے سے لکھا ہے کہ قاضی ابوالقاسم علی بن محسن تنوخی نے ۴۴۷ھ
میں حدیثِ منزلت کے بارے ایک رسالہ لکھا تھا اور اس حدیث کو تیس عدد
صحابہ سے روایت کی ہے اور انکے نام یہ ہیں،

۱ عمر بن الخطاب ۲ علیؑ ابن ابی طالبؑ ۳ سعد بن ابی وقاص
۴ عبداللہ بن مسعود ۵ عبداللہ بن عباس ۶ جابر بن عبداللہ انصاری
۷ ابوہریرہ ۸ ابی سعد خدری ۹ جابر بن سمرہ ۱۰ مالک بن حویرث
۱۱ براء ابن عازب ۱۲ زید بن ارقم ۱۳ ابو رافع مولی رسول اللہ ۱۴ عبداللہ بن
اوفی ۱۵ زید بن ابی اوفی، ۱۶ ابی سعید، ۱۷ حذیفہ بن اسید ۱۸ انس بن
مالک ۱۹ ابو بریدہ اسلمی ۲۰ ابو برزہ اسلمی ۲۱ ابو ایوب انصاری ۲۲ عقیل
بن ابوطالبؑ ۲۳ حبشی بن جنادہ ۲۴ معاویہ بن ہند ۲۵ ام سلمہ
زوجۂ النبیؐ ۲۶ اسماء بنت عمیس ۲۷ سعید بن مسیب ۲۸ حبیب بن ابی
ثابت ۲۹ شرجیل بن سعد ۳۰ محمد بن علی بن حسینؑ ۳۱ فاطمہؑ بنت علیؑ

نوٹ: سمعانی نے اپنی کتاب انساب میں اور ایک ابن خلکان نے
اپنی کتاب وفیات الاعیان میں قاضی ابوالقاسم عثمانی کی تعریف
کے پل باندھ دیئے ہیں، اور آج کل کے سنی اس قسم کے علماء کو اولاد
متعہ اور تقیہ باز کہتے ہیں، اور ہم کہتے ہیں کہ مولیٰ علیؑ کی کرامت ہے کہ یہ
عثمانی مجبور ہو کر علیؑ کے فضائل لکھتے ہیں۔

وکلاء خلافت بکریہ کو دعوتِ فکر مع دعوتِ انصاف

ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ ذکر خلافت ابی بکر میں لکھا ہے، کہ نماز میں ابوبکر کا پیش نمازی کے لئے مامور ہونا اس روایت کے سات راوی ہیں، پس یہ روایت متواتر ہے،

اور ہم شیعیان علیؑ کہتے ہیں کہ حدیثِ منزلت کے تیس ۳۰ راوی ہیں پس یہ حدیث بھی متواتر ہے، اور ہم نے سنی علماء کی کتابوں کی عبارات پیش کی ہیں، کہ ابن تیمیہ، جلال الدین سیوطی، اور شاہ ولی اللہ جیسے سنی علماء کو خدا نے مجبور کیا اور انہوں نے اپنے قلم سے حدیثِ منزلت کو متواتر لکھا ہے، اور ہماری پیش کردہ عبارات ان سنی علماء کو ذلیل کرنے کے لئے کافی ہیں کہ جنہوں نے اس حدیث کو غیر صحیح یا خبر واحد لکھ کر بے انصافی کی تمام حدیں توڑ دی ہیں،

مگر ہمارے مولیٰ علیؑ کی کرامت میں سے یہ بات ہے کہ آنجناب کی جس فضیلت کا ایک سنی ناصبی انکار کرتا ہے، تو دوسرے سنی ناصبی کو خدا مجبور کر کے اس فضیلت کا اقرار کروا لیتا ہے،

خلاصۃ الکلام، حدیث منزلت اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، یہ حدیثِ شریف صحیح الاسناد ہے اور قوی الاسناد ہے بلکہ متواتر ہے اور ہمارے امام علی مرتضےٰ کی خلافت بلافصل کا وہ روشن ثبوت ہے کہ جس کا قیامت تک کوئی جواب دے ہی نہیں سکتا،

حدیثِ منزلت انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ کے ساتھ فرمان رسول اللہ اس طرح بھی ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوتا ،

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق ترجمہ امام علیؑ ص ۳۴۶ ج ۱ م ہبتہ شافعی
اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ص مودہ ۹ ص ۴۸ م سید علی ہمدانی
اہلسنت کی معتبر کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۲۶ ج ۱۱ م ملاں قاری حنفی ،
اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ص ۵۱ م حافظ سلیمان
اہلسنت کی معتبر کتاب بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ م سیوطی

مرقات کی عبارت] حدیث، انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ الا انہ لا نبیّ بعدی " فیہ ایماء الی انہ لو کان بعدہ نبی لکان علیاً ،

ترجمہ ، ملاں علی قاری حنفی کہتا ہے کہ حدیثِ منزلت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر نبیؐ محمد مصطفیٰؐ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوتا

بغیۃ الوعاۃ کی عبارت] عن جابر قال رسول اللہ لعلیؑ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ الا انہ لا نبی بعدی ولو کان لکنتہ

ترجمہ ہے کہ جابر صحابیؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبیؐ پاک نے حضرت علیؑ سے کہا تھا کہ آپ راضی ہے کہ آپ کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ، اور اگر ہوتا تو تم میرے بعد نبی ہوتے ،

مودۃ القربیٰ کی عبارت] علیؑ وھو خلیفتی ووزیری لو کان بعدی النبی لکان نبیاً ، ترجمہ ، سید علی ہمدانی نے نقل کیا ہے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ میرا خلیفہ ہے اور وزیر ہے اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو علیؑ نبی ہوتے ،

"ولو کان لبعدی النبوۃ لکان علیؑ نبیاً"، یہ حدیث شریف مولی علیؑ کی عصمت، اعلمیت اور افضلیت کا روشن ثبوت ہے

بیانہ ارباب انصاف نبیؐ کریم کا حضرت علیؑ کے لیے یہ فرمانا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو علیؑ ابن ابی طالبؑ نبیؐ ہوتا یہ فرمانِ رسالت اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ حضرت علیؑ ہر گناہ سے پاک اور معصوم تھے اور اعلم و افضل تھے،

ایک منزلت ہارونؑ یہ بھی تھی کہ وہ معصوم تھے،

بیانہ اس حدیث شریف میں "یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ" میں حضرت علیؑ کو ہارونؑ نبی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ جو منازلِ مشہورہ حضرت ہارون کے لئے ثابت ہیں وہ منازل حضرت علیؑ کے لئے بھی ثابت ہیں، اور حضرت ہارونؑ کا معصوم ہونا ایک امرِ مسلم ہے، نیز ان کا امت موسیٰؑ میں سب سے زیادہ علم اور فضیلت والا ہونا محتاجِ دلیل نہیں ہے، پس مثیلِ ہارونؑ کے لئے بھی عصمت اور افضل و اعلم ہونا اسی طرح ثابت ہے نہ محتاجِ دلیل نہیں ہے،

پس امام علیؑ مرتضیٰ چونکہ مثیل ہارون ہیں، آنجناب کا اعلم ہونا اور افضل ہونا اور ہر گناہ سے پاک ہونا ثابت ہے، اور سب سے بڑا ثبوت اس کا حدیث منزلت ہے، خلاصۃ الکلام، نبی کریمؐ کے بعد ایک ایسا شخص بھی موجود ہے جو معصوم ہے اور اگر حضرت محمد مصطفیٰؐ پر نبوت کا خاتمہ نہ ہوتا تو اس نے عہدہ نبوت پر فائض ہونا تھا، اور وہ شخص امام الھدیٰ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے، پس آنجنابؑ کے ہوتے ہوئے، ابوبکر صاحب کو خلیفہ بنا دینا خاندانِ نبوت کے خلاف ایک سازش ہے، بلکہ بغاوت ہے،

حدیثِ منزلت کے ساتھ "وانت خلیفتی" کے الفاظ بھی ہیں

1. اہلسنت کی معتبر کتاب مستدرک للحاکم ص ۱۳۳ ج ۳ مناقب علیؑ
2. اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ” ” الخوارزمی ص ۳۷ فصل ۱۲
3. اہلسنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص ۲۸۳ باب ۶۲
4. اہلسنت کی معتبر کتاب ریاض النضرۃ ص ۲۲۳ ج ۲ ذکر اختصاصہ بعشر
5. اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن کثیر ص ۳۳۸ ج ۷ مناقب علیؑ
6. اہلسنت کی معتبر کتاب اصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۵۰۲ ج ۲
7. اہلسنت کی معتبر کتاب جمع الجوامع للسیوطی
8. اہلسنت کی معتبر کتاب توضیح الدلائل ص باب ۲۷ قسم ۲
9. اہلسنت کی معتبر کتاب وسیلۃ المال ص م احمد بن فضل بن محمد باکثیر
10. اہلسنت کی معتبر کتاب مفتاح النجاۃ ص ۲۴ ب ۱۳ فصل ۱۲ قسم ۱
11. اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص شاہ ولی اللہ
12. اہلسنت کی معتبر کتاب روضۃ الندیہ ص م محمد بن اسماعیل الامیر
13. اہلسنت کی معتبر کتاب ذخیرۃ المال ص احمد بن عبد القادر عجیلی
14. اہلسنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص ۳۳۱ ج ۵ حدیث ۳۰۶۲
15. اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۱۵۲ ج ۶ مناقب علیؑ
16. اہلسنت کی معتبر کتاب خصائص علیؑ ص ۲۰ محدث نسائی

خصائص نسائی کی عبارت: فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انک لست نبی ثم قال انت خلیفتی یعنی فی کل مومن من بعدی

نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم میرے بعد ہر مومن کے لئے میرے خلیفہ ہو

مسند احمد کی عبارت فقال له اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انك لیس بنبی انه لا ینبغی ان اذهب الا وانت خلیفتی وقال له انت ولی فی کل مؤمن بعدی

ریاض النضرہ کی عبارت اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ انه لا ینبغی ان اذهب الا وانت خلیفتی ۔

ترجمہ، دونوں عبارتوں کا: نبیؐ پاک نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ کیا آپؑ راضی نہیں ہیں کہ آپ کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، اور جائز نہیں کہ میں جاؤں مگر اس وقت کہ آپ میرے خلیفہ ہوں،

ان حدیثوں سے مولیٰ علیؑ کی خلافت بلافصل ثابت ہوتی ہے

بیانہ ان اذھب، فعل مضارع پر ان داخل ہوکر اس کو حکم مصدر میں کرتا ہے بمعنی ذھابی اور ذھاب اسم جنس مضاف ہے اور مفید عموم ہے اسی لئے "الا وانت خلیفتی" کا استثناء درست ہے، اور ذھابی کے کئی افراد ہیں ایک ان میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریمؐ کا اللہ کی طرف جانا، اور نبی کریمؐ کہیں بھی جائیں جب علیؑ ان کے خلیفہ ہیں تو آنجناب کی وفات کے بعد بھی حضرت علیؑ ان کے خلیفہ ہیں، اور فرمان نبیؐ "ان اذھب" کو اپنی طرف سے تخصیص تقیید دینا امام برحق حضرت علیؑ کے ساتھ بے انصافی ہے،

فرمان رسولؐ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو علیؑ نبی ہوتا، اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ حضرت علیؑ میں نبوت کی صلاحیت تھی اور جب آنجناب کو کسی مجبوری کے باعث نبی نہیں کہہ جا سکتا تو خلافت کا اثبات مذکورہ حدیثوں کی وجہ سے انکے لئے ضروری ہے اور خلافت بکر یہ اجماع سے ثابت ہے اور فرمان رسولؐ کے سامنے اجماع کی کوئی قیمت نہیں ہے،

اعتراض حدیثِ منزلت کی دلالت خلافت جزئیہ پر ہے

قوم معاویہ خبیل کا حضرت علیؑ کی خلافت کبریٰ بلا فصل سے انکار کی بابت ایک یہ عذر بھی ہے کہ حدیثِ منزلت نبی پاکؐ نے جنگ تبوک کے لئے جاتے وقت ارشاد فرمائی تھی، پس حضرت علیؑ نبی پاکؐ کے اس وقت تک خلیفہ رہے، جب تک آنجناب واپس نہیں آئے اور یہ خلافت جزئیہ ہے اور موردِ بحثِ خلافت کبریٰ ہے، اور جس طرح خلفاء بنوامیہ منبرِ نبوی پر ناچتے تھے، اسی طرح وکلاء بنوامیہ اس طنبورہ پر ڈانس کرتے ہیں، اور اب ہم اس اعتراض کا بخیہ ادھیڑ کر قوم معاویہ کو دعوت فکر دیتے ہیں،

جواب۱) صرف جنگ تبوک کے موقع پر نہیں بلکہ دس مقامات میں حدیثِ منزلت کا ورود ہوا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ۷ ص سید علی ہمدانی شافعی
اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ص ۲۵۲ حافظ سلیمان حنفی

عن الصادقؑ عن آبائہ قال لعلی فی عشرۃ مواضع "انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ" امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ دس مقامات میں نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ہے کہ تمہیں میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ نبیؑ سے تھی،

نوٹ:- ان دس مقامات کی پہلی فہرست ملاحظہ فرمادیں اور پھر انکی تفصیلات

۱ حدیث منزلت کو امام حسنؑ کی ولادت کے وقت اور ۲ اصحاب میں مواخات کے وقت ۳ حدیث منزلت روز جنگ خیبر ۴ اور روز غدیر ۵ اور روز سد الابواب ۶ حدیثِ منزلت بوقت خطاب سلمانؓ ۷ اور بوقت خطاب انت اول المسلمین ۸ بوقت ارشاد لحمہ لحمی ۹ بوقت ارشاد سید المسلمین ۱۰ اور جنگ تبوک کے وقت، پس حدیثِ منزلت کو جنگ تبوک کے وقت کے ساتھ خاص کرنا مولا علیؑ کے ساتھ بے انصافی ہے

پہلا مقام :- ورود حدیثِ منزلت وقت ولادتِ حسنینؑ شریفین

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۰ م حافظ محب الدین طبری
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	ہدایۃ السعداء ص ۲۰ ہدایہ ۹ م شہاب الدین دولت آبادی
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	شرف النبوۃ ص م محمد بن ابراہیم خرگوشی
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	وسیلۃ المتعبدین ص حافظ عمر بن محمد اردبیلی
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	تاریخ خمیس فی احوال النفس النفیس ص
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	صحیفۃ الرضویہ ص ۱۷

ذخائر العقبیٰ کی عبارت } حضرت امام حسنؑ کی ولادت کے بعد نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اس بچہ کا کیا نام رکھا ہے آنجناب نے عرض کی میں آپ سے پہل کیسے کر سکتا تھا نبی پاکؐ نے فرمایا میں بھی رب تعالیٰ سے پہل نہیں کر سکتا

فهبط جبرئیل فقال یا محمدؐ ان ربك یقرئك السلام ویقول لك علی منك بمنزلة هارون من موسیٰؑ فسم ابنك هذا باسم ولد هارونؑ

پس جبرئیلؑ نازل ہوا اور کہا کہ اے محمدؐ رب تعالیٰ آپ پر درود السلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ علیؑ کو تم سے وہ نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ نبی سے تھی پس اس بچہ کا نام ہارونؑ نبی کے بچہ کے نام پر رکھیں، رسولؐ پاک نے بچہ کا نام حسنؑ رکھا، نوٹ، ارباب انصاف جو لوگ گز بھر کی زبان نکال کر یہ فرما دیتے ہیں، کہ حدیثِ منزلت صرف جنگ تبوک کے موقع پر صادر ہوئی ہے، انکے لئے ہمارے یہ پیش کردہ حوالہ جات دعوت فکر ہیں، کہ حدیثِ منزلت تو حدیث قدسی ہے حسنینؑ شریفین کی ولادت کے وقت اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ علیؑ مثل ہارونؑ ہے جنگ تبوک کا رٹا لگانے والے مولیٰ علیؑ کے خلاف سازش کرنے والے ہیں،

دوسرا مقام، حدیثِ "انت منی بمنزلۃ ھارون" کا ورود وقتِ مواخات

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب	فصول المہمہ ص ۳۸ ذکر مواخات ۲، ابن صباغ مالکی
۲ اہلسنت کی معتبر کتاب	مناقب خوارزمی ص ۸۴ فصل ۱۴ فصل ۱ ص ۶
۳ اہلسنت کی معتبر کتاب	مناقب علی ص ابن مغازلی
۴ اہلسنت کی معتبر کتاب	کنز العمال ص ۳۶ ج ۶ کتاب الفضائل
۵ اہلسنت کی معتبر کتاب	فرائد السمطین ص ۱۲ ب ۲۱ ج ۱ ابراہیم بن محمد
۶ اہلسنت کی معتبر کتاب	تاریخ مدینہ دمشق ص ۱۰۸ ج ۱ ھبۃ شافعی
۷ اہلسنت کی معتبر کتاب	تذکرہ خواص الامہ ص ۳ باب ۲
۸ اہلسنت کی معتبر کتاب	توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل
۹ اہلسنت کی معتبر کتاب	صراط السوی فی مناقب آل نبی م محمد بن محمد بن علی
۱۰ اہلسنت کی معتبر کتاب	وسیلۃ النجاۃ ص محمد مبین لکھنوی
۱۱ اہلسنت کی معتبر کتاب	تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب محمد حسین علی

فصول المہمہ کی عبارت عن ابن عباس قال لما آخی رسول اللہ بین اصحابہ ولم یواخ بین علیؑ ابن ابی طالبؑ وبین احد منھم وقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ **ھارون** من موسیؑ ۱۲ ملخص،

ترجمہ، نبی پاک نے جب اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علیؑ کو کسی صحابی کا بھائی نہ بنایا اور فرمایا کہ کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ آپ کو میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ نبی سے تھی لغیرہ ہے۔ ۱۲ عدد کتب اہلسنت سے حدیثِ منزلت کے وقت مواخات وارد ہونے کا ثبوت پیش کر دیا ہے، پس حدیثِ منزلت کو جنگ تبوک کے موقع کے ساتھ خاص کرنا بے انصافی ہے، بلکہ مولیٰ علیؑ کے خلاف سازش ہے

تیسرا مقام، حدیثِ منزلت کا ورود فتح جنگِ خیبر کے وقت

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۲۳۸ حدیث ۲۱۶ لابن مغازلی
۲ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۷۶ فصل ۱۴ موفق بن احمد مکی
۳ اہلسنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص۲۶۴ باب ۶۲ یوسف گنجی
۴ اہلسنت کی معتبر کتاب وسیلۃ السعیدین ص م عمر بن محمد جعفر الاردبیلی
۵ اہلسنت کی معتبر کتاب شفاء الصدور ص لابن السبیع ابی الربیع سلمان
۶ اہلسنت کی معتبر کتاب توضیح الدلائل ص م شہاب الدین احمد
۷ اہلسنت کی معتبر کتاب روضۃ الندیہ ص م محمد بن اسمعیل الامیر
۸ اہلسنت کی معتبر کتاب نظم درر السمطین ص م محمد بن یوسف زرندی
۹ اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ص۱۳۰ باب ۱۵ حافظ سلیمان حنفی

کفایۃ الطالب کی عبارت } قال رسول اللہ یوم فتحت خیبر لولا ان یقول فیک طوائف من امتی ما قالت النصاری فی عیسیٰؑ ابن مریم لقلت فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا من تراب رجلیک و فضل طہورک یستشفوا بہ ولکن حسبک و انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ الا انہ لا نبی بعدی،

ترجمہ: فتح خیبر کے دن نبیؐ نے فرمایا تھا کہ اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ میری امت آپ کے بارے وہی بات کرے گی جو بات نصاریٰ نے عیسیٰؑ کے بارے کہی تھی، تو آج میں آپ کے بارے وہ فضیلت بتا کر جاؤں کہ جسکے بعد جب بھی آپ کا گذر کسی گروہ مسلمین سے ہوتا تو وہ آپکے پاؤں کی مٹی اٹھاتے اور آپکے وضو سے بقیہ پانی لیتے تاکہ ان سے شفا حاصل کرتے، آپکے لئے یہ فضیلت ہی کافی ہے کہ آپ کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ کے ساتھ تھی، نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ حدیث منزلت کو وقت جنگ تبوک سے خاص کرنا مولیٰ علیؑ سے بے انصافی ہے،

چوتھا مقام، ورودِ حدیثِ منزلت جب اصحاب کے در مسجد کی طرف سے بند کئے گ[ئے]

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب فی مناقب علیؑ ابن ابی طالب ص۲۸۴ باب [...]
۲ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۲۵۵ حدیث ۳۰۳ م ابن مغازلی
۳ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۸۶ فصل ۱۴ اخطب خوارزم

کفایۃ الطالب کی عبارت) انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی اما ترضی ان تکو[ن] منی بمنزلۃ ھارونؑ من موسیٰؑ

ترجمہ: نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا کہ جو کچھ میرے لئے مسجد میں حلال ہے آپؑ کے لئے بھی وہ حلال ہے، کیا آپ راضی نہیں ہیں کہ تمہیں میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔

مناقب لابن مغازلی) جب اصحاب مدینہ میں آئے تو ان کے گھر نہ تھے اور وہ مسجد میں سوتے تھے، نبی کریمؐ نے انکو مسجد میں سونے سے روکا تاکہ ان کو خانہ خدا میں احتلام نہ ہو پھر لوگوں نے مسجد کے اطراف میں گھر بنا[ئے] اور دروازے انکے مسجد کی طرف رکھے، نبی کریمؐ نے معاذ ابن جبل کو اصحاب کے پاس بھیجا اور در مسجد کی طرف سے بند کرنے کا حکم دیا، ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ سب کے در مسجد کی طرف سے بند کروا دیئے،

اور علیؑ سے کہا کہ آپ کا در مسجد کی طرف کھلا رہے، اور اس بات سے لوگوں کو تکلیف ہوئی تو نبی پاکؐ نے فرمایا، ان اللہ امر موسیٰؑ ان لا یسکن مسجدہ الا ھا[رون] وذریتہ وان علیاً منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ، کہ اللہ پاک نے موسیٰؑ کو حکم [دیا] تھا کہ انکی مسجد میں سوائے ہارون اور انکی اولاد کے اور کوئی نہ رہے اور علیؑ کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی، نوٹ: مذکورہ حدیث اس[...] امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حدیثِ منزلت کو تبوک کے ساتھ خاص کرنا بڑی بے انص[افی ...]

پانچواں مقام، ورود حدیثِ منزلت روز غدیر

علماء اہلسنت کی معتبر کتاب وفیات الاعیان مؤلف علامہ ابن خلکان ترجمہ، ابو تمیم معد الملقب بالمستنصر باللہ بن الظاہر لاعزاز دین اللہ لیلۃ عید الغدیر اعنی لیلۃ ثامن عشر من ذی الحجۃ وھو غدیر خم بضم الخاء وھو المکان بین مکۃ والمدینۃ وفیہ غدیر ماء، ولما رجع النبیؐ من مکۃ عام حجۃ الوداع وصل الی ھذا المکان واخی علیؑ ابن ابی طالبؑ قال علیؑ منی کھرون من موسیٰؑ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وللشیعۃ الخ،

ترجمہ، عید غدیر کی رات ۱۸ ذوالحج کی رات ہے اور غدیر سے مُراد غدیر خم ہے، اور یہ ایک مکان کا نام ہے وہاں پانی کا گڑھا ہے اور حجۃ الوداع کے سال مکہ سے واپس آتے وقت جب نبی کریمؐ اس مکان تک پہنچے اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اپنا بھائی بنایا تو اس وقت یہ فرمایا تھا کہ علیؑ کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ کے ساتھ تھی، اور اے خدایا جو علیؑ سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو علیؑ سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ جو علیؑ کا ساتھ دے تو بھی اس کا ساتھ دے اور جو علیؑ کو چھوڑ دے تو بھی اسے چھوڑ دے

نوٹ، ارباب انصاف مذکورہ ۵ مقام گواہ ہیں کہ حدیثِ منزلت صرف جنگ تبوک کے موقع پر نبی کریمؐ نے ارشاد نہیں فرمائی، بلکہ اور بھی کئی مقامات ہیں جہاں یہ اشارہ آیا ہے،

پس اس حدیث کو جنگ تبوک کے موقع کے ساتھ خاص کرنے والے ذریتِ مروان اور مولا علیؑ کو ان کے حق سے محروم کرنے والے بے ایمان ہیں،

چھٹا مقام / ورود حدیثِ منزلت حدیث لحمہ لحمی کے ساتھ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص ۸۶ فصل ۱۴ م اخطب خوارزمی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ص ۱۲۹ باب ۴۴ حافظ سلیمان حنفی ط ۱۲۰
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص ۱۵۰ باب ۲۹ ط ۱۲
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص ۱۶۸ باب ۳۷ ط ۱۲۰
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق ص ۳۳۵ ط ۱۲۰
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۱۵۴ کتاب الفضائل ط ۹ ج ۲
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منقبۃ المطہرین اہلبیت محمدؐ سید الاولین والآخرین
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب توضیح الدلائل ص م شہاب الدین احمد
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ ندیہ ص م محمد بن اسماعیل الامیر
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب زین الفتیٰ ص م احمد بن محمد العاصمی
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاکتفاء فی فضل اربعۃ الخلفاء ص

مناقب خوارزمی کی عبارت } عن ابن عباس قال قال رسول اللہ هذا ابن ابی طالبؑ لحمہ من لحمی ودمہ من دمی هو منی بمنزلۃ هارونؑ من موسیٰؑ۔ ترجمہ ابن عباس رضی نے روایت فرمائی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ یہ علی ابن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرے گوشت سے ہے اور اس کا خون میرے خون سے ہے اور انکو میرے ساتھ وہ نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی

نوٹ؛ ارباب انصاف مذکورہ حوالہ بھی اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حدیثِ منزلت جنگ تبوک کے موقع پر ہی منحصر نہیں ہوئی بلکہ اور بھی کئی مقامات پر اس کا ورود ہوا ہے ۔

ساتواں مقام، در ورود حدیث منزلت جناب عقیل اور جعفر کو بعض فضائل سے مشرف کرتے وقت

۱ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ دمشق حاشیہ ص۳۰۳ م حافظ ابن عساکر شافعی
۲ اہل سنت کی کتاب اخبار الدول وآثار الاول ص۱۲۲ م القرمانی
۳ اہل سنت کی کتاب الاکتفاء فی فضل اربعۃ الخلفاء ص ابراہیم لیبی شافعی
۴ اہل سنت کی معتبر کتاب معارج العلی فی فضائل علی ص[illegible] م محمد صدر عالم

معارج العلی کی عبارت: عن عقیل بن ابی طالب ان رسول اللہ قال یا عقیل واللہ انی لاحبک لخصلتین لقرابتک ولحب ابی طالب ایاک اما انت یا جعفر فان خلقک یشبه خلقی واما انت یا علی فانت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی

ترجمہ، جناب عقیل برادر علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے ارشاد فرمایا مجھ سے کہ اے عقیل بخدا میں آپ کو دو باتوں کی وجہ سے دوست رکھتا ہوں، ۱ تو اس لئے کہ تو ہمارا رشتہ دار ہے، ۲ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ میرے چچا ابو طالبؑ تمہیں دوست رکھتے تھے، اور آنجناب نے جعفر بن ابی طالبؑ سے فرمایا کہ تم اے جعفر تمہارا خلق میرے خلق جیسا ہے،

اور نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تمہیں میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ نبی کے ساتھ حاصل تھی، الا انہ، مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا،

نوٹ، ارباب انصاف حدیث منزلت ہمارے مولا علیؑ کی خلافت کا وہ ثبوت ہے جسے ایوان تثلیث کی بنیادیں ہل جاتیں ہیں، اور یہ حدیث صرف تبوک کے موقع پر نہیں آئی بلکہ اس کا ورود دس مقامات پر ہوا ہے ہیں، اور انمیں ساتواں مقام پیش کر کے خلافت ثلثہ کے وکلا کو دعوت فکر دی ہے،

آٹھواں مقام، ورود حدیثِ منزلت مع، یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۳۹۵ ج ۶ ح ۱ م ملدل تقی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص ۱۹ فصل ۴ م اخطب خوارزمی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ دمشق ص ۳۴۴ ج ۱ حدیث ۴۱۰ ہبۃ اللہ شافعی
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الکنی ص ۱۸ م ابو احمد الحاکم ص
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۲۴ فصل فی ذکر مناقبہ الحسن

تاریخ دمشق کی عبارت: فقال عمر اما علی فسمعت رسول اللہ یقول فی ثلاث خصال لوددت ان لی واحدۃ منہن فکان احب الی … اذ ضرب النبیؐ بیدہ علی منکب علیؑ فقال لہ یا علیؑ انت اول المؤمنین ایماناً واول المسلمین اسلاماً وانت منی بمنزلۃ ہارونؑ من موسیٰ

ابن عباس کہتا ہے کہ ایک مرتبہ جماعت صحابہ میں اسلام پہلے لانے والوں کا ذکر چل نکلا اس وقت میں نے عمر سے یہ رپورٹ سنی تھی، عمر نے کہا کہ حضرت علیؑ کے بارے میں نے نبی پاکؐ سے تین خصلتیں سنی ہیں اور اگر ان میں سے ایک بھی مجھے نصیب ہو جائے تو وہ مجھے ہر شئی سے زیادہ محبوب ہے، عمر نے کہا کہ ایک دفعہ میں اور ابوبکر وغیرہ اور چند دیگر صحابہ نبی پاکؐ کے پاس موجود تھے کہ نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ کے دوش پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، اے علی تو نے سب سے پہلے اسلام اور ایمان کا اظہار کیا اور تجھ کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ کے ساتھ حاصل تھی،

نوٹ، ارباب انصاف اس حوالہ سے بھی معلوم ہوا کہ حدیث منزلت جنگ تبوک کیساتھ ہی مختص نہیں ہے بلکہ اور مقامات پر بھی آئی جیسا کہ آٹھواں مقام پیش کر کے دکھلا کر خلافت بکریہ و عمریہ و عثمانیہ کو دعوتِ فکر و انصاف دی ہے،

آٹھواں مقام، ورود حدیث منزلت مع، یا علیؑ انت اول المومنین ایمانا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۳۹۵ ج ۶ ط ۱ م ملدل تعق
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص ۱۹ فصل ۴ م اخطب خوارزمی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ دمشق ص ۳۴۴ ج ۱ حدیث ۲۰۱ ہبۃ اللہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الکنی ص ۱۸ م ابو احمد الحاکم
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۲۴ فصل فی ذکر مناقبہ

تاریخ دمشق کی عبارت: فقال عمر اما علی فسمعت رسول اللہ یقول ... ثلاث خصال لوددت ان لی واحدۃ منہن فہو احب الی ... اذ ضرب النبیؐ بیدہ علی منکب علیؑ فقال لہ یا علیؑ انت اول المومنین ایمانا واول المسلمین اسلاما وانت منی بمنزلۃ ہارونؑ من موسیٰ

ابن عباس کہتا ہے کہ ایک مرتبہ جماعت صحابہ میں اسلام پہلے لانے والوں کا ذکر چل نکلا اس وقت میں نے عمر سے یہ رپورٹ سنی تھی، عمر نے کہا کہ حضرت علیؑ کے بارے میں نے نبی پاکؐ سے تین خصلتیں سنی ہیں اور اگر ان میں سے ایک بھی مجھے نصیب ہو جائے تو وہ مجھے ہر شئی سے زیادہ محبوب ہے، عمر نے کہا کہ ایک دفعہ میں اور ابو بکر وغیرہ اور چند دیگر صحابہ نبی پاکؐ کے پاس موجود تھے کہ نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ کے دوش پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، اے علی تو نے سب سے پہلے اسلام اور ایمان کا اظہار کیا اور تجھ کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ کے ساتھ حاصل تھی،

نوٹ، ارباب انصاف اس حوالہ سے بھی معلوم ہوا کہ حدیث منزلت جنگ تبوک کیساتھ ہی مختص نہیں ہے بلکہ اور مقامات پر بھی آئی جیسا کہ آٹھواں مقام پیش کر کے دکھلا کر خلافت بکریہ وعمریہ وعثمانیہ کو دعوت فکر وانصاف دی ہے۔

نواں مقام، درود حدیث منزلت انسؓ اور سلمانؓ سے تخاطب کے وقت

ر اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص م ابوبکر احمد بن موسیٰ ابن مردویہ
ر اہل سنت کی معتبر کتاب زین الفتی فی تفسیر سورہ ہل اتی ص

زین الفتی کی عبارت] ثم قال یا سلمان اتدری من الداخل علینا قال نعم یا رسول اللہ ولکن ذد نی علما الی علمی ...ال هذا علی اخی لحمہ من لحمی ودمہ من دمی منزلتہ ...منی بمنزلۃ ھارونؑ من موسیٰؑ آخر تک،

ترجمہ، نبی پاکؐ نے فرمایا کہ اے سلمان تو جانتا ہے کہ اب ہمارے پاس ...ن آنے والا ہے سلمان نے عرض کی ہاں مگر یا نبیؐ اللہ میرے علم میں زیادتی ...ے لئے آپ ارشاد فرمادیں، آنجنابؐ نے فرمایا کہ یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے ...کا گوشت میرے گوشت سے اور ان کا خون میرے خون سے ہے اور ...ن کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

مناقب ابن مردویہ کی عبارت] انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبیؐ پاک نے مجھ سے فرمایا تھا کہ یہ علیؑ سید المسلمین اور امیر المؤمنین ہے حضرت ...لیؑ تشریف لائے اور ان سے آنجنابؐ نے فرمایا کہ اما ترضی ان تکون منی ...نزلۃ ھارونؑ من موسیٰؑ، کیا آپ راضی نہیں ہیں کہ تمہیں میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی،

...یث، ارباب انصاف مذکورہ حوالہ سے بھی یہی ظاہر ہوا کہ حدیث ...منزلت جنگ تبوک کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ مختلف مقامات میں آں ...جنابؐ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی ہے، اور اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ...حدیث منزلت جنگ تبوک کے ساتھ مختص ہے یا تو وہ بیچارے بے خبر ہیں اور یا وہ تثلیث ...کے مندر کے پجاری ہیں اور عمداً علمی خیانت کرتے ہیں،

دسواں مقام، حدیثِ منزلت کا ورود جنگِ تبوک کے موقع پر

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۲ ذکرِ علیؑ

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۳۳ ذکرِ علیؑ

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ذکر فضائل علیؑ

صحیح مسلم کی عبارت: امر معاویہ سعداً فقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال سمعت رسول اللہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی،

معاویہ نے سعد بن وقاص صحابی سے کہا کہ کیا وجہ ہے اور کس چیز نے تجھ کو ابو تراب کو گالیاں دینے سے روکا ہے، اس نے کہا کہ میں نے نبی کریمؐ سے حضرت علیؑ کی شان میں یہ سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اے علیؑ تو راضی نہیں ہے کہ تجھ کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون نبی کو موسیٰؑ نبی کے ساتھ تھی،

البدایہ والنہایہ کی عبارت: فقال اجلستنی علی سریرک ثم وقعت فی علی تتمہ، معاویہ نے حج کے بعد سعد بن وقاص سے بات چیت کی، سعد نے معاویہ سے کہا کہ تم نے مجھے اپنی سر پر چادر پر بٹھایا ہے اور پھر تو امام حق علیؑ ابن ابی طالبؑ کو گالیاں دے رہا ہے،

نوٹ، ارباب انصاف مولا علیؑ صحابی بھی ہیں اگر صحابی کو گالیاں دینا کفر ہے تو معاویہ بھی تو کافر ہو گیا، یہ انصاف نہیں ہے کہ ایک کام معاویہ کرے تو کفر نہیں ہے اور اگر کوئی اور کرے تو کفر ہے،

ارباب انصاف جنگ تبوک کے علاوہ ۹ مقامات پر نبی کریمؐ نے حدیث منزلت کو ارشاد فرمایا ہے، پس جس سنی ملاں نے اس حدیث کو جنگ تبوک کے ساتھ خاص کیا ہے اس نے بے انصافی کی ہے،

منازل ہارونؑ میں سے ایک یہ ہے کہ وہ موسیٰؑ نبی کے وزیر تھے
اور جناب موسیٰؑ نے انکے لئیے وزارت کی دعا مانگی اور وہ قبول ہوئی

وزارت ہارونؑ کا قرآن پاک سے ثبوت ملاحظہ ہو،

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ، اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ، وَ اَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ پ ۱۶ ع ۱۱ طٰہٰ آیت ۲۹ ر ۳۲

ترجمہ: اللہ پاک نے جب موسیٰ نبی کو حکم دیا کہ فرعون نے تحقیق سرکشی کی ہے تم اس کو تبلیغ کرنے جاؤ، اس وقت حضرت موسیٰ نے یہ دعا مانگی تھی، واجعل لی کہ اے خدایا میرے بھائی ہارونؑ کو میرے اہل سے میرا وزیر بنا اور انکے ساتھ میری کمر کو مضبوط فرما اور انکو میرے امر میں میرا شریک بنا

نوٹ: حضرت ہارون کے لئے جناب موسیٰؑ نے وزارت کی دعا مطلق مانگی مراد یہ ہے، کہ دعا میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے اس وزارت کو کسی وقت خاص کے ساتھ مختص کیا جائے، مثلاً طور پر حیات کے وقت کے ساتھ یا زندگی موسیٰ کے وقت کے ساتھ، پس اس دعا سے جناب ہارونؑ کے لئے وزارت موسیٰ مطلق ثابت ہو گئی کہ جناب موسیٰ کی زندگی میں بھی اور انکی وفات کے بعد بھی وزیر ان کے حضرت ہارونؑ ہی ہیں،

حضرت موسیٰؑ کو رب پاک کی طرف سے بشارت کہ تمہاری دعا قبول ہے،

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى پ ۱۶ طٰہٰ آیت ۳۶
اللہ پاک نے فرمایا کہ اے موسیٰ تم نے جس چیز کا سوال کیا وہ تمہیں دے دی گئی ہے

موسیٰؑ کی دعا کے بعد ہارونؑ کو رب تعالیٰ کا وزارت دینا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا

اور ہم نے موسیٰ نبی کو کتاب عطا کی اور ہم نے انکے ساتھ انکے بھائی ہارون کو وزیر بنایا

اللہ پاک کا وعدہ موسیٰ نبی سے کہ ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیری مدد کریں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۲۹ القصص

اللہ پاک نے فرمایا کہ اے موسیٰ ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیرے شانے کو مضبوط کریں گے
اور تم دونوں کو حکومت دیں گے اور وہ دشمن تم تک نہیں پہنچ سکیں گے

مولا علیؑ ہمارے نبیؐ کے وزیر اور خلیفہ بلا فصل ہیں

تقریب استدلال) ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جواب بھی دینا ہے اور مذہبی مسائل میں مکر و فریب کرنے سے سوائے رسوائی کے کچھ اور نصیب بھی نہ ہوگا۔ قرآن پاک گواہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کے لئے وزارت، رب تعالیٰ سے مانگی ہے بلکہ واشرکہ فی امری سے نبوت بھی مانگی ہے، اور حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہوئی ہے، پس جناب ہارونؑ کے لئے حضرت موسیٰ کی نسبت پانچ منازل ثابت ہو گئی۔ ۱۔ حضرت ہارون امت موسیٰ میں اعلم تھے، ۲۔ افضل تھے ۳۔ معصوم تھے، ۴۔ انکی اطاعت امت موسیٰ پر فرض تھی، ۵۔ اور وہ موسیٰ کے مطلقاً وزیر تھے مراد یہ ہے کہ انکی زندگی اور موت کے بعد حضرت ہارون ہی انکے وزیر تھے، اور ہمارے نبی پاک نے جب مولا علیؑ سے فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ، کہ اے علیؑ تو میرے ساتھ وہی منزلت رکھتا ہے جو ہارونؑ نبی موسیٰؑ سے رکھتا تھا تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت علیؑ امت مسلمہ میں ۱۔ اعلم ۲۔ افضل، معصوم، واجب الاطاعت اور ہمارے نبیؐ کے وزیر ہیں اور آپ ہی خلافت بلا فصل ہے

حضرت علیؑ کے لئے نبی پاک کا وزارت کی دعا مانگنا

اہلسنت کی معتبر کتاب، تفسیر کبیر ص ۴۱۹ ج ۲ آیت ولایت پ ۶ المائدہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱ آیت ولایت م نظام الدین نیشاپوری
اہلسنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص ۸۷ فصل ۷ م کمال الدین شافعی
اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۹ باب ۲ م ابو یوسف بن قزعلی
اہلسنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۲۴ فصل مناقبہ الحسنہ م ابن صباغ مالکی
اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ص ۸۷ باب ۱۲ م حافظ سیلمان حنفی
اہلسنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۷۷ فصل مناقب علی م مومن شبلنجی
اہلسنت کی معتبر کتاب ۔ ریاض النضرہ ج ۳ ص ۱۵۱ باب فضائل علیؑ
اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبی ص ۶۳ ذکر فضائل علیؑ

نوٹ: یہ حدیث ان کتب اہلسنت میں بھی موجود ہے (۱) معارج العلی در فضائل علیؑ ص ۲ روضہ ندیہ ص ۳ توضیح الدلائل ص ۴ تفسیر ثعلبی ص ۵ نظم درر السمطین،

غرائب القرآن کی عبارت اللّٰھم ان اخی موسیٰ سالک فقال رب اشرح لی صدری الی قولہ، واشرکہ فی امری، فانزلت قرآناً ناطقاً سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطاناً۔ اللّٰھم وانا محمد نبیک وصفیک، فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیراً من اھلی علیاً، اشدد بہ ازری فقال ابوذر، فو اللہ ما اتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ھذہ الکلمۃ حتی نزل جبرئیل فقال، یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ الآیہ

ترجمہ، ابی ذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نماز ظہر میں نے رسول اللہ کے ساتھ پڑھی پس ایک سائل نے مسجد میں سوال کیا اور اسے کسی نے کچھ نہ دیا، سائل نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا اور اللہ کے حضور عرض کی، اے خدایا! تو گواہ رہ میں نے مسجد رسول میں سوال کیا ہے، مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا، اور حضرت علیؑ اس وقت رکوع میں تھے، پس جناب نے دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا اور اس میں انگوٹھی تھی اے خدایا میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے سوال کیا تھا، کہ خدایا میرا سینہ کھول دے میرے امر کو آسان کر دے اور میرا وزیر بنا میرے اہل سے میرے بھائی ہارونؑ کو اور اس سے میری کمر کو مضبوط کر اور میرے کار تبلیغ میں اُسے شریک کر،

پس تو نے ان کی دعا کی قبولیت کی گواہی قرآن میں دی، کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے مضبوط کریں گے، اے خدایا! میں محمدؐ تیرا نبیؐ ہوں میری دعا ہے کہ میرے سینے کو کھول دے میرے امر کو آسان کر دے اور میرے لئے بنا میرے اہل سے وزیر علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اور اس کے ساتھ کمر کو مضبوط کر، ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم رسول اللہ کے یہ کلمے دعا کے تمام نہیں ہوئے تھے کہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی یا محمدؐ انما ولیکم اللہ و رسولہ الخ،

نوٹ ارباب انصاف مذکورہ ۱۱ عدد کتب اہلسنت گواہ ہیں کہ جس طرح حضرت ہارون کے لئے جناب موسیٰ نے رب تعالیٰ سے وزارت مانگی تھی اسی طرح محمد مصطفےٰ صلعم نے حضرت علیؑ کے لئے رب تعالیٰ سے وزارت مانگی، اور منازل ہارونؑ میں سے ایک یہ منزلت بھی ہے کہ انکی وزارت کی بابت موسیٰ کی دعا قبول ہوئی ہے، اور حدیث منزلت اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ محمد مصطفےٰ صلعم کی علیؑ کی وزارت کی بابت بھی دعا قبول ہوئی ہے اور یہ وزارت مطلق ہے جو وفات سے بعد کے وقت کو بھی شامل ہے، اور اسی کا نام ہے خلافت بلا فصل،

لفظ وزیر کا معنی سنی علماء کی زبانی ملاحظہ

اہلسنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ ص۲۷ م نورالدین علی بن محمد ابن صباغ مالکی
اہلسنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص۵۳ فصل ۵ ابن طلحہ شافعی
مطالب السئول کی لفظ وزیر ان تین معانی میں سے ایک سے مشتق ہے
عبارت ۱ احدھا الوزر وہو الثقل کہ پہلا ہے وزر اور وزر کا
معنی ہے ثقل یعنی بوجھ جو کسی کا وزیر ہوتا ہے وہ اس کا بوجھ اٹھاتا ہے، ۲
وزر، وھو المرجع، دوسرا معنی وزر ہے اور وزر کہتے ہیں مرجع اور جائے پناہ کو
کسی کا وزیر ہوتا ہے اس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور وہ جائے پناہ ہوتا، ۳ من الازر
ازر کا معنی ہے پشت، جو کسی کا وزیر ہوتا ہے وہ اسکی پشت مضبوط
تا ہے، نوٹ، قرآنی آیات اور حدیث منزلت اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ جس
طرح حضرت موسیٰؑ کی وزارت جناب ہارونؑ کے لئے ثابت ہے اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰؐ
کی وزارت امام علی مرتضیٰؑ کے لئے ثابت ہے، اور اگر حضرت ہارونؑ جناب موسیٰؑ
کے بعد زندہ رہ جاتے تو وہ بحکم قرآن موسیٰؑ نبی کے وزیر اور خلیفہ بلافصل تھے، اسی طرح
علی مرتضیٰؑ چونکہ انکی وزارت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور وہ نبیؐ پاک کی وفات
کے بعد زندہ ہیں، پس علی مرتضیٰ نبی پاکؐ کے بعد انکے وزیر اور خلیفہ بلافصل ہیں،
چونکہ امام علیؑ کی وزارت اور خلافت حدیث رسول حدیث منزلت سے ثابت ہے
علیؑ کی خلافت اور وزارت منصوص ہے، اور نص کی وجہ سے خلافت بکر یہ
ل ہوگی، اور یہی معنی ہے خلافت بلافصل کا، منازل ہارونؑ میں وزارت ایک
نمایاں عہدہ اور جب حضرت علیؑ کے لئے ثابت ہے اور وہ زندہ اور سلامت بھی
ہیں تو پھر ابوبکر کو خلیفہ بنانا خاندان رسالت پر سوائے ظلم کے اور کچھ نہیں ہے،

نبی پاکؐ کا حضرت علیؑ کے لئے نبوت سمیت ہر فضیلت کے حصول کی دعا مانگنا

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی ص ۸۳ حدیث ۱۴۷
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۶ ص ۱۵۹ باب فضائل علیؑ
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۶۱ ذکر افضلیۃ منزلت
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب انساب الاشراف ج ۱ ص ۳۱۳ مولف بلاذری
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ دمشق ج ۲ ص ۲۷۵ حدیث ۷۹۹
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص ۶۲ فصل ۹
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ج ۱ ص ۲۲۱ ص ۲۷۲

خصائص نسائی کی عبارت! ثم قال قم یا علیؑ فقد برئت لا باس علیک وما دعوت لنفسی شیئًا الا دعوت لک بمثلہ

ما دعوت الا قد استجیب لی او قال اعطیت الا انہ قیل لی لا نبی بعدک

ترجمہ! ایک مرتبہ حضرت علیؑ بیمار ہو گئے اور نبی پاکؐ نے آنجناب کے لئے دعا فرما کر کہا کہ اے علیؑ اب تم اٹھو تم تندرست ہو گئے ہو اور کسی بھی فضیلت کی میں نے اپنے لئے دعا نہیں مانگی مگر اسکی مثل فضیلت کی دعا تمہارے لئے مانگی ہے، اور جب بھی مانگی ہے وہ قبول ہوئی اور مجھے وہ چیز ملی ہے، مگر مجھے یہ بھی کہا گیا کہ تمہارے بعد نبی نہ ہوگا،

نوٹ! ان حوالہ جات سے یہ معلوم ہوا کہ نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ کے لئے وزارت خلافت بلکہ نبوت کی بھی دعا مانگی تھی، اور لا نبی بعدک سے معلوم ہوا کہ نبوت کے علاوہ ہر فضیلت ملی ہے، اور خلافت اور وزارت بلافصل بھی تو فضیلت ہے پس حضرت علیؑ خلیفہ بلافصل ہیں اور خلافت بکریہ صحیح نہیں ہے،

ایک منزلت ہارونؑ کی یہ تھی کہ موسیٰؑ کی طرح ہارونؑ کی اطاعت بھی فرض تھی

بیانیہ، حضرت موسیٰ کی یہ دعا کہ خدایا میرے بھائی ہارونؑ کو میرا شریک بنا اور رب تعالیٰ کا اس دعا کو قبول فرمانا اس چیز کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حضرت موسیٰ کی طرح جناب ہارونؑ کی اطاعت بھی فرض تھی، کا حدیث منزلت اما ترضی ان یکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ ہمارے نبی پاکؐ کی طرح حضرت علیؑ کی اطاعت بھی تمام امت پر حتیٰ کہ ابوبکر و عمر و عثمان پر بھی فرض تھی، اور جب اصحاب ثلثہ نبی پاکؐ کی زندگی میں حضرت علیؑ کے محکوم اور رعایا تھے اور حضرت علی سردار اور حاکم تھے تو نبی پاک کی وفات کے بعد بھی حضرت علیؑ حاکم اور ثلثہ محکوم ہونگے اور اگر کسی کو شک ہو، تو بھی حضرت علیؑ کے حاکم اور واجب الاطاعت ہونے کا استصحاب کریں گے، نبی پاکؐ کی زندگی میں ابوبکر علیؑ کی رعایا ہو اور آنجناب کی وفات کے بعد وہ حاکم بن جائے یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے حکومت الٰہیہ میں اس کی مثال نہیں ہے،

اعتراض، وکلاء حکومت بکریہ و عمریہ و عثمانیہ کا دفاعی حملہ

خلافت بکریہ کے بڑے اجرت وکلاء مانند قاضی عضد و کرمانی و ابن حجر مکی کے اس جگہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہارون چونکہ نبی تھے اس لئے انکی اطاعت فرض تھی گویا نبوت سبب اور وجوب اطاعت مسبب اور چونکہ حضرت علیؑ نبی نہ تھے، اس لئے نبی پاکؐ کی زندگی اور وفات کے بعد انکی اطاعت بھی فرض نہ تھی، سبب کے انتفاء سے مسبب کا انتفاء ہوتا ہے، اب ہم اس اعتراض کی چیر پھاڑ کر کے دوبارہ اسکو وکلاء خلافت بکریہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں،

جواب ۱ تثلیث کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

خود اہلسنت نے حضرت علی کو چوتھے مقام پر خلیفہ واجب الاطاعت ما
لیا ہے حالانکہ اس وقت بھی تو آنجناب نبی نہ تھے ہم شیعہ کہتے کہ حدیث منز
کی وجہ سے حضرت علی نبی پاک کی زندگی اور وفات کے بعد بلا فصل واجب الا
تھے اور اسکی وجہ خلافت تھی نہ کہ نبوت،

جواب ۲ اگر اہلسنت کا یہ قول درست ہے کہ جو نبی نہیں ہے اسکی اطاعت کر
فرض نہیں ہے تو پھر گویا اہلسنت نے خلافت ابو بکر و عمر و عثمانیہ کے محل کو
اپنے ہاتھ سے گرا دیا کیونکہ یہ تینوں بھی نبی نہیں تھے اور بقول اہل سنت جو نبی نہ ہو ا
کی اطاعت فرض نہیں ہے، پس خلافت ثلثہ باطل ہوگئی اور ہر روز کی کر کر بھی ختم ہو گئی

جواب ۳ حدیث منزلت حضرت علی کی عصمت کی دلیل ہے،

حضرت ہارون نبی معصوم تھے اور حدیث منزلت سے حضرت علی کی بھی عصمت ثابت
ہوتی ہے، اور جب حضرت علی معصوم خلیفہ موجود تھا تو پھر خلافت بکریہ و عمریہ
و عثمانیہ کو اجماع کے سانچے میں ڈھالنا خاندان نبوت پر ظلم ہی ہے اور کچھ نہیں ہے

جواب ۴ انتفاء سبب سے انتفاء مسبب ہو یہ قانون ہر جگہ درست نہیں ہے

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب باب اول حرف اللام بحث
فی لو، مصنف عبداللہ بن یوسف المعروف بابن ہشام

۲ اہل سنت کی معتبر کتاب مختصر المعانی ص الفن الاول احوال المسند بیان لو

۳ اہل سنت کی معتبر کتاب مطول شرح تلخیص ص مصنف سعد تفتازانی

مختصر المعانی کی عبارت { واعترض علیہ ابن الحاجب بان الاول سبب والثانی مسبب
وانتفاء السبب لایدل علی انتفاء المسبب یجوز ان یکون للشئ

اسباب متعددہ بل الامر بالعکس لان انتفاء المسبب یدل علی انتفاء جمیع اسبابہ

ترجمہ، ابن حاجب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اول سبب ہے اور دوم مسبب ہے اور سبب کا انتفاء مسبب کے انتفاء پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ ممکن ہے کہ ایک شئی کے کئی اسباب ہوں، بلکہ معاملہ الٹ ہے کہ انتفاء مسبب تمام اسباب کے انتفاء پر دلالت کرتا ہے

ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ وجوب اطاعت کے کئی اسباب ہیں مثلاً الوہیت، نبوت خلافت حضرت علیؑ نبی پاکؐ کے بعد خلیفہ بلا فصل ہیں اور اس خلافت کی وجہ سے ان کی اطاعت بھی فرض ہے جس طرح کہ حضرت ہارونؑ کی اطاعت فرض تھی

سوال خلافت ابوبکریہ کے وکلاء کا ایک اور پینترہ ملاحظہ ہو،

حضرت علیؑ نبی پاک کی زندگی میں کس طرح امام تھے جب خود نبی پاک موجود تھے تو اور کسی امام کی ضرورت ہی نہ تھی،

جواب، حضرت علیؑ امام بالقوہ تھے،

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ باب گیارہ نوع نہم میں امام اہلسنت شاہ عبد العزیز نے لکھا ہے کہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰؑ اس حدیث کا مطلب ہے کہ نبی پاکؐ کی زندگی میں حضرت علیؑ امام بالقوۃ تھے نہ کہ بالفعل،

اور ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ بقول شاہ صاحب اگر نبی پاک کی زندگی میں حضرت علی امام بالقوہ تھے اور یہ مطلب حدیث منزلت کا مفاد ہے تو پھر حضرت علیؑ کی امامت منصوص ہو گئی اور امامت ابوبکریہ و عمریہ و عثمانیہ خود ہی خود باطل ہو گی کیونکہ وہ اجماعی اور شورائی ہیں، اور حدیث شریف کے سامنے اجماع اور شوریٰ کی کوئی وقعت نہیں گویا منصوص امام کے ہوتے ہوئے جو امامت کا دعویٰ کرے وہ چور دروازے سے آنے کی کوشش میں ہے،

جواب ۲ دنیا میں آنے سے پہلے نبی پاک نبی تھے اور علی پاک امام تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۵۲ فصل ۶ م محب الدین طبری
اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۳۸ م سبط ابن جوزی حنفی
اہلسنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص ۸۸ فصل ۱۴ م الموفق بن احمد الحنفی
اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ باب ۱ ص ۹ م سلیمان بن ابراہیم حنفی
اہلسنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ مودہ ۸ ص ۷ م سید علی ہمدانی شافعی
اہلسنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۵۰ فصل ۴ م الموفق بن احمد حنفی
اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی ص ۸۸ حدیث ۱۳۱ م ابن مغازلی شافعی
اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ دمشق ج ۱ ص ۱۳۶ حدیث ۱۸۶ م ابن عساکر شافعی
اہلسنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص ۳۱۶ م محمد بن یوسف شافعی
اہلسنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص ۳۱۶ م محدث ابراہیم جوینی

مودۃ القربیٰ کی عبارت } عن سلمان قال قال رسول اللہ خلقت انا و علی من نورٍ واحدٍ فلما خلق اللہ ادم رکب ذالک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیٔ واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ و فی علی الخلافۃ

ترجمہ: سلمان راوی ہیں کہ نبی پاک نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اور علی ایک نور سے خلق ہوئے ہیں، جب اللہ نے آدم کو پیدا کیا تو ہمارے نور کو آدم کی پشت میں رکھ دیا اور ہم ایک ہی جگہ میں رہتے آئے حتیٰ کہ صلب عبد المطلب میں ہم جدا ہوئے مجھ میں نبوت ہے اور علی میں خلافت۔

نوٹ: حدیث شریف، کنت نبیا و آدم بین الماء والطین، اور مذکورہ حدیث نور انا و علی خلقت ... سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی پاک دنیا میں آنے سے پہلے نبی تھے اور ہم شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ جس طرح نبی پاک پہلے نبی تھے اسی طرح ہمارے مولا علی نبی کریم کی موجودگی میں امام اور خلیفہ

ایک منزلتِ ہارون یہ بھی تھی کہ موسیٰ نے انکے لئے امامت، خلافت وصایت کو اپنی زندگی اور اپنی موت کے بعد دونوں وقتوں میں ثابت کیا تھا اور ہارون کی مخالفت کو حرام اور مخالف کے خون گرانے کو مباح قرار دیا تھا ۔

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب روضۃ الصفا فی سیرت الانبیاء والملوک والخلفاء، مولف المورخ محمد بن خاوند شاہ بن محمود المتوفی ۹۰۳ھ

۲ اہلسنت کی معتبر کتاب عقد الجمان فی تاریخ اہل زمان، فصل ۲ تحریف اہل کتاب مولف قاضی القضاۃ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی ابوبکری وعثمانی

۳ اہلسنت کی معتبر کتاب الملل والنحل ص ۹ ج ۲ م ابوالفتح محمد بن عبدالکریم الشہرستانی

۴ اہلسنت کی معتبر کتاب الملل وطراوۃ النحل ص م عبدالوہاب رودادری

۵ اہلسنت کی معتبر کتاب توضیح الملل ص م مصطفےٰ ابن خالقداد الہاشمی العباسی

ایک وضاحت: ہم نے مذکورہ حوالہ جات میں کتاب عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار مولفہ علامہ سید حامد حسین رحمۃ اللہ، جلد ۲ حدیث منزلت ص ۲۵۹ سے لیا ہے ملاحظہ ہو۔

روضۃ الصفا کی عبارت: حضرت موسیٰ ہارون را طلب کردہ امامت وخلافت را باو تفویض فرمود واین شغل را بحسب نیابت در نسل و بطنہا بعد بطن، مقرر گردانید وتمام بنی اسرائیل را بدین معنی گواہ گرفت و مخالفت او و اولادش را بر ایشان حرام کرد و خون کسانی را کہ مخالفت ہارون و فرزندان او نمایند مباح گردانید۔ ملخص

ترجمہ، جب حضرت موسیٰ کا ۱۸۱ اکیاسی برس کا سن ہوا تو اس وقت بحکم جناب موسیٰ صندوق الشہادہ بنوایا گیا، اور آنجناب نے ہارون کی خلافت وامامت کا اعلان

اس طرح فرمایا کہ جناب موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ کو طلب فر
امامت و خلافت کا عہدہ انکے سپرد فرمایا اور اس امامت اور خلاف
بارے یہ وصیت فرمائی کہ نسلاً بعد نسلٍ امام اور خلیفہ موسیٰ کا اولاد ہارون سے ہو
اس وصیت پر تمام بنی اسرائیل کو گواہ بنایا۔ اور حضرت ہارون اور انکی اولاد کی مخ
کو سب لوگوں پر حرام قرار دیا اور جو بھی ہارون اور اولاد ہارون کی مخالفت
اسکا خون مباح اور اسکو واجب القتل قرار دیا،

حدیث منزلت کا مفاد کہ ہارون اور انکی اولاد و علیؑ اور انکی اولاد کا مخالف واجب القتل

بیانہ ارباب انصاف روضۃ الصفا کی عبارت آپکے سامنے ہے کہ حضرت
کی امامت اور خلافت صرف موسیٰؑ کے طور پر جاتے وقت ہی نہ تھی، بلکہ وہ مو
کی وفات کے بعد بھی تھی، اور انکی خلافت کا منکر اور انکی مخالفت کرنے والا
القتل تھا، اور اس حدیث شریف کا مفاد "یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ"
کہ جس طرح ہارون موسیٰؑ کے بعد انکے خلیفہ بلا فصل تھے حضرت علیؑ ہمارے نبی پاک کے
خلیفہ بلا فصل تھے، اور جس طرح ہارون اور انکی اولاد کا مخالف واجب القتل تھا، اس
حضرت علیؑ اور انکی اولاد کا مخالف بھی واجب القتل تھا، لہٰذا اصحاب ثلثہ اور مع
اور عائشہ، نے حضرت علیؑ کی اور انکی اولاد کی مخالفت کی ہے، اور اس مخالفت
حدیث منزلت کی وجہ سے مذکورہ لوگوں کا خون مباح تھا اور یہ لوگ واجب الق
روضۃ الصفا کی کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص ذکر مطاعن ابی بکر مل
توثیق ملاحظہ ہو، آنچہ در روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب و حبیب السیر و د
معتبرہ شیعہ و سنی موجود است انتھی، مذکورہ عبارت سے یہ ظاہر ہوا کہ ر
الصفا مثل روضۃ الاحباب اور حبیب السیر کے معتبر تاریخوں میں شمار ہو

عقد الجمان کی عبارت } وکان موسیٰ قد اقتضی اسرار التوراۃ والالواح الی یوشع بن نون وصیہ من بعدہ لیفضی الی اولاد ھارون لان الامر کان مشترکا بینہ وبین اخیہ ھارون اذ قال واشرکہ فی امری وھو کان الوصی فلما مات ھارون فی حال حیاۃ موسیٰ انتقلت الوصیۃ الی یوشع

موسیٰؑ کی وفات کے بعد انکا وصی ہارون تھا

بدر الدین عینی حنفی عقد الجمان میں لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے الواح اور توراۃ کے راز اپنی وصی یوشع بن نون کو پہنچائے تاکہ وہ ان کو حضرت ہارونؑ کی اولاد تک پہنچائے کیونکہ امر حکومت الٰہیہ موسیٰؑ اور انکے بھائی ھارون میں مشترک تھا جب موسیٰؑ نے دعا مانگی تھی کہ اے خدایا میرے بھائی ہارونؑ کو اس امر حکومت اور نبوت اور امامت میں میرا شریک بنا، اور حضرت ہارونؑ ہی جناب موسیٰؑ کے وصی تھے، اور جب ھارون حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں وفات پا گئے تو عہدہ وصی یوشع بن نونؑ کی طرف منتقل ہو گیا،

نوٹ، ارباب انصاف کشف الظنون میں کاتب چلپی نے اور حسن المحاضرہ میں سیوطی نے اور اعلام الاخیار میں محمود بن سلمان کفوی نے اور شرح مواہب لدنیہ میں محمد زرقانی مالکی نے، قاضی القضاۃ بدر الدین عینی کی تعریف کے پل باندھ دیئے ہیں اور قاضی صاحب کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وصی موسیٰؑ بعد از وفات موسیٰؑ ہارونؑ تھے اور ہارونؑ کی موت کی وجہ سے یہ عہدہ وصی منتقل ہوا اور حدیث منزلت انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ، اس امر کا مخصوص ثبوت ہے کہ حضرت علیؑ ہمارے نبیؐ کے خلیفہ اور وصی ہیں، اور نبی کریمؐ کے بعد زندہ وسلامت ہیں پس انکی خلافت حدیث منزلت سے ثابت ہو کر منصوص ہو گئی،

جناب موسیٰؑ کا وصی بلافصل حضرت ہارونؑ تھا

الملل والنحل کی عبارت ملاحظہ ہو } وکان ہو الوصی فلما مات ھارون فی حال حیاتہ انتقلت الوصایۃ الی یوشع بن نون

ترجمہ، حضرت ہارون ہی جناب موسیٰ کی وفات کے بعد انکے وصی بلافصل تھے لیکن حضرت ہارونؑ جناب موسیٰؑ کی زندگی میں وفات پا گئے، تو عہدہ وصی یوشع کی طرف منتقل

نقادۃ الملل کی عبارت ملاحظہ } وصی دراین کار ہارون بود چو ہارون وفات یافت وسایت ازوی منتقل شد بیوشع بن نون بر سبیل ودیعت،

ترجمہ، امر حکومت میں وصی ہارونؑ تھے چونکہ ہارون نے وفات پائی تھی عہدہ بطور امانت حضرت یوشع بن نون کی طرف منتقل ہو گیا،

توضیح الملل کی عبارت } ہارونؑ وصی کلیم بود چوں ہارون در حالِ حیات موسیٰ وفات یافت وصیت موسیٰ بیوشع انتقال یافت تا بشبیرؑ و شبیرؑ پسران ہارون رسانید،

ترجمہ، مصطفےٰ بن خالقداد العباسی یہ رپورٹ پیش کرتے ہیں کہ موسیٰ کلیم اللہ کے وصی حضرت ہارون تھا، اور چونکہ موسیٰؑ کی زندگی میں جناب ہارون کی وفات ہو گئی عہدہ وصی جناب یوشع کی طرف منتقل ہوا،

نوٹ، مذکورہ کتاب نور الدین جہانگیر بادشاہ کے حکم سے تالیف ہوئی ہے مذکورہ تمام حوالہ جات اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں، کہ حضرت ہارونؑ کی وفات نہ ہوتی تو وہ جناب موسیٰ کے خلیفہ اور وصی بلا فصل تھے، اور حدیث منزلت سے یہ ثابت ہوا کہ نبی کریمؐ کے خلیفہ بلا فصل حضرت علیؑ ہیں اور دوسروں کی خلافت صحیح نہیں ہے بلکہ وہ تو واجب القتل تھے،

ایک منزلت ہارونؑ یہ بھی تھی کہ وہ امت موسیٰؑ میں اعلم تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۔ م حسین بن مسعود البغوی

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر جلالین ص ۔ م محمد بن احمد محلی

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر سراج المنیر ص ۔ م محمد شربینی

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عقد الجمان ص ۔ م علامہ عینی ابوبکری

نوٹ: مذکورہ حوالہ جات میں ہم نے عبقات الانوار حدیث منزلت جلد ۲ ص ۹۲ پر اعتماد کیا ہے۔

معالم التنزیل کی عبارت ملاحظہ — قال اهل العلم بالاخبار كان قارون اعلم بني اسرائيل بعد موسىٰ وهارون — موسیٰ اور ہارونؑ کے علاوہ قارون بنی اسرائیل میں زیادہ عالم تھا،

تفسیر جلالین کی عبارت ملاحظہ — وكان قارون اعلم بني اسرائيل بالتوراة بعد موسىٰ وهارون — اور جناب موسیٰؑ و ہارونؑ کے علاوہ بنی اسرائیل میں قارون زیادہ عالم تھا

نوٹ: مذکورہ عبارت اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ حضرت ہارونؑ موسیٰؑ کے علاوہ بنی اسرائیل میں زیادہ عالم تھے، نیز موسیٰ کی دعا کہ "واشرکہ فی امری" سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے، کہ ہارون امت موسیٰ میں موسیٰ کے علاوہ اعلم تھے اور حدیث نبوی یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ میں حضرت علیؑ کو جناب ہارون کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، اور بقول شاہ ولی اللہ سنی، التشبیہ کا حمل بمنازل مشہورہ پر کیا جائے، اور تشبیہ ناقص پر حمل نہ کیا جائے، اور ہم شیعہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کو ہارون کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور حمل بھی تشبیہ کا منزلت مشہورہ پر کرنا ہے تو جس طرح حضرت ہارون بنی اسرائیل میں اعلم تھے اسی طرح امام علی مرتضیٰ بھی امت محمدیہ میں اعلم ہیں اور زیادہ علم والے کی موجودگی میں دوسرے سے مسائل پوچھنے والے کو امام بنانا اسلام کے خلاف سازش ہے

خلاصہ، مولا علیؑ کی موجودگی میں ابوبکر، عمر اور عثمان کو خلیفہ بنانا خاندان نبوت کے خلاف سازش ہے،

معاویہ کا حدیثِ منزلت کو حضرت علیؑ کی اعلمیت پر بطور ثبوت پیش کرنا

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۰۷ آیت مودۃ مترجم ۵ احمد بن حجر مکی

۲ اہلسنت کی معتبر کتاب براہین قاطعہ ترجمہ صواعق ص م کمال الدین بن فخر الدین جہرمی

۳ اہلسنت کی معتبر کتاب ریاض النضرۃ ج۲ ص۲۰۶ م محب الدین احمد طبری

۴ اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص۷۹

۵ اہلسنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ج۱ ص۳۷۱ حدیث ۳۰۲ باب ۶۸ م ابراہیم بن محمد جوینی

۶ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق ج۱ ص۳۴۹ حدیث ۴۰۱

۷ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب مغازلی ص۳۴ حدیث ۵۲ م علی بن محمد الجلابی

۸ اہلسنت کی معتبر کتاب المجالس ص مجلس ۸ رکن ۳ م فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد حنفی

۹ اہلسنت کی معتبر کتاب درر السمطین ص محمد بن یوسف زرندی

۱۰ اہلسنت کی معتبر کتاب جواہر العقدین ص نور الدین علی بن عبد اللہ سمہودی

۱۱ اہلسنت کی معتبر کتاب الاکتفاء فی فضل الاربعۃ الخلفاء ص ابراہیم بن عبد اللہ یمنی

۱۲ اہلسنت کی معتبر کتاب وسیلۃ النجاۃ ص مولوی مبین لکھنوی

صواعق محرقہ کی عبارت اخرج احمد ان رجلا سأل معاویہ عن مسئلۃ فقال اسئل عنہا علیاً فھو اعلم فقال یا امیر المؤمنین جوابک فیہا احب الی من جواب علیؑ قال بئس ما قلت لقد کرھت رجلاً کان رسول اللہ یغرہ بالعلم غراً لقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ، و کان عمر اذا اشکل علیہ شیٔ اخذ منہ ، ثم قال قم لا اقام اللہ رجلیک و محا اسمہ من الدیوان

ترجمہ: امام اہلسنت امام احمد نے نقل کیا ہے کہ ایک فرد نے معاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو معاویہ نے کہا کہ یہ مسئلہ تم علیؑ سے پوچھو وہ اعلم ہیں، اس مرد نے معاویہ سے کہا کہ علیؑ کے جواب سے میں تمہارے جواب کو زیادہ پسند کرتا ہوں، معاویہ نے کہا تو برا کہتا ہے

تو ایسے مرد کو پالنے کر رہا ہے کہ نبی کریمؐ جسکو اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح
ئی پرندہ اپنے بچے کو چوگ دیتا ہے اور نبی کریمؐ نے اس کے حق میں فرمایا تھا کہ "تو مجھ
سے وہ منزلت رکھتا ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی" اور جب عمر کو کوئی مشکل مسئلہ
پیش آتا تھا تو عمر بھی انسے فیض حاصل کر لیتا تھا، پھر معاویہ نے اسکو کہا کہ تو
میرے پاس سے اٹھ کر دفع ہو جا خدا تیرے پاؤں کو شل کرے، پھر اس کا نام دیوان سے خارج کر دیا

فضیلت وہ ہے جسکی شہادت دشمن دے "الفضل ما شہدت به الاعداء"

باب انصاف بیچارے ناصبی ملاں ابوبکر، عمر اور عثمان کی جان کو رو رہے پھرتے ہیں اور
مصنوعی کسی فضیلت کو ثابت کرنے کے لئے رو رو کر آخر یہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر نے
سال کی لڑکی نبی کریمؐ کو پیش کی تھی، یہ احمق یہ نہیں سوچتے کہ ۶ سال کی بچی تو گھر پال کھیلے
دیکھ کے تو وہ قابل ہی نہیں ہوتی، آئیے شیعوں کے امام اول کی فضیلت ملاحظہ کریں کہ حق تعالیٰ
انکے بدترین دشمن کو مجبور کیا، اور اسکی زبان سے اپنے ولی کی فضیلت کی گواہی دلوائی
کہ علیؑ وہ امام ہے جو اعلم ہے جو مثل ہارون ہے،

اعتراض :- بعض وکلاء ثلثہ یہ بھی کہتے ہیں کہ معاویہ کے کلام سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
حضرت علیؑ کو اپنے سے زیادہ علم والا مان رہے ہیں نہ کہ انکو ابوبکر و عمر سے بھی،
جواب :- معاویہ نے علیؑ کی اعلمیت ثابت کرنے کے لئے حدیث منزلت کو پڑھا ہے
اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہارونؑ تمام امت موسیٰؑ سے اعلم تھے اسی طرح
علیؑ بھی تمام امت سے اعلم تھے، اور ابوبکر و عمر و عثمان بھی تو امت مسلمہ میں
ہیں، نیز معاویہ نے خود بھی تو حضرت علیؑ کی اعلمیت کو عمر صاحب پر اس طرح ثابت
کیا ہے کہ مشکل مسائل میں عمر حضرت علیؑ کی طرف رجوع کرتا تھا اور انکے فرمان پر عمل کرتا تھا
لولا علیؑ لھلک عمر، اگر علیؑ نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہو جاتا، اس کلام کا ورد پڑھتا تھا اور اعلم
بلکہ علم والے کی موجودگی میں حضرت مسائل دریافت کرنے والے کو خلیفہ بنانا اسلام کے خلاف سازش رہے

...بطور ثبوت پیش کرنا

...بودہ مقتدی شیخ احمد بن حجر مکی
...م کمال الدین بن فخر الدین جہرمی
...ب الدین احمد طبری

...یث ۲۰۲ باب ۶۸ ابراہیم بن محمد جوینی
...یث ۴۰۱
...۵۲ علی بن محمد الجلابی
...۲ فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد حنفی
...ن یوسف زرندی
...ن علی بن عبداللہ سمہودی
...ص ابراہیم بن عبداللہ یمنی
...حسین لکھنوی
...ن مسئلة فقال اسئل عنها
...ن جوابك فيها احب الی من
...رسول اللہ یغرہ بالعلم غرا
...لانبی بعدی ، وکان عمر
...لیك ومحا اسمه من الدیوان
...عاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا
...ر نے معاویہ سے کہا کہ علیؑ
...ں معاویہ نے کہا تو برا

نبی کریمؐ کے چچا کی بیٹی اروی بنت حارث کا معاویہ کے دربار میں حدیث منزلت کو حضرت علیؑ کی خلافت کے ثبوت میں پیش کرنا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفدا۔ ذکر اخبار معاویہ ص ۱۸۸ ج ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید، وفود ذکر اروی بنت حارث ابن عبد المطلب

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب روض المناظر ص ، محمد ابن شحنہ

تاریخ ابو الفدا کی عبارت ملاحظہ ہو: تحقیق اروی بنت حارث بن عبد المطلب معاویہ کے دربار میں آئی اور وہ سن رسیدہ ہو گئی تھی، معاویہ نے پوچھا خالہ کیا حال ہے، اروی نے کہا خیریت ہے، اور تو نے اے معاویہ کفران نعمت کیا ہے ...

ہم اہلبیتؑ نے اس دین میں آزمائش زیادہ دیکھی ہے حتیٰ کہ نبی کریمؐ کی وفات ہو گئی اور ہم پر حملہ آور ہو گئے بنو تیم اور بنو عدی اور امیہ یعنی ابو بکر، عمر اور عثمان نے ہمارا بنو ہاشم کا حق چھین لیا اور تم بھی ہمارے حاکم بن بیٹھے،

وکنا فیکم بمنزلۃ بنی اسرائیل فی آل فرعون وکان علی ابن ابی طالبؑ بعد نبیہا بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، اور ہم تم لوگوں میں اس طرح تھے جس طرح بنو اسرائیل قوم فرعون میں تھے نبی کریمؐ کے بعد علی ابن ابی طالب کو وہی منزلت حاصل تھی جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی،

نوٹ: اے ارباب انصاف نبی کریمؐ کے پاک کلام کو سب سے زیادہ سمجھنے والے انکے خاندان کے لوگ تھے اور حدیث منزلت ہو فرمان رسالت ہے اسے خاندان نبوت نے یہی سمجھا ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد خلافت اور حکومت کرنے کا حق علی ابن ابی طالبؑ کا تھا اور ابو بکر، عمر اور عثمان غاصب تھے اور ثلثہ کی ظالمانہ کاروائی کا تذکرہ بنی ہاشم نے ہمیشہ کیا اور اروی بنت حارث نے معاویہ کے دربار میں برملا کیا ہے اور معاویہ نے ترمیم نہیں کی اور کرتا بھی کیسے وہ تو خود بھی غاصب تھا

اعتراض ۱۳: اگر علیؑ مثل ہارون تھے تو ہارونؑ نے تو تقیہ نہیں کیا تھا حضرت علیؑ نے کیوں کیا؟

جواب ۱۳: سنی علماء کا اقرار کہ حضرت ہارونؑ نے بھی مثل حضرت علیؑ تقیہ کیا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۔ ۔ علامہ نظام الدین نیشاپوری
آیت ولقد قال لھم ھارون من قبل یا قوم انما فتنتم، کی تفسیر میں لکھا ہے،
کہ اہل سنت اعتراض کرتے ہیں کہ شیعہ لوگ حضرت علیؑ کی خلافت کے سلسلہ میں اس
حدیث انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ، سے دلیل لاتے ہیں، اور حضرت ہارونؑ
کو اظہار حق سے تقیہ نے نہیں روکا وہ منبر پر چڑھ گئے اور لوگوں کو اپنی پیروی اور
اطاعت کی دعوت دی، اور ابوبکر کو خلیفہ نہ مانے ہیں اگر امت محمد خطا پر تھی تو
حضرت علیؑ پر واجب تھا کہ وہ سنت ہارون پر عمل کرتے اور تقیہ نہ کرتے،
اور للشیعۃ ان یقولوا ان ھارون صرح بالحق وخاف وسکت ولھذا عاتبہ
بما عاتبہ فاعتذر بان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی وھکذا علی امتنع اولاً
من البیعۃ فلما آل الامر الی ما آل اعطاھم ما سألوا وانما قلت ھذا علی سبیل
البحث لا لاجل التعصب،
اور شیعہ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ جواب دیں کہ ہارون نے حق کا اعلان کیا اور ڈر گئے
اور خاموش ہو گئے اسی لئے تو موسیٰؑ نے واپس آ کر ہارونؑ کو عتاب کیا تھا اور ہارونؑ نے
یہ عذر پیش کیا کہ قوم نے مجھ کو کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے وہ قتل کر دیتے، اسی طرح حضرت
علیؑ نے ابوبکر کو ماننے سے انکار کیا تھا اور جب حالات نے وہ خاص رخ اختیار کیا تو
حضرت علیؑ کو ہتھیار ڈالنے پڑے اور میں نے یہ وضاحت بحث کے طور پر کی ہے نہ کہ
تعصب کے طور پر، نوٹ، شیعوں کی طرف نسبت دے کر اندر سے سنی ملاں بھی مان گیا ہے کہ ہارونؑ نے تقیہ کیا تھا

حضرت ہارون ع کی طرح امام علی مرتضیٰ کی مظلومیت کی داستان

اہلسنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست ص ۔ ذکر خلافت بکر
کیف کانت بیعة علی ابن ابی طالبؑ وان ابابکر اخبر بقوم تخلفوا عن بیعتہ
عند علیؑ فبعث الیھم عمر بن الخطاب فجاء فناداھم فی دار علی فابوا
ان یخرجوا فدعا عمر بالحطب وقال والذی نفس عمر بیدہ لتخرجن او
لاحرقنہا علیکم علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان فیہا فاطمة، فقال و
ان ... فخرجوا فبایعوا الا علیًا فانہ زعم انہ قال حلفت الا اخرج ولا
اضع ثوبی علی عاتقی حتی اجمع القراٰن فوقفت فاطمةؑ علی بابہا فقالت لا
عہد لی بقوم حضروا سوء محضر منکم ترکتم جنازة رسول اللہ بین ایدینا
وقطعتم امرکم بینکم لم تستامروا ولم تردوا لنا حقا فاتی عمر
ابابکر فقال لہ الا تاخذ ھذا المتخلف عنک بالبیعة فقال ابوبکر
لقنفذ وھو مولی لہ اذھب فادع علیًا، قال یدعوک خلیفة رسول اللہ قال
لسریع ما کذبتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرجع قنفذ فابلغ الرسالة
قال فبکی ابوبکر طویلاً ثم قام عمر فمشی معہ جماعة حتی اتوا باب فاطمة
فدقوا الباب فلما سمعت اصواتہم نادت باعلی صوتہا باکیة یا رسول اللہ ماذا لقینا
بعدک من ابن الخطاب وابن ابی قحافہ فلما سمع القوم صوتہا وبکاءھا
انصرفوا باکین وکادت قلوبہم تتصدع واکبادھم تتفطر وبقی عمر معہ قوم فاخرجوا
علیًا ومضوا بہ الی ابی بکر، وقالوا لہ بایع فقال ان لم افعل فمہ قالوا
اذًا والذی لا الہ الا ھو نضرب عنقک، قال اذا تقتلون عبد اللہ واخا
رسولہ قال عمر اما عبد اللہ فنعم واما اخو رسولہ فلا فابوبکر ساکت

لایتکلم فقال لہ عمر الا تامر فیہ بامرک فقال لا اکرھہ علی شیٔ ما
کانت فاطمۃ الی جنبہ فالحق علی بقبر رسول اللہ یصیح ویبکی وینادی
یابن ام ان القوم ستضعفونی وکادوا یقتلوننی۔

ترجمہ:۔ نبی کریمؐ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کے گھر کو آگ لگانے کیلئے عمر صاحب کا آنا

حضرت علیؑ کی بیعت کس طرح تھی، ابوبکر صاحب کو اطلاع دی گئی کہ ایک قوم نے تمہاری حکومت کو تسلیم نہیں کیا اور وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے پاس موجود ہیں، ابوبکر نے عمر صاحب کو مذاکرات کے لیے انکے پاس بھیجا۔ عمر صاحب نے دروازے کے کھڑے ہو کر انکو آواز دی کہ باہر آجائیں، مگر انہوں نے باہر آنے سے انکار کیا پھر عمر صاحب نے آگ اور لکڑیاں منگوائیں اور کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں عمر کی جان ہے تم باہر آجاؤ ورنہ جو کچھ اس گھر میں ہے اس سمیت میں اسکو جلا دوں گا، عمر سے کہا گیا کہ اس گھر میں تو نبی کریمؐ کی بیٹی فاطمہ (س) بھی ہے، عمر صاحب نے کہا اگرچہ فاطمہ (س) بھی ہو، اس کے بعد سوائے حضرت علیؑ کے باقی لوگوں نے حکومت بکر کو مان لیا، اور حضرت علیؑ نے حلفیہ طور پر فرمایا کہ وہ جب تک قرآن جمع نہیں فرمالیں گے اس وقت تک وہ گھر سے باہر نہیں آئیں گے، عمر صاحب جب دختر نبیؐ کے گھر جلانے کی دھمکی دے رہا تھا اس وقت نبی کریمؐ کی بیٹی نے دروازے کے قریب آکر فرمایا کہ تم اصحاب بدترین قوم ہو تم نے نبی کریمؐ کی لاش اور جنازہ کو چھوڑ دیا اور اپنی حکومت بنالی اور ہم سے مشورہ تک نہیں لیا، پوچھ تو لیتے خواہ حکومت میں ہمارا حصہ نہ رکھتے، پھر عمر صاحب نے ابوبکر سے کہا کہ اس علیؑ کو جس نے تمہاری حکومت کو نہیں مانا تم گرفتار کیوں نہیں کروا رہے، پھر ابوبکر صاحب نے اپنے غلام قنفذ کو کہا کہ جاؤ اور علیؑ کو بلا کر لاؤ، قنفذ گیا اور کہا کہ تم کو خلیفہ رسول بلا رہا ہے

حضرت علیؑ کے زمانہ میں جس نے خلافت کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تم کتنا جلدی نبی کریمؐ کے خلاف جھوٹ بول رہے ہو قنفذ
آیا اور ابوبکر کو حضرت علیؑ کا پیغام پہنچایا، پس ابوبکر زیادہ دیر تک روتے رہے
پھر عمر صاحب کھڑا ہو گیا اور اس کے ہمراہ کچھ لوگ اور بھی ہو گئے اور وہ
فاطمہ سلام اللہ علیہا پر آئے اور در کھٹکھٹایا جب فاطمہ بنت رسول اللہؐ نے انکی آواز
تو روتے ہوئے اپنے بابا رسول خدا کو پکارا اور فریاد کی کہ یا رسول اللہ
آپ کے بعد ابن عمر بن خطاب سے اور ابوبکر سے کیسے کیسے ظلم دیکھے ہیں جب
عمر کے ساتھیوں نے نبی کریمؐ کی بیٹی کے رونے کی آواز سنی تو وہ روتے
واپس لوٹے اور قریب تھا کہ انکے جگر اور دل پھٹ جاتے، اور عمر صاحب
اپنے خاص لوگوں کے ساتھ وہاں موجود رہا اور حضرت علیؑ کو انکے گھر سے
نکلا اور آنجناب کو ابوبکر کے پاس لے گئے اور کہا کہ تم ابوبکر صاحب کی بیعت
کرو، حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اگر میں اسکی بیعت نہ کروں تو پھر؟ عمر وغیرہ
کہا کہ پھر ہم تجھکو قتل کر دیں گے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا تو پھر تم عبد خدا
برادر رسول اللہ کو قتل کر دوگے؟ عمر صاحب نے کہا کہ عبد خدا تو ٹھیک ہے
مگر برادر رسول ہم آپ کو نہیں مانتے اور ابوبکر صاحب چپ تھے اور
بولتے نہیں تھے، عمر نے ابوبکر کو کہا کہ تو اپنا آرڈر کیوں نہیں دیتا ابوبکر
کہا کہ میں انکو کسی شی پر مجبور نہیں کرتا جب تک فاطمہ نبیؐ کی بیٹی انکے گھر میں
موجود ہے۔ پس حضرت علیؑ واپسی میں قبر رسول اللہؐ پر آئے اور بلند آواز
سے روئے اور فریاد کی، اور حضرت ہارون والا کلام کیا کہ اے ماں جائے
قوم نے مجھ کو ضعیف سمجھا اور قریب تھا کہ قتل کر دیتے،

قوم معاویہ کا الامامت والسیاست کی عبارت سے جگر پھٹ گیا اور بچاؤ کی صرف ایک صورت نظر آئی کہ کتاب سے انکار کر دیا کہ ہماری نہیں ہے

ارباب انصاف اگر کسی عالم اہلسنت نے خاندان نبوت کی مظلومیت کا اپنی کتاب میں ذکر فرما دیا تو وکلاء ثلثہ کا جگر اسکو پڑھ کر سیخ آہ پر کباب ہو جاتا ہے اور پھر بچاؤ کی انکو صرف ایک ہی صورت نظر آتی ہے کہ کتاب سے اس طرح انکار کرنا کہ یہ کتاب اہلسنت کی نہیں ہے یا یہ کتاب اس مصنف کی نہیں ہے چونکہ ابن قتیبہ نے اپنی کتاب "الامامیہ والسیاسۃ" میں خاندانِ نبوت خصوصاً حضرت علیؑ اور جناب فاطمہ (س) کی مظلومیت کا تذکرہ کیا ہے اپس وکلاء حکومت بکریہ نے کتاب سے انکار کر دیا،

سنی علماء کا اقرار کہ کتاب الامامت والسیاست ابن قتیبہ سنی کی ہے

اختصار کی مجبوری کے باعث کتاب مذکورہ کی توثیق کا بیان ہم کتاب عبقات الانوار جلد ۲ حدیث منزلت ص۸۲۵ سے نقل کر کے سنی بھائیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کتاب مذکورہ کو ابن قتیبہ کی طرف ان پانچ عدد علماء اہلسنت نے نسبت دی ہے

۱ امام اہلسنت عمر بن فہد نے اتحاف الوری باخبار ام القری میں نسبت دی ہے

۲ عمر کے بیٹے عبد العزیز بن عمر بن فہد نے اپنی کتاب غایۃ المرام باخبار سلطنۃ البلد الحرام میں

۳ علامہ تقی الدین فاسی نے اور انکی نسبت کا ذکر غایۃ المرام میں ہے،

۴ ابوالحجاج یوسف بن محمد البلوی نے اپنی کتاب الف با میں نسبت دی ہے

۵ اور ابوالمجد محمد محبوب عالم نے اپنی تفسیر شاہی میں نسبت دی ہے،

اپنی حکومت منوانے کے لئے ابوبکر اور عمر نے بنت نبی کے دار پر آگ اور لکڑیاں جمع کیں اور انکے گھر کو آگ لگانے کا ارادہ کیا تھا

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	تاریخ ابو الفدا ص ۱۵۷ ج ۱ ذکر بیعت ابی بکر
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	عقد الفرید ص ۲۰۵ ج ۲ ذکر بیعت ابی بکر
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	الاستیعاب ص ۴۲۹ ج ۲ ذکر عبد اللہ بن ابی قحا
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	الملل والنحل ص ۱۷ ج ۱ ذکر انظامیہ
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	الامامۃ والسیاسۃ ص ۱۲ ج ۱ ذکر بیعت ابی بکر
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	الفاروق ص ۳۴ ذکر سقیفہ بنی سا
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۹۲ مطاعن عمر مطعن
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	ازالۃ الخفاء ص ۱۰۹ ج ۲ ماثر ابی بکر
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	قرۃ العینین ص ۸۸ طبع لاہور بعد اذا
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	شرح ابن ابی الحدید ص ۱۵۷ ج ۱ خطبہ ان اللہ بعث
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	تاریخ طبری ص ۱۸۱۸ ج ۴ ذکر روز وفات
۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	تاریخ واقدی ص
۱۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	غدر لابن خرابہ
۱۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	المجالس انفاس الجواہر
۱۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	کنز العمال
۱۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	الاکتفا راز ابراہیم بن عبد اللہ یمنی
۱۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب	شرح قوشجی

عقد الفرید و ابو الفداء کی عبارت

ثم ان ابا بکر بعث عمر بن الخطاب الی علیؑ و من معہ لیخرجھم من بیت فاطمۃ قال ان ابوا علیک فقاتلھم فاقبل عمر بشئ من نار علی ان یضرم الدار فلقیتہ فاطمۃ و قالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیہ الامۃ،

ترجمہ: حضرت ابوبکر نے عمر کو حکم دیا کہ وہ حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کے گھر جائے اور (منکرین بیعت ابوبکر) اگر اب بھی بیعت سے انکار کریں تو ان سے جنگ کرے پس عمر کچھ آگ لے کر آیا تاکہ اس پاک گھر کو جلا دے، جناب فاطمہ دروازہ پر آئیں اور فرمایا کہ اے پسر خطاب تو ہمارا گھر جلانے آیا ہے، عمر نے کہا کہ ہاں حتی کہ تم ہماری حکومت کو تسلیم کرو،

تاریخ الواقدی کی عبارت

ذکر الواقدی ان عمر جاء الی علی فی عصابۃ فیھم اسید بن الحضیر وسلمۃ بن اسلم فقال اخرجوا او لنحرقنھا علیکم ونقل ابن خزابۃ فی غررہ قال زید بن اسلم کنت ممن حمل الحطب مع عمر الی باب فاطمۃؑ حین امتنع علیؑ واصحابہ عن البیعۃ ان یبایعوا فقال عمر لفاطمۃؑ اخرجی من البیت والا احرقنہ ومن فیہ، قال وفی البیت علیؑ وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ وجماعۃ من اصحاب النبیؐ فقالت فاطمۃ تحرق علی ولدی قال ای واللہ او یخرجن ولیبایعن، ترجمہ ملخص، جناب عمر ایک جماعت کو جس میں اسید بن حسین اور سلمہ بن اسلم تھے، حضرت علیؑ کا گھر جلانے کیلئے ساتھ لایا اور زید بن اسلم کہتا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا، جو عمر کے ساتھ لکڑیاں اٹھا کر لائے تھے عمر نے جناب فاطمہ سے کہا کہ تو گھر سے باہر آ ورنہ میں اس کو جلا دوں گا، جناب فاطمہ (س) نے فرمایا کہ تو میرے بچوں کو جلانے آیا ہے، عمر نے کہا خدا

کی قسم میں ضرور جلاؤں گا، حتیٰ کہ تم ہماری حکومت تسلیم کر لو۔ لوٹ لے؛ واقدی اہلسنت کا وہ عالم ہے جس کو محقق تفتازانی نے شرح مقاصد ص۲۰۱ ج۲ میں امام بخاری اور مسلم کا ہم پایہ شمار کیا ہے، اور باب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خلیفہ بنانا اتنا ضروری ہے کہ جس کی خاطر ابوبکر و عمر نے جنازہ رسول کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ کی بیٹی کو ان کا گھر جلانے کی دھمکی دی اور ادھر معاویہ اور عائشہ کو دیکھیے کہ خلیفہ رسول حضرت علیؑ کو نہیں مانتے اور آنجناب کے خلاف بغاوت کر دی اور قتل عثمان پر رونا شروع کر دیا، جب خلافت کے مقابلہ میں مسلمانوں نے جنازہ رسول کا کوئی لحاظ نہیں کیا تو خلافت کے سامنے خونِ عثمان کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اولادِ نبیؐ پر اتنا ظلم ہوا کہ جناب فاطمہ زہراؑ کے شکم کا بچہ شہید ہوا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو:

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب، روائح المصطفےٰ ص۴۷ مؤلف صدر الدین حنفی
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب، الملل والنحل ص۵۷ ج۱ ذکر نظامیہ
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح قوشجی ص۴۰۷ مبحث امامت
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب، شرح ابن ابی الحدید ص۴۲۱ ج۵ ذکر جنگ بدر
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ رکن چہارم ذکر دو ہجری و تزویج فاطمہ

روائح المصطفےٰ کی عبارت } بعد از وفات پیغمبر واقعات بسیار گذشتہ مثل معاملہ فدک و سقط شدن محسن و تہدید نمودن عمر خطاب بنی ہاشم را کہ در خانہ زہرا اجتماع نمودہ بودند و نالہ و شیون نمودن حضرت زہرا

الضابانہ طلب دارد و ذکر نہ کردن اولی تر است و صیت نمودن حضرت زہرا ؑ ہیچ کس بر جنازہ او حاضر نشود و دلیل صریح است بر آن کہ حضرت زہرا ؑ آزردہ دل از دنیا رفت، اکنوں تا دلیل ہر چہ خواہند کنند، و مرثیہ برائے انشا نمودہ یک بیت از اول آں قصیدہ ایں است،

ترجمہ، رسول اللہ کی وفات کے بعد بہت سے واقعات گذرے ہیں مثلاً معاملہ فدک، بچے کا گرنا، بنو ہاشم کو حضرت عمر کی دھمکی، انصار سے جناب زہرا کو فدا دیہ طویل واقعات ہیں، ان کا ذکر نہ کرنا بہتر ہے جناب زہرا کا وصیت کرنا کہ ان میں سے کوئی بھی میرے جنازے میں نہ ہو یہ روشن دلیل ہے اس بات کی حضرت زہرا رنج و غم میں اس دنیا سے وفات پا گئیں، اب جو چاہیں تاویل کریں،

اور مرثیہ پیغمبر کے لئے انشا کیا اس کا ایک بیت یہ ہے،

صبّت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا

الملل والنحل کی عبارت } فقال ان عمر ضرب بطن فاطمۃ علیہا السلام یوم البیعۃ حتی القت المحسن من بطنہا وکان یصیح احرقوا الدار بمن فیہا وما کان فی الدار غیر علیؑ و فاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ

ترجمہ، نظام کہتا ہے کہ روز بیعت نبیؐ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کے شکم پر عمر نے مار اتنی کہ سیدہ کا بچہ شہید ہو کر گرا اور نیز عمر چیختے رہے کہ اس گھر کو بمعہ ان لوگوں کے جو اس میں ہیں، جلا دو اور گھر میں سوائے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا،

شرح قوشجی کی عبارت انہ بعث الی بیت امیر المؤمنین لما امتنع من البیعۃ فاضرم فیہ النار وفیہ فاطمہ وجماعتہ من بنی ہاشم واخرجوا علیاً و ضربوا علیہا السلام فالقت جنینا ... الخ

ترجمہ، جناب ابوبکر نے حضرت عمر کو بھیجا جب امیر المؤمنین نے حضرت ابوبکر کی بیعت سے انکار کیا تھا، پس عمر آگ لایا اور حضرت فاطمہ کو اذیت دی اور بی بی کے شکم کا بچہ شہید ہوا۔

معارج کی عبارت و بتول را حق تعالیٰ چند فرزند از امیر المومنین ارزانی داشت نخست حسنؑ و حسینؑ و زینبؑ و ام کلثوم و رقیہ و محسن کہ سقط شد و بدان مرض فاطمہ س از جہان رحلت نمود،

ترجمہ، جناب بتول کو امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے رب اللہ تعالیٰ نے یہ بچے عطا فرمائے تھے، حسنؑ و حسینؑ و زینبؑ و ام کلثوم و محسن جو کہ امت کے ظلم سے شہید ہو کر گرے اور اسی مرض اور تکلیف سے فاطمہ زہرا نے دنیا سے وفات پائی،

شرح ابن ابی الحدید کی عبارت قال النقیب ابو جعفر اذ کان رسول اللہ اباح دم هبار بن اسود لانہ روع زینب فالقت ذا بطنہا فظہر الحال انہ لو کان حیا لا باح دم من روع فاطمہ حتی القت ذا بطنہا، ترجمہ، النقیب ابو جعفر نے فرمایا ہے کہ ہبار بن اسود جس نے جناب زینبؑ کو ڈرایا تھا، اور بی بی کے شکم کا بچہ فوت ہوا تھا، نبی کریمؐ نے ہبار کے خون کو حلال کر دیا تھا پس اگر نبی کریمؐ زندہ ہوتے تو جس نے (عمر نے) جناب فاطمہ زہرا کو ڈرایا تھا، اور بی بی کے شکم کا بچہ شہید ہوا تھا، اس شخص کے خون کو بھی نبی کریمؐ مباح حلال کر دیتے (یعنی اسے واجب القتل قرار دیتے)

نبی کی بیٹی پر اتنا ظلم ہوا کہ بی بی کو حاکم کے دربار میں آکر اپنا حق مانگنا پڑا

ثبوت ملاحظہ ہو، توثیق خطبہ لمہ۔

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب	تذکرہ خواص الامت ص ۱۷۹ باب ۱۱ سبط ابن الجوزی
۲ اہلسنت کی معتبر کتاب	الفائق ص ۲۳۱/۲ لغتہ لم ۱۱ زمخشری
۳ اہلسنت کی معتبر کتاب	نہایت لابن اثیر ص ۲۷۳/۴ لغتہ لم
۴ اہلسنت کی معتبر کتاب	مقتل الحسین للخوارزمی ص ۷۷ اخطب خوارزمی حنفی
۵ اہلسنت کی معتبر کتاب	لسان العرب ص ۵۴۸ لغت لم ۱۱ ابن منظور
۶ اہلسنت کی معتبر کتاب	شرح ابن ابی الحدید ص ۱۰۸/۱۱ معتزلی
۷ اہلسنت کی معتبر کتاب	مروج الذہب ص ۳۱۱/۲ وفات ابی بکر از مسعودی الشافعی
۸ اہلسنت کی معتبر کتاب	لآلی مصنوعہ ص جلال الدین سیوطی
۹ اہلسنت کی معتبر کتاب	مجمع بحار الانوار ص لغتہ لم پٹنہ
۱۰ اہلسنت کی معتبر کتاب	بلاغات النساء ص ۱۲ از احمد بن طاہر
۱۱ اہلسنت کی معتبر کتاب	مختصر تنزیہ الشریعہ ص شیخ رحمۃ اللہ
۱۲ اہلسنت کی معتبر کتاب	الطرائف ص ۲۶۴ از علی بن طاؤس

لسان العرب اور فائق کی عبارت } وفی حدیث فاطمۃ انہا خرجت فی لمۃ من نسائہا تتوطأ ذیلہا حتی دخلت علی ابی بکر

لآلی مصنوعہ کی عبارت } ذکر ابو محمد بن قتیبہ ان فاطمہ خرجت فی ثلاثۃ من نسائہا تتوطأ ذیولہا حتی دخلت علی ابی بکر وکلمتہ فی المیراث

تنزیہہ الشریعہ کی عبارت: حدیث ان فاطمہؑ خرجت فی ثلاثۃ من نسائھا نحوھا ذیولھا حتیٰ دخلت علی ابی بکر و کلمتہ فی المیراث ۔

تذکرہ کی عبارت: قال الشعبی لما منعت میراثھا الاثت خمارھا علی راسھا وقالت یابن ابی قحافہ اترث اباک ولا ارث ابی ،

مقتل الحسینؑ کی عبارت: عن عائشہ انھا قالت لھا بلغ فاطمۃؑ ان ابابکر اظھر منعھا فدک الاثت خمارھا علی راسھا واشتملت بجلبابھا واقبلت فی لمۃ من حفدتھا ونساء قومھا حتیٰ دخلت علی ابی بکر ثم انت انۃ

ترجمہ، مذکورہ تمام عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ جب ابوبکر نے جناب فاطمہؑ کا باغ فدک غصب کیا تو جناب فاطمہؑ نے سر پر چادر ڈالی اور اپنی قوم کی عورتوں کو لے کر ابوبکر کے پاس آکر اپنا حق طلب کیا ،

نوٹ، ہمیں اس رسالہ کے اختصار کی مجبوری ہے، تفصیل کیلئے ہماری کتاب جاگیر فدک دیکھیں حضرت صدیق کا فرض تھا کہ وہ خاندان نبوت کے دروازے پر آتا اور اپنی خدمات پیش کرتا ، لیکن ہوا الٹ سے اس کے مظالم سے تنگ آکر نبیؐ کی بیٹی کو اس کے پاس آکر اپنی پریشانیاں بیان کرنا پڑیں ،

خلاصۃ الکلام ، جناب ابوبکر وعمر صاحب نے خاندان نبوت اور خصوصاً نبیؐ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ کے خلاف ظالمانہ کاروائی کی ہے ، ان کے شوہر کا حق غصب کیا ہے ، ان کے در پر آگ لکڑیاں جمع کی ہیں ، اُن کا بچہ شہید کیا ہے اُن کا مال غصب کیا ہے ، ایسے شخص کو ہم شیعہ خیر البریہ کسی بھی صورت میں امام ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں ،

نبی کی بیٹی پر مظالم کی انتہا اور بی بی کا صبت علی مصاب

ثبوت ملاحظہ ہو،

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب	کشف الغمہ ص۱۲۶ کتاب الجنائز از عبد الوہاب شافعی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب	تاریخ خمیس ص۱۷۳ ذکر الندب علیہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب	مدارج النبوۃ ص۴۴۳ از دفن رسول اللہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب	روائح المصطفےٰ ص۳۶ از صدر الدین حنفی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب	الفوائد الضیائیہ ص۲۲ از ملاں جامی
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب	مقتل الحسینؑ ص۸۰ فصل ۵ از خوارزمی حنفی
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب	فصول المہمہ ص۱۲۸ ذکر فاطمہؑ از ابن صباغ مالکی
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب	الدر المنثور فی ذکر طبقات ربات الخدور ص۱۲

فصول المہمہ کی عبارت عن علیؑ قال ان فاطمۃ بنت رسول اللہ جاءت الی قبر ابیہا وانشأت تقول،

صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا

ترجمہ، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ نبی پاکؐ کی وفات کے بعد حضورؐ کی قبر پر آئیں اور یہ مرثیہ پڑھا، مجھ پر وہ مصیبتیں آئی ہیں کہ دنوں پر آتی تو وہ راتوں میں تبدیل ہو جاتے

نوٹ، اختصار کی مجبوری ہے ورنہ ہم بی بی عالیہؑ کے اس درد بھرے مرثیہ کا ذکر کرتے، ارباب انصاف، اسی شعر سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بنت نبیؐ کتنی دکھی ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوئی ہے

ہر نماز کے بعد جناب فاطمہؑ شیخین پر بد دعا کرتی تھی

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت و سیاست ص۱۴ ج۱

الامامت و سیاست کی عبارت	ولئن لقیت النبی لاشکونکما الیہ واللہ لادعون اللہ علیک فی کل صلوٰۃ

ترجمہ، جناب فاطمہ (س) نے حضرت ابوبکر و عمر سے فرمایا تھا کہ میں تم دونوں کی نبی کریمؐ سے شکایت کروں گی اور میں ہر نماز کے بعد تمہارے لئے بد دعا کرتی ہوں

جناب زہراؑ کی وصیت کہ شیخین میرے جنازہ میں شامل نہ ہوں

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید ص۱۳۵ ذکر فدک

اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج المصطفیٰ ص۳۶ از صدر الدین حنفی

شرح الحدید کی عبارت	انشدک اللہ ان لا یصلیا علی جنازتی ولا یقوما علی قبری

ترجمہ، نبیؐ کی بیٹیؑ نے وصیت فرمائی تھی حضرت علیؑ سے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نہ ہی میرے جنازہ پر اور نہ ہی میری قبر پر آئیں

نوٹ، ارباب انصاف، یہ واقعات روشن ثبوت ہیں اس بات کے شیخین سے جناب فاطمہ کو اتنی تکلیف پہنچی تھی کہ بی بی نے یہ بھی گوارا نہ کیا کہ وہ دونوں بی بی کے جنازہ پر آئیں میرے پیش کردہ حوالہ جات کو حق کے متلاشی اصل کتابوں سے ملائیں اگر خیانت نظر آئے تو آیت لعنت اللہ علی الکاذبین، ضرور پڑھیں۔ بصورت دیگر جن لوگوں نے خاندان نبوت پر ظلم کیا ہے، ان سے دوری اختیار کریں،

اہل سنت کی معتبر کتاب — قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ص ـــ ذکر فضائل علیؑ

اہل سنت کی معتبر کتاب — کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب ص ۲۸۳ ب

اہل سنت کی معتبر کتاب — المجموع المحیط ص ۲۱۱ باب امامت م ابو محمد الحسن بن متوبہ

اہل سنت کی معتبر کتاب — العروۃ الوثقیٰ ص ـــ م علاء الدین احمد بن محمد السمنانی

اہل سنت کی معتبر کتاب — اسماء ص ـــ م سید محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی

اہل سنت کی معتبر کتاب — روضہ ندیہ ص ـــ م محمد بن اسماعیل الامیر

اہل سنت کی معتبر کتاب — کتاب فضل بن روزبہان

اہل سنت کی معتبر کتاب — منصب امامت ص ـــ مولوی محمد اسماعیل

اہل سنت کی معتبر کتاب — تحفۃ المحبین ص ـــ م نظام الدین احمد بن علی اکبر

اہل سنت کی معتبر کتاب — شفائی تعریف حقوق المصطفیٰ ص ـــ

کفایۃ الطالب کی عبارت ملاحظہ: وقد نقل عن شعبۃ بن حجاج انہ قال قول النبیؐ لعلیؑ انتَ منّی بمنزلۃِ ھارونَ من موسیٰ وکانَ ھارون افضل امۃ موسیٰ فوجب ان یکون علیؑ افضل من کل امۃ محمدؐ صیانۃً لھذا النص الصریح۔

ترجمہ: امام اہلسنت شعبہ بن حجاج سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ فرمان نبیؐ حضرت علیؑ کے حق میں کہ تم میرے ساتھ وہی منزلت رکھتے ہو جو ہارونؑ نبی موسیٰ کے ساتھ رکھتے تھے، اس فرمان میں یہ امر بھی ہے کہ حضرت ہارون امت موسیٰ میں سب سے زیادہ فضیلت والے تھے اسی طرح واجب ہے کہ امت محمدیہ میں حضرت علیؑ سب سے زیادہ فضیلت والے ہوں اور یہ اسلئے کہ تاکہ یہ نص صریح بے معنی ہونے سے محفوظ رہ جائے۔

قرۃ العینین } در غزوہ تبوک جانشین آنحضرتؐ در مدینہ بود و دراں باب فضیلت
کی عبارت } عظمیٰ انت منی بمنزلۃ ھارونؑ من موسیٰؑ نصیب او شد

نوٹ ۱، عظمیٰ تانیث اعظم ہے اور مفید تفضیل ہے،

شفا قاضی عیاض } ملخص، باب اول اور فصل نمبر ۵ میں قاضی عیاض نے ایک
کی عبارت } طولانی عبارت لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غیر نبی کو
نبیؐ کے ساتھ تشبیہ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں نبوت کی تفضیل ہے،

نوٹ ۲، اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کو ہارونؑ
کے ساتھ تشبیہ دی ہے پس صحت تشبیہ کے لئے ضروری ہے کہ حضرت علیؑ
افضل امت محمدیہ ہوں،

کتاب المجموع } حدیث طیر حضرت علیؑ کی افضیلت پر دلالت کرتا ہے اسی
المحیط } طرح حدیث منزلت بھی جناب امیرؑ کی افضیلت پر دال ہے

العروۃ الوثقیٰ } قال ابوبکر حین بعث ابا عبیدہ بن جراح الی علیؑ
کی عبارت } لاستحضارہ یا ابا عبیدہ انت امین ھذہ الامۃ
ابعثک الی من ھو فی مرتبۃ من فقدناہ بالامس ینبغی ان تتکلم عندہ بحسن
الادب، جب ابوبکر نے ابو عبیدہ بن جراح کو حضرت علیؑ کے پاس روانہ کیا تو اس نے
کہا کہ تو امین ہے اور میں تجھ کو اس ذات گرامی کے پاس بھیج رہا ہوں جو اس ہستی کے رتبہ میں
ہے جو ہم سے کل جدا ہو گئی ہے اور ضروری ہے کہ تو اس سے ادب کے ساتھ کلام کرنا

نوٹ، بقول ابوبکر جب حضرت علیؑ نبی پاک کے مرتبہ میں ہیں تو آنجناب کی طرح
تمام لوگوں سے افضل بھی تو ہوں گے۔

نوٹ، مولیٰ علیؑ بعد النبیؐ افضل الناس ہیں اور اہلسنت کو اگر خدا رسولؐ سے
شرم نہیں ہے تو روح ابوبکر ہی سے شرم کریں

جو تمام کمالات میں انبیاءؑ سے مشابہت رکھتا ہے اسکی امامت اکمل ہے

کتاب منصب امامت کی عبارت ملاحظہ } بعض کاملین کو ایک کمال میں اور بعض کو دو میں اور بعض کو تین اور بعض کو تمام کمالات میں انبیاءؑ سے مشابہت ہوتی ہے اور جس ولی کو تمام کمالات میں انبیاءؑ سے مشابہت ہے اسکی امامت اکمل ہوگی اور اس امام اکمل میں اور انبیاءؑ میں کوئی امتیاز ظاہر نہیں ہوتا ماسوا مرتبہ نبوت کے اور اسی قسم کے امام اکمل کی شان میں نبی کریمؐ نے فرمایا ہے، کہ "لو کان بعدی نبی لکان علیاً" کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو علی بن ابی طالب نبی ہوتا،

اور یہ بھی فرمایا کہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ

نوٹ، مذکورہ بیان اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ حضرت علیؑ تمام امت محمدیہ سے اور ابوبکر و عمر و عثمان سے بھی افضل ہیں،

حضرت ہارونؑ کی طرح حضرت علیؑ بھی تمام امت محمدیہ سے افضل ہیں

بیان، اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، اس حدیث شریف میں نبی کریم نے حضرت علیؑ کے لئے ماسوائے مرتبہ نبوت کے باقی تمام منازل ہارون کو ثابت فرمایا ہے، اور ایک منزلت ہارونؑ یہ بھی تھی کہ وہ تمام امت موسیٰ سے افضل تھے اشرف تھے، ارفع تھے، اور اعلیٰ تھے، جناب موسیٰؑ کے بعد درجہ حضرت ہارونؑ کا تھا درمیاں میں کوئی بکر، عمر و عثمان نہیں ہے اسی طرح ہمارے نبی محمد مصطفےٰؐ کے بعد درجہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ کا ہے اور نبی کریمؐ اور حضرت علیؑ کے درمیان کسی بکر، عمر کو لانا اسلام کے خلاف ایک سازش ہے،

سنی علماء کا اقرار کہ حدیث منزلت کو ابوبکر و عمر کی شان میں فٹ کرنا بالکل جھوٹ ک

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب علل متناہیہ فی احادیث الواہیہ ص م ابن جوزی
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ترجمہ قزعۃ بن سوید
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص ذکر قزعہ بن سوید
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ، ص م ابن حجر عسقل

علل متناہیہ کی عبارت ملاحظہ | قزعہ بن سوید عن ابی ملیکہ عن ابن عباس النبیؐ قال ابوبکر و عمر منی بمنزلۃ ھارون من

قال المؤلف ھذا حدیث لا یصح والمتہم بہ الشاعر قال ابوحاتم

ترجمہ، قزعہ نے ابی ملیکہ سے روایت کی ہے اس نے ابن عباس سے کہ نبی نے فرمایا ہے کہ ابوبکر و عمر کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ موسیٰؑ سے حاصل تھی اور مؤلف کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور متہ اس میں شاعر علی بن حسن ہے اور بقول ابوحاتم قزعہ بھی ضعیف ہے

میزان الاعتدال) قزعہ بن سوید..... ولہ حدیث منکر عن ابن کی عبارت | لوکنت متخذاً خلیلاً لا تخذت ابابکر خلیلاً وعمر منی بمنزلۃ ھارون،،، ترجمہ، قزعہ بن سوید اس نے ابن عباس سے حد منکر نقل کیا ہے، کہ نبی پاکؐ نے فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا اور عمر کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی،

نوٹ، ابوبکر اور عمر کی مصنوعی فضیلت کو سنی علماء کا سفید جھوٹ قرار یہ ہمارے مولا علیؑ کی خاص کرامت ہے، کہ حضرت علیؑ کے صحیح فضائل کے میں جتنے فضائل شیخین کے گھڑے گئے ہیں انکو خود ہی سنی علماء نے غلط قر

حدیثِ منزلت مولیٰ علیؑ کی خلافتِ بلافصل کا روشن ثبوت

ہے اور خلافت بلحہ ببہ کے بطلان کا بھی روشن ثبوت ہے

اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ، ترجمہ ، کیا آپ راضی نہیں ہیں ؟ کہ آپ کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ،

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو منزلت بھی حضرت ہارون کو جناب موسیٰ سے حاصل تھی وہ ہی منزلت حضرت علیؑ کو نبی کریمؐ سے حاصل ہے البتہ جو منزلت عقلاً مستثنیٰ ہے اور اس کا حصول محال ہے جس طرح کہ برادر نسبی ہونا یا اس منزلت کا نبی کریمؐ نے استثناء فرمایا ہے جس طرح کہ نبوت اک قسم کی منازل ثابت نہ ہوگی اور انکے علاوہ وہ تمام منازل جو حضرت ہارون کو حاصل تھیں وہ ہمارے مولا علیؑ کو بھی حاصل ہونگی ،

جناب ہارون کی چند منازل کا ذکر من باب المثال

۱۔ جناب ہارونؑ امت موسیٰ میں سب سے زیادہ علم والے تھے

۲۔ جناب ہارون امت موسیٰ میں سب سے زیادہ فضیلت والے تھے ،

۳۔ جناب ہارون حضرت موسیٰ کی طرح ہر گناہ سے پاک تھے معصوم تھے

۴۔ جناب ہارون حضرت موسیٰ کے وزیر تھے ،

۵۔ جناب ہارون حضرت موسیٰ کے خلیفہ تھے اور وصی تھے

۶۔ جناب ہارون کی حضرت موسیٰ کی طرح اطاعت فرض تھی ،

۷۔ جناب ہارون کو حضرت موسیٰ نے اپنی تمام امت سے چن لیا
۸۔ جناب ہارون کو امت موسیٰ نے اتنا کمزور سمجھا کہ قریب تھا کہ انکو قتل
۹۔ جناب ہارون حضرت موسیٰ کو سب سے زیادہ پیارے تھے
۱۰۔ جناب ہارون اگر زندہ رہتے تو وہ جناب موسیٰؑ کے خلیفہ بلا فصل

حضرت علیؑ کی چند منازل کا ذکر من باب المثال

حدیثِ منزلت اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ مذکورہ منازل حضرت علیؑ کو بھی حا
۱۔ حضرت علیؑ امت نبیؐ میں سب سے زیادہ علم والے تھے،
۲۔ حضرت علیؑ امت نبیؐ میں سب سے زیادہ فضیلت والے تھے،
۳۔ حضرت علیؑ امت نبی میں نبیؐ پاک کی طرح ہر گناہ سے پاک تھے
۴۔ حضرت علیؑ نبی پاکؐ کے وزیر تھے،
۵۔ حضرت علیؑ نبی پاکؐ کے خلیفہ اور وصی تھے،
۶۔ حضرت علیؑ کی نبیؐ پاک کی طرح اطاعت فرض تھی،
۷۔ حضرت علیؑ کو نبی پاکؐ نے اپنی تمام امت سے چن لیا تھا،
۸۔ حضرت علیؑ کو بھی امت نبی نے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ انکو قتل کر دیتے
۹۔ حضرت علی نبی پاکؐ کو تمام امت میں سے زیادہ پیارے تھے،
۱۰۔ حضرت علیؑ نبیؐ کی وفات کے بعد زندہ رہے اور انکے خلیفہ بلا فصل ت

دعوت فکر جناب ہارونؑ کے لیئے حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں وزا
اہل اسلام کو ا اور خلافت ثابت ہے، اور اگر جناب ہارون حضرت موسیٰ
کے بعد زندہ رہتے تو جناب ہارونؑ حضرت موسیٰ کے وزیر اور خلیفہ
بلا فصل تھے، پس اسی طرح چونکہ حضرت علیؑ مثل ہارون ہیں، وہ ہمار
نبی پاک کے خلیفہ بلا فصل ہیں،

مناظر اہلسنت شاہ عبدالعزیز کا اقرار کہ حدیث منزلت

حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کا روشن ثبوت ہے ،

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۱۰ باب ۷ ذکر حدیث منزلت

اصل این حدیث ہم دلیل اہلسنت است در اثبات فضیلت حضرت امیرؑ در صحت امامت ایشان در وقت خود زیرا کہ ازین حدیث مستفاد می شود استحقاق آنجناب برائے امامت ،

ترجمہ ، سنی مناظر لکھتا ہے کہ یہ حدیث منزلت بھی در اصل اہلسنت کی دلیل ہے کہ جسے وہ حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی صحت امامت در وقت خود اور فضیلت آنجناب کو اثبات کرتے ہیں کیونکہ اسی حدیث منزلت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ امامت کا استحقاق رکھتے ہیں

سنی مناظر کا یہ اقرار ہمارے مولیٰ علیؑ کی کرامت ہے

بیان ، سنی مناظر کو رب تعالیٰ نے مجبور کر دیا اور اسے علی کی خلافت کا ثبوت حدیث رسول اللہ سے لکھوا دیا اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ بقول سنی مناظر کے جب حضرت علیؑ کی امامت حدیث منزلت سے ثابت ہے تو پھر حضرت علیؑ کی خلافت اور امامت منصوص ہو گئی ، اور فرمان نبیؐ کے سامنے صحابہ کے اجماع اور شوریٰ کا کوئی وقعت نہیں ہے ، پس حضرت علیؑ کی خلافت چونکہ فرمان رسول اللہ سے ثابت ہے اور منصوص ہے اس لئے یہ خلافت صحیح اور بلا فصل ہے اور اس کے بلا فصل ہونے کی وجہ سے خلافت بکریہ و عمریہ و عثمانیہ باطل ہو گئی ،

یک نہ شد دو شد دوسرے سنی مناظر کا اقرار کہ حضرت علیؑ کی امامت

کا روشن ثبوت حدیث اَنتَ مِنّی بِمَنزِلَۃِ ھَارُونَ مِن مُوسٰی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب الایضاح ص۔۔۔م فاضل رشید منقول از عبقات ۱۱۷ حدیث منزلت

اقول ایں حدیث نزد اہل سنت از احادیث فضائل باہرہ حضرت امیر المومنینؑ

بلکہ دلیل صحت خلافت آں امام دین است

ترجمہ، حدیث منزلت اہلسنت کے نزدیک ان احادیث سے ہے جو امیر المومنینؑ

کے فضائل باہرہ سے ہیں بلکہ یہ حدیث اس امام دین کی صحت خلافت کی دلیل ہے

حضرت علیؑ کی خلافت وامامت پر نبیؐ پاک نے نص فرمائی ہے

بیانہ حضرت علیؑ کی صحت خلافت کی دلیل اگر حدیث منزلت ہے بقول سنی مناظر کے تو حضرت علیؑ کی خلافت منصوص ہے، اور کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ ص۱۸۰ باب ۷ میں سنی مناظر تسلیم کرتا ہے کہ خلفاء ثلثہ نزد اہل سنت نہ معصوم اند و نہ منصوص کہ ابوبکر و عمر عثمان یہ تینوں خلفاء نہ ہی نیک پاک تھے اور نہ ہی نبیؐ پاک نے انکو خلافت کے لئے معین فرمایا تھا، پس بقول حکماء خذ ما صفا ودع ما کدر، کہ صاف ستھری اور متعین چیز کو لے لیں اور گندی میل کچیل سے بھری ہوئی اور مشکوک چیز کو چھوڑ دیں، چونکہ حضرت علیؑ کی خلافت حدیث منزلت فرمان نبی سے ثابت ہے پس یہ تو ہو گئی صاف یقینی اور منصوص اور جب منصوص خلافت موجود ہے تو اس کے ہوتے ہوئے خلافت بکریہ وعمریہ وعثمانیہ باطل ہیں، خلاصہ، حضرت علیؑ کی خلافت چونکہ منصوص ہے اس لئے بلا فصل ہے،

بقول سنی مناظر شاہ عبد العزیز کے کہ جو عالم حدیث منزلت کو حضرت علیؑ کی خلافت کبریٰ کی دلیل تسلیم نہ کرے وہ ناصبی ہے

کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۱۰ ذکر حدیث منزلت میں لکھا ہے

کہ ہر چند نواصب خذلہم اللہ در تمسک اہل سنت ہم قدح کردہ اند و گفتہ اند آخر تک

ترجمہ، نواصب کو خدا رسوا کرے کہ حدیث منزلت کے تمسک اہلسنت کو وہ غلط قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیث منزلت سے جو خلافت ثابت ہے وہ خلافت کبریٰ جو محل نزاع ہے وہ نہیں ہے،

چند نواصب کی فہرست جو حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ سے حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل خلافت کبریٰ کے ثبوت کا انکار کرتے ہیں

۱. شہاب الدین فضل اللہ بن حسین التورشتی شرح مصابیح میں انکاری ہے

۲. نور الدین علی بن سلطان المعروف القاری مرقات شرح مشکوٰۃ میں انکاری ہے

۳. ابو الشکور محمد بن عبد السعید الحنفی تمہید فی بیان التوحید میں انکاری ہے،

۴. شمس الدین محمد بن مظہر خلخالی شرح مصابیح میں انکاری ہے،

۵. مظہر الدین حسین بن محمود الزاہدی مفاتیح شرح مصابیح میں انکاری ہے،

۶. ابو ذکریا یحییٰ بن شرف النووی شرح صحیح مسلم میں انکاری ہے،

۷. شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی شرح بخاری میں انکاری ہے،

۸. ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی فتح الباری میں انکاری ہے،

۹ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی ارشاد الساری میں انکاری ہے

۱۰ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری ریاض النضرہ میں انکاری ہے

۱۱ قاضی حلب علی بن برہان الدین حلبی انسان العیون میں انکاری ہے

۱۲ عبدالوہاب قنوجی معروف بمنعم خان بحر المذاہب میں انکاری ہے

۱۳ عبدالرحمن بن ابوبکر جلال الدین سیوطی توشیح میں انکاری ہے

۱۴ شمس الدین محمد بن احمد علقمی کوکب منیر میں انکاری ہے

۱۵ علی بن احمد عزیزی سراج منیر میں انکاری ہے

۱۶ احمد بن زینی بن دحلان سیرت نبویہ میں انکاری ہے،

۱۷ فخر الدین رازی نہایت العقول میں انکاری ہے،

۱۸ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں ۱۹ اور قوشجی شرح تجرید میں انکاری ہے

۲۰ ابن حجر مکی اپنی صواعق میں ۲۱ اور نصر اللہ کابلی اپنی صواعق میں انکاری ہے

۲۲ سناء اللہ سیف مسلول میں ۲۳ اور شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں انکاری ہے

۲۴ حسام الدین سہارنپوری مرافض میں ۲۵ اور عبدالحق شرح مشکوٰۃ میں انکاری ہے

۲۶ تقی الدین احمد بن عبدالحلیم المعروف بابن تیمیہ منہاج السنۃ میں انکاری ہے

۲۷ یوسف اعور واسطی اپنے رسالہ میں انکاری ہے،

سنی مناظر کا فیصلہ کہ نواصب مثل کتے اور خنزیر کے ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲

اہل سنت نواصب را بدترین کلمہ گویان و ہمسر کلاب خنازیر میدانند۔

نواصب کو اہل سنت بدترین کلمہ گو اور کتے اور خنزیر کی مثل جانتے ہیں۔ نوٹ: مذکورہ ۲۷ عدد سنی علماء کو محدث دہلوی نے ناصبی قرار دیا ہے کیونکہ وہ حدیث منزلت کو

مولی علی کی خلافت کبری کے لئے بطور ثبوت تسلیم نہیں کرتے اور جو اس طرح ہوں وہ ناصبی ہیں، پس مذکورہ ۲۷ علماء اہل سنت ناصبی ہیں اور ناصبی بقول سنی مناظر کے مثل کتے اور خنزیر کے ہیں، لہٰذا مذکورہ ۲۷ ملاں بھی سنی مناظر کے بیان کے مطابق مثل کتا اور خنزیر ہیں، اور گوشت خر و دندان سگ اللھم اشغلھم بھم، اور ہمارے مولا علیؑ کی یہ بھی ایک کرامت ہے کہ جو ملاں ان کی خلافت بلا فصل کو نہیں مانتے خدا انکو انکے پیر بھائیوں کے ہاتھوں ذلیل کرواتا ہے، اس سے بڑی اور ذلت کیا ہے کہ انکو کتے اور خنزیر کی مثل لکھا جاتا ہے

وہ علماء جو امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو نبی کریمؐ کا خلیفہ بلا فصل نہیں مانتے انکو عالم کہنا علم کی توہین ہے،

ارباب انصاف ہم نے نہایت دیانت داری سے تحقیق کی ہے کہ ناصبی ملاں میں چار چیزیں ضرور ہونگی نمبر۱ شرابی ہوگا، نمبر۲ زانی ہوگا، نمبر۳ لواطہ میں فاعل اور مفعول ہوگا، نمبر۴ اور حضرت علیؑ اور آل علیؑ اور شیعان علیؑ کے خلاف اگر برملا بھونکتا ہے تو حرامی، ولد الزنا بھی ہوگا،

ہمارا یہ بیان اگرچہ سخت ہے مگر جن مسلمانوں نے اکتوبر ۱۹۹۱ء میں پاکستانی اخبارات کو غور سے پڑھا ہے اور ناصبی ملاں سمیع الحق اکھوڑہ خٹک کی بدکرداری کی رپورٹ کو بھی غور سے پڑھا ہے وہ ہماری گواہی دیں گے کہ دشمنان علیؑ میں سے کوئی بھی حلال نہیں ہے اور یہ ملاں جو شیعان علیؑ کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں، تم انکی موٹی گردن بڑھی ہوئی توند اور لمبی داڑھی کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں اور ان کے منحوس چہروں کو دیکھ کر لاحول پڑھیں،

خاندان نبوت کو خلافت بلافصل سے محروم کرنے کی خا

شاہ عبدالعزیز سنی کی نواصب سے ملکر ایک پرفریب کارروائی

اعتراض :- بقول شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ کے ناصبی یہ کہتے ہیں کہ جنگ تبوک کی خاطر جاتے وقت نبی پاک نے حضرت علیؑ کو صرف اپنے اہل و عیال پر خلیفہ بنایا تھا اور اہل تاریخ کا اجماع کہ پورے مدینہ پر محمد بن مسلمہ کو حاکم اور خلیفہ بنایا، اگر حضرت علیؑ کو مدینہ بھر حاکم اور خلیفہ بنایا ہوتا تو ابن مسلمہ کو حاکم بنانے کا کوئی مطلب نہ تھا،

ارباب انصاف اب ہم اس اعتراض کی چیر پھاڑ کر کے وکلاء خلافت بکریہ وعمریہ وعثمانیہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

جنگ تبوک کے موقع پر مدینہ کے تمام امور میں خلیفہ حضرت علیؑ تھے

اور ابن مسلمہ وغیرہ کی خلافت پر دعوی اجماع وکلاء ثلیثت کا ننانا جھوٹ

---

۱ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۲۴/۴ ترجمہ علیؑ

۲ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص ــ لابن مغازلی

۳ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۲۹ شبہ بارہ ۱۲ ذکر خلافت ابوبکر

۴ اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ ص ۸۴۳/۲ ج ذکر غزوہ تبوک

۵ اہل سنت کی معتبر کتاب انسان العیون ص ۱۰۲/۳ م قاضی حلب ذکر غزوہ تبوک

۶ اہل سنت کی معتبر کتاب سبیل الھدی والارشاد ص م محمد بن یوسف شامی

۷ اہل سنت کی معتبر کتاب الاکتفاء فی فضل اربعۃ الخلفاء ص ــ ابراہیم یمنی

۸ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص۳۳۶ ج۱۱ ملا علی قاری حنفی
۹ اہل سنت کی معتبر کتاب مفتاح النجاۃ ص مرزا معتمد خان
۱۰ اہل سنت کی معتبر کتاب فصل الخطاب ص خواجہ محمد پارسا
۱۱ اہل سنت کی معتبر کتاب قسطلانی شرح بخاری ص حدیث منزلت
۱۲ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص۱۳۵ ج۲ م دریار بکری
۱۳ اہل سنت کی معتبر کتاب قرۃ العینین ص شاہ ولی اللہ
۱۴ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص۲۷۸ ج۲

سبل الرشاد کی عبارت | باب ۲۹ ص۴۹۶ رواہ عبد الرزاق فی المصنف بسند صحیح عن سعد بن وقاص و لفظہ ان رسول اللہ لما خرج الی تبوک استخلف علی المدینۃ علی ابن ابی طالب

ترجمہ، امام اہلسنت عبد الرزاق نے بسند صحیح اپنی کتاب میں سعد بن وقاص سے روایت کی ہے کہ نبی کریم جب جنگ تبوک کے لئے جانے لگے تو علیؑ ابن ابی طالب کو مدینہ منورہ میں خلیفہ مقرر فرما کر گئے تھے،

نوٹ، اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ محدث دہلوی کا دعویٰ سفید جھوٹ ہے

الاستیعاب کی عبارت | سراج نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ جب سے نبی کریمؐ مدینہ میں تشریف لائے اور جس جس جنگ میں حضورؐ خود تشریف لے گئے اس جنگ میں حضرت علیؑ بھی ساتھ تشریف لے گئے،
الا تبوک فانہ خلفہ رسول اللہ علی المدینۃ و علی عیالہ وقال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ،
سوائے جنگ تبوک کے اس جنگ کے موقع پر نبی کریمؐ مدینہ میں انکو اپنا خلیفہ بنا کر گئے تھے اور انکی شان میں حدیث منزلت فرمائی۔

تیرہ عدد کتب میں علماء اہلسنت کا مدینہ پر علیؑ کی خلافت کا اقرار، محدث دہلوی کے دعوئ اجماع کو صاف جھٹلا رہا ہے

ارباب انصاف سنی مناظر شاہ عبدالعزیز نے جنگ تبوک کے موقع پر مدینہ منورہ میں محمد بن مسلمہ کی خلافت پر دعوئ اجماع کیا ہے، اور تیرہ عدد کتب اہلسنت گواہ ہیں کہ اس وقت نبی پاکؐ نے مدینہ میں حضرت علیؑ کو خلیفہ بنایا تھا، پس شاہ صاحب دعوئ اجماع میں جھوٹے ثابت ہو گئے، اور کیوں نہ ہوتے یہ اس کی بلا اجرت وکالت کرتے ہیں جسکو امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ صحیح مسلم گواہ ہے کہ کاذباً آثماً، غادراً، خائناً سمجھے تھے، جیسے پیر ویسے مرید۔

، نبی پاکؐ کا فرمان کہ مدینہ کے حالات میرے اور علیؑ کے بغیر درست نہیں رہ سکتے

اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۲۳ حدیث ۱۳۹ م ان مغازلی قال النبیؐ، آخر تک نبی پاک نے جنگ تبوک کے لئے جاتے وقت حضرت علیؑ سے فرمایا کہ آپؑ مدینہ میں رہیں حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ اور تو کسی جنگ میں آپ مجھے نہیں چھوڑ گئے، فقال النبیؐ لعلی ان المدینہ لا تصلح الا بی او بک وانت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰؑ،

ترجمہ، نبی پاکؐ نے اس وقت حضرت علیؑ سے فرمایا کہ مدینہ کے حالات تمہارے اور میرے بغیر ٹھیک نہیں رہ سکتے،

نوٹ، ارباب انصاف اس مضمون کی اور بھی روایات ہیں جو اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ مدینہ میں تمام امور حضرت علیؑ کی نگرانی میں تھے،

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ کی حدیث منزلت کے بیان میں ایک مکاری

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۱۰ باب ۷ میں۔
شاہ صاحب نے پہلے اس حدیث سے شیعوں کی دلیل کا ذکر کیا ہے پھر نواصب کی اس حدیث پہ جرح کا ذکر کیا ہے، پھر لکھا ہے، کہ اہلسنت نے نواصب کو اس حدیث پر انکے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے، ہم شیعہ کہتے ہیں کہ یہ مسند شاہ صاحب کا یہ دعویٰ کہ اپنی کتابوں میں اہلسنت نے نواصب کو جوابات دیئے ہیں یہ سفید جھوٹ ہے، ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی سنی ملاں کوئی کتاب پیش کرے جس میں اس حدیث پر نواصب کے اعتراضات کا دندان شکن جواب موجود ہو ہم نے نہایت دیانت داری سے تحقیق کی ہے حدیث منزلت پر جو اعتراضات نواصب نے کئے ہیں وہی اعتراضات حرف بحرف اہل سنت نے کئے ہیں، حضرت علیؑ کو خلیفہ بلا فصل تسلیم نہ کرنے میں نواصب اور اہل سنت ایک ہیں، متحد ہیں، نیز تثلیث کی پوجا پاٹ میں اور دشمن اسلام معاویہ کی عقیدت میں بھی یہ لوگ ایک ہیں

شاہ صاحب کی دوسری مکاری

حدیث منزلت سے جناب امیرؑ کی خلافت پر دلیل ذکر کر کے محدث دہلوی غنر در میں آکر کہتے ہیں کہ اس دلیل کو ہم نے تنقیح اور ترتیب دیا ہے ورنہ شیعہ کتابوں میں انکے سخن پراگندہ ہیں، اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ حدیث منزلت سے ہماری دلیل کو محدث دہلوی نے توڑ موڑ کر ذکر کیا ہے اور مزید تحقیق اور تصدیق کے لئے ہم علماء اہلسنت کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے مذہب کی کتاب الشافی مولفہ السید مرتضیٰ علم الہدیٰ کو ملاحظہ فرمادیں

وہ تمام منازل جو ہارون کو حاصل تھیں حضرت علیؑ کو بھی حاصل تھیں

بیانہ، امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خلافت بلا فصل کا ثبوت حدیث منزلت ہے اور دلیل اس طرح مرتب کی جاتی ہے کہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارونؑ من موسیٰؑ، کہ نبی پاکؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہیں میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ھارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، ہم شیعہ کہتے ہیں اس حدیث شریف میں لفظ منزلت جو کہ مضاف ہے لفظ ہارونؑ کی طرف اس میں عموم پایا جاتا ہے اور معنی یہ ہے کہ ہر قسم کی منزلت جو ہارونؑ کو حاصل تھی وہ منزلت حضرت علیؑ کو بھی حاصل تھی۔ اور منازل ہارونؑ میں ایک یہ بھی ہے کہ اگر حضرت ہارون کی موت واقع نہ ہوتی اور وہ جناب موسیٰؑ کے بعد زندہ رہتے تو حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے خلیفہ بلا فصل تھے، گویا موت مانع بنی ہے اور کوئی مانع نہ تھا اور چونکہ منزلت میں عموم پایا جاتا ہے پس حضرت علیؑ بھی مثل ہارون ہمارے نبی کریمؐ کے خلیفہ بلا فصل تھے اور ادھر مانع بھی کوئی نہیں ہے

وکیل خلافت بکر کے پیٹ میں سخت مروڑ

خاندان نبوت کو نبی کریمؐ کی خلافت بلا فصل سے محروم کرنے کی خاطر تثلیث کے بلا اجرت وکیل شاہ عبد العزیز نے اپنے دین و ایمان کی بازی لگا دی ہے، وکیل خلافت بکر نے حدیث منزلت پر ایک یہ اعتراض بھی کیا ہے ا

کہ لفظ منزلت اسم جنس ہے اور مضاف ہے علم کی طرف اور یہ ان
الفاظ سے نہیں ہے جو مفید عموم ہوں اور جب تک لفظ منزلت مفید
عموم نہ ہو یہ حدیث خلافت بلا فصل کی دلیل نہیں بن سکتی، میرے محترم قارئین
اس اعتراض کی اب ہم اس طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ تثلیث کے میڈیکل کالج
کا کوئی سرجن اس کی مرمت نہ کر سکے؛

کلام میں صحت استثناء مفید عموم ہے،

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب منہاج الوصول الی علم الاصول ص۔
مصنف ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر البیضاوی الشافی ابوبکری عمری
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح منہاج الاصول ص۔ مولف برہان الدین
عبید اللہ بن محمد الفرغانی العبری ۔
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح منہاج الوصول ص۔ مولف کمال الدین
محمد بن محمد الامام با الکاملیہ،
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح جمع الجوامع ص ۲۱۳ تصنیف تاج الدین
عبد الوھاب سبکی شارح جلال الدین محمد بن احمد المحلی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسلم الثبوت ۔ م محب اللہ بہاری ص
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مسلم ۔ م ملا نظام الدین ص
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ۔ م شاہ عبد العزیز

منہاج الوصول کی عبارت) ومعیار العموم جواز الاستثناء فانه یخرج ما یجب اندراجه لولاه والا لجاز من الجمع المنکر، ترجمہ
کسی کلام میں معنی عام پیدا ہونے کا معیار یہ ہے کہ اس میں استثناء لانا
جائز ہو کیونکہ جس فرد کا حکم عام میں داخل ہونا ضروری ہو استثناء

اس کو خارج کرنا ہے

شرح منہاج } علامہ کمال الدین فرماتے ہیں، معیار العموم جواز الاس[تثناء]
کی عبارت } ای یعرف العموم بہ فانہ ای الاستثناء یخر[ج]
ما یجب اندراجہ، ترجمہ، کلام میں معیارِ عموم جواز استثناء ہے مطلب
یہ ہے کہ عموم استثناء کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے،

شرح جمع الجوامع } علامہ جلال الدین المحلی فرماتے ہیں، ومعیار العمو[م]
کی عبارت ملاحظہ ہو } الاستثناء فکل ما صح الاستثناء منہ مما لا [حصر]
فیہ فھو عام، ترجمہ، کلام میں معیارِ عمومِ استثناء ہے، پس ہر وہ
کلام جس میں استثناء صحیح ہو وہ عام ہے،

مسلّم الثبوت } ملا محب اللہ بہاری فرماتے ہیں، لنا جواز الاس[تثناء]
کی عبارت } وھو معیار العموم، ہماری دلیل اس کلام میں عموم
کی جواز استثناء ہے، کیونکہ استثناء معیار عموم ہے،

شرح مُسلّم الثبوت } علامہ نظام الدین فرماتے ہیں کہ، ان میعول ہیں سے
کی عبارت ملاحظہ ہو } استثناء کا جائز ہونا ہمارے لیے ان کے عموم کی
دلیل ہے مطلب یہ ہے کہ مستثنیٰ منہ کے عام ہونے کا معیار یہ ہے
کہ اس سے استثناء صحیح ہو،

تحفہ اثنا عشریہ } وصحت استثناء و قت دلیل عموم شود کہ
کی عبارت } استثناء متصل شود،
شاہ عبد العزیز کہ جس کے پیچھے محدث دہلوی کی دم لگی ہے فرماتے ہیں
کہ کلام میں صحتِ استثناء متصل اس کلام کے عموم کی دلیل ہے،

علماء اسلام کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوتِ فکر دیتے ہیں

ارباب انصاف حدیث شریف اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی، میں الا انه لا نبی بعدی استثناء ہے اور اس کا مستثنیٰ منہ منزلت کے علاوہ اور کوئی لفظ اس حدیث میں بن ہی نہیں سکتا اور لفظ منزلت بھی اس کا مستثنیٰ منہ اس وقت بن سکتا ہے جبکہ اس میں عموم پایا جاتا ہو،

خلاصۃ الکلام، حدیث شریف نبی کریم کا کلام ہے، معاذاللہ فضول کلام نہیں ہے، اور اس میں استثناء موجود ہے اور صحت استثناء دلیل عموم ہے اور اس قانون کو تمام علماء اہل سنت نے صحیح تسلیم کیا ہے، گذشتہ حوالہ جات اس امر کا روشن ثبوت ہیں، پس ہم شیعوں کا دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا کہ اس حدیثِ شریف میں صحتِ استثناء دلیل عموم ہے اور منزلت سے مراد ہر منزلت ہے، اور جب تمام منازل ہارونی مراد ہیں تو ایک منزلت ہارون کی یہ بھی ہے کہ وہ جناب موسیٰ کے خلیفہ بلا فصل ہیں اور جب ہمارے نبی نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب کو تمام منازل ہارونی حاصل ہیں تو حضرت علیؑ بھی ہمارے نبی کے خلیفہ بلا فصل ہیں، اور افسوس ہے کہ سنی مناظر نے بڑی بے ایمانی سے حدیثِ شریف میں استثناء کے ہوتے ہوئے عموم کی نفی کی ہے اور اپنے پیر بھائیوں کو بھی جھٹلایا ہے، مگر اس قسم کے مکر و فریب اور جھوٹ بولنے سے خلافت تثلیث کی ہلتی ہوئی چولوں کو پچر نہیں لگ سکتی، سنی علماء کو شرم کرنی چاہیے جھوٹ بولنے سے خلافت بکریہ کو سہارا نہیں مل سکتا،

سنی مناظر شاہ عبد العزیز کو جھوٹا ثابت کرنے کا ایک اور ثبوت

سنی علماء کا فیصلہ کہ اسم جنس جو مضاف ہو وہ مفید عموم ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب، شرح مختصر الاصول الابن حاجب
شارح علامہ عضد الدین عبد الرحمن بن احمد الایجی عثمانی بکری
اہل سنت کی معتبر کتاب شرح منہاج الوصول ص علامہ عبری
اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مختصر تلخیص المفتاح ص تفتازانی
اہل سنت کی معتبر کتاب حاشیہ بر شرح مختصر تفتازانی لفاضل نظام الدین عثمانی
اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مطول تلخیص ص تعریف بلاغہ
اہل سنت کی معتبر کتاب حاشیہ بر مطول فاضل چلپی
اہل سنت کی معتبر کتاب الیضاح شرح مفصل
تصنیف شیخ جمال الدین ابی عمرو عثمان بن عمر المعروف بابن الحاجب المالکی النحوی

شرح مختصر الاصول کی عبارت | ثم الصیغۃ الموضوعۃ لہ ای للعموم عند المحققین هی هذه — ومنها الجموع المعرفۃ تعریف جنس لا عہد والجموع المضافۃ نحو العلماء وعلماء بغداد ومنها اسم الجنس ای معرفا تعریف جنس او مضافا، ترجمہ، علامہ عضد الدین فرماتے ہیں معنی عام دینے کے لئے جو صیغہ وضع ہے اسکی اقسام ہیں ا جمع معرف مفید عموم ہے، جیسے العلماء ۲ جمع مضاف مفید عموم ہے جیسے علماء بغداد ۳ اسم جنس معرف باللام، یہ اسم جنس مضاف مفید عموم

نوٹ) یہ عبارت سنی مناظر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے بڑا ثبوت

شرح منہاج الوصول کی عبارت | وكذا اسم الجنس يكون عاماً اذا كان محلى بالالف واللام نحو قوله تعالى يا ايها الناس اعبدوا او مضافا نحو قوله تعالى يخالفون عن امره،

ترجمہ، اسم جنس جو معرف باللام ہو وہ مفید عموم ہے اسی طرح اسم جنس جو مضاف ہو وہ بھی مفید عموم ہے

حاشیہ عثمانی خطائی کی عبارت | لان اضافة المصدر انما تفيد العموم لان اسم الجنس المضاف من ادوات العموم

ترجمہ، جس جگہ تعریف بلاغۃ ہے وہاں شارح کی ایک عبارت ہے على ما يفيده اضافة المصدر اس عبارت پر فاضل نظام الدین عثمانی خطائی نے حاشیہ دیا ہے کہ مصدر کا مضاف کرنا مفید عموم کیونکہ اسم جنس مضاف ادوات عموم میں سے ہے

ایضاح شرح مفصل کی عبارت | اسماء الاجناس التى لا واحد لها وجموع الاجناس التى لها واحد فانها اذا اضيفت ايضا عمت الا ترى انك اذا قلت ماء البحار حكمه كذا عم جميع مياه البحار وكذالك اذا قلت علم زيد حكمه كذا عم جميع علم زيد

ترجمہ، اسماء اجناس جسکا واحد نہیں ہے یا اسماء اجناس جمع ہیں اور ان کا مفرد بھی ہے جب انکو مضاف کیا جائے تو یہ عموم کا فائدہ دیتے ہیں مثلاً ماء البحار کا حکم یہ ہے تو اس میں عموم ہے جو سمندروں کے تمام پانیوں کو شامل ہے اسی طرح جب کہا جائے کہ علم زید کہ زید کے علم کا یہ حکم ہے تو زید کے تمام علم کو یہ حکم شامل ہوگا

اہل سنت علماء کو دیانت اور انصاف کے رو سے دعوت فکر

ارباب انصاف سات عدد کتب اہلسنت کی عبارت پیش کی ہیں کہ علماء اس
کا یہ متفق علیہ فیصلہ ہے کہ اسم جنس جو مضاف ہو وہ مفید عموم ہے، اور اس
کے بعد گزارش ہے کہ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم علماء اس
کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اہل سنت کا مناظر شاہ عبدالعزیز دہلوی اتنا بڑا جھو
ہے کہ جس نے شرم حیاء کے تمام بارڈر توڑ دیئے ہیں - اور نہایت مکا
اور فریب کاری سے اور بڑی بے شرمی و بے حیائی سے یہ اپنے تحفہ
باب ۷ میں لکھا ہے کہ تمام علماء علم اصول کے نزدیک اسم جنس جو مضا
ہو علم کی طرف وہ الفاظ عموم سے نہیں ہے۔ الاحول ولاقوۃ الا باللہ
لعنۃ اللہ علی الکذبین ، ہم نے جس اہل سنت علماء کی عبارت پیش کی
کہ اسم جنس مضاف مفید عموم ہے وہ عبارت اس محدث دہلوی خبیث
کے منہ پر ایک جوتا ہے،

خلاصۃ الکلام، منزلت اسم جنس ہے اور مضاف ہے ہارون کی
طرف جس طرح علم مضاف ہونا زید کی طرف اور ایضاح شرح
کی عبارت گواہ ہے کہ اس اضافت میں عموم ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ تمام
ہارونی حضرت علیؑ کے لئے ثابت ہیں اور ایک منزلت ہارونی یہ بھی ہے کہ وہ حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ بلا
اسی طرح ہمارے مولا علیؑ ہمارے نبی کریم کے خلیفہ بلا فصل ہیں اور ج
جس نے بھی حضرت علیؑ کے مقابلہ میں خلافت کا دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا

دشمنان علیؑ کی خلافت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

سنی علماء کا اپنا فیصلہ کہ جو مفرد مضاف ہو معرفہ کی طرف وہ مفید عموم ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح جمع الجوامع م عبد الوہاب سبکی شارح جلال الدین محمد بن احمد المحلی

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت م مولوی عبد العلی

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کلیات ص م ابو البقاء الحسینی الکفوی الحنفی

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الاشباہ والنظائر ص م زین الدین بن نجیم المصری الحنفی

جمع الجوامع کی عبارت } والمفرد المضاف الی معرفۃ للعموم علی الصحیح کما قالہ المصنف فی شرح المختصر یعنی مالم یتحقق عہد نحو فیحذر الذین یخالفون عن امرہ ای کل امر اللہ وخص منہ امر المندوب

ترجمہ، جو مفرد معرفہ کی طرف مضاف ہو وہ مفید عموم ہے قول صحیح کی بنا پر جیسا کہ خود مصنف نے شرح مختصر میں فرمایا ہے، البتہ یہ عموم تب مراد ہوگا کہ جب عہد کا قرینہ نہ ہو، مثال جو لوگ امر خدا کی مخالفت کرتے ہیں انکو خدا کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے، عن امرہ میں لفظ امر مفرد ہے اور مضاف ہے ضمیر کی طرف جو راجع ہے اللہ کی طرف امر سے مراد ہر امر ہے اور اسی چیز کا نام ہے عموم،

اور پھر یہ قانون عام تخصیص کیا گیا ہے امر مندوب کے ساتھ کیونکہ امر مندوب کی مخالفت حرام نہیں ہے،

شرح مسلم الثبوت کی عبارت قد تقدم فی المبادی اللغویہ ان المفرد المضاف ایضاً من صیغ العموم کیف ویصح الاستثناء عنہ وھو معیار العموم، ترجمہ، مبادی لغویہ میں یہ ذکر گزر چکا ہے کہ جو لفظ مفرد ہو اور مضاف ہو وہ بھی عموم کے صیغوں میں سے ہے کیونکہ اس سے بھی استثناء صحیح ہے اور یہ صحت استثناء دلیل اور معیار عموم ہے،

کتاب کلیات کی عبارت والمفرد المضاف الی معرفۃ للعموم صرحوا بہ فی الاستدلال علی ان الامر للوجوب فی قولہ تعالیٰ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ای کل امر اللہ

ترجمہ:۔۔۔ جو لفظ مفرد ہے اور معرفہ کی طرف مضاف ہے وہ عموم کا فائدہ دیتا ہے اور اسی قانون کے ساتھ دلیل بنائی گئی ہے کہ امر وجوب کے لئے اس آیت میں کہ جو لوگ اللہ کے امر کی مخالفت کرتے ہیں انکو ڈرنا چاہئے امرہٗ سے ہر امر مراد ہے

اشباہ والنظائر کی عبارت قاعدۃ المفرد المضاف الی المعرفۃ للعموم صرحوا بہ فی الاستدلال علی ان الامر للوجوب فی قولہ فلیحذر الذین،

ترجمہ، یہ قانون ہے کہ جو لفظ مفرد ہے اور مضاف ہے، معرفہ کی طرف وہ عموم کا فائدہ دیتا ہے اور اسی سے دلیل بنائی گئی ہے کہ امر وجوب کے لئے ہے اس آیت میں کہ جو لوگ امر خدا کی مخالفت کرتے ہیں انکو ڈرنا چاہئے "عن امرہٖ" سے مراد کل امر اللہ ہے یعنی امر خدا ہے اور اسی کا نام عموم ہے

ارباب انصاف سنی مناظر کے مکر وفریب اور جھوٹ کا پول کھل گیا

کہاوت مشہور ہے کہ سچے کا بول بالا اور جھوٹے کا منہ کالا۔

ارباب انصاف سنی کتب سے ہماری پیش کردہ عبارات کو پڑھنے کے بعد آپ اندازہ فرمائیں کہ تثلیث کے مسند کا یہ گرو گھنٹال شاہ عبدالعزیز کتنا جھوٹا ہے اور کتنی بے شرمی اور بے حیائی سے یہ لکھتا ہے کہ مفرد مضاف عموم کا فائدہ نہیں دیتا، ہم نے جتنی عبارات سنی کتب سے نقل کی ہیں وہ صرف عبارات ہی نہیں بلکہ وہ سنی علماء کا جوتا ہے جو اس جھوٹے ملاں کے منہ پر پڑا ہے، ان عبارات کے بعد ہم شیعوں کا دعویٰ روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حدیث شریف یا علیؑ... الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ آخر تک اس میں لفظ منزلت اسم جنس ہے اور مضاف ہے ہارون کی طرف نیز یہ لفظ منزلت مفرد ہے اور مضاف ہے معرفہ کی طرف ہارونؑ کی طرف، اور بقول سنی علماء کے کہ اسم جنس مضاف ہو یا مفرد مضاف معرفہ کی طرف یہ دونوں امر مفید عموم ہیں، پس منزلت کی اضافت ہارونؑ کی طرف مفید عموم ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام منازل جو ہارون کے لئے ثابت ہیں وہ تمام منازل حضرت علیؑ کے لئے بھی ثابت ہیں اور ایک منزلت ہارونی یہ بھی ہے کہ اگر انکی وفات نہ ہوتی تو وہ حضرت موسیٰ کے خلیفہ بلا فصل تھے،

گویا وفات مانع نبی ہے، پس حضرت علیؑ بھی ہمارے نبی پاکؐ کے خلیفہ بلا فصل ہیں کیونکہ اس طرف مانع نہیں ہے کوئی رکاوٹ نہیں ہے بقول سنی مناظر دہلوی محدث کے کہ حدیث منزلت سے حضرت علیؑ کی خلافت ثابت ہے پس حضرتؑ کی خلافت منصوص ہوگئی، اور ابوبکر کی خلافت نص کے مقابلہ میں ہے اس لئے وہ باطل ہوگی،

صاحب تحفہ محدث دہلوی نے ایک یہ پینترہ بھی بدلا ہے کہ مفرد جب ...
کی طرف مضاف ہو تو مفید عموم نہیں ہے مثلاً غلام زید میں مراد زید کا ...
نہیں ہے بلکہ مراد خاص غلام ہے پس یہ اضافہ عہد کے لئے ہے
محترم قارئین اس پینترہ پر اب ہم کاری ضرب لگا کر اسکو بے اثر کرتے ہیں

جب قرینہ عہد کا نہ ہوگا تو مفرد مضاف مفید عموم ہوگا

ارباب انصاف یہ مطالب علمیہ مسلّم ہیں کہ اسم جنس معرف باللام اور جمع معرف
باللام اور جمع مضاف، یہ مفید عموم ہیں۔ اور اگر عہد کا قرینہ ہو تو انکو عہد
پر حمل کیا جاتا ہے، مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ دوسری جگہ جہاں عہد
کا قرینہ نہ ہو وہاں بھی عموم نہ ہوگا۔ اب ہم اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں
۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح جمع الجوامع سبکی مع شرح جلال الدین
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حاشیہ بر شرح جلال محلی علی جمع الجوامع مع
مؤلف علامہ شیخ عبدالرحمٰن بنانی ص

شرح جمع الجوامع کی عبارت) الجمعُ المعرف باللام نحو قد افلح المومنون او الاضافة نحو یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم للعموم مالم یتحقق عہد لتبادرہ الی الذھن

ترجمہ: جمع جو معرف ہو لام کے ساتھ یا معرّف ہو اضافہ کے ساتھ
وہ مفید عموم ہے، اور یہ اس وقت ہے جب عہد کا قرینہ نہ ہو کیونکہ
جب عہد کا قرینہ نہ ہوگا تو تبادر عموم کا ہوگا

کہ اگر قرینہ عہد نہ ہو تو مفرد مضاف مفید اطلاق ہو گا

ارباب انصاف خلافت ابن سبائیہ کے وکلاء اس غیر شرعی حکومت کو خلافت ثابت کرنے کیلئے ہر قسم کے حیلے بہانے بلکہ جھوٹ بولنے کو بھی حلال کر لیتے ہیں اور اب ہم ان کی اس مکاری کا بخیہ ادھیڑ کر اس کو تار تار کر کے آپکے سامنے پیش کرتے ہیں

جواب، جب عہد کا قرینہ نہ ہو گا تو صحت استثنا کے باعث وہ مفید عموم ہو گا

ارباب انصاف جب مفرد مضاف کے لئے عہد کا قرینہ نہ ہو گا تو پھر بقول سنی مناظر اس کو اطلاق پر حمل کرنا بالکل غلط ہے اور دعوی بلا دلیل ہے اور حق یہ ہے کہ چونکہ اس کلام میں صحت استثناء درست ہے اور یہ چیز مفید عموم ہے پس مفرد مضاف میں جب عہد کا قرینہ نہ ہو گا تو وہ مفید عموم ہے

جواب ۲: اگر بالفرض اسم جنس مضاف مفید اطلاق ہے نا کہ عموم تو بھی شیعوں کا مدعی ثابت ہے

ارباب انصاف یہ قانون مسلّم ہے کہ اگر کسی حکیم ذات سے لفظ مطلق صادر ہو اور تخصیص پر قرینہ بھی نہ ہو تو ایسا لفظ مطلق مفید عموم ہے، ہم شیعہ کہتے ہیں کہ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ، میں لفظ منزلت اسم جنس ہے اسم مفرد ہے اور مضاف ہے اور مفید عموم ہے اور اگر مفید اطلاق ہے تو چونکہ بعض افراد کی تخصیص پر قرینہ نہیں ہے اس لئے یہ اطلاق بھی مفید عموم ہے اور منزلت سے مراد ہر منزلت ہے،

پس اس حدیث منزلت سے معلوم ہو کہ تمام منازل ہارونی حضرت علی کے لئے ثابت ہیں اور جس طرح حضرت ہارون اپنے بھائی موسیٰ کے خلیفہ بلافصل تھے اسی طرح امام علی مرتضیٰؑ اپنے بھائی محمد مصطفیٰؐ کے خلیفہ بلافصل ہیں

اگر عہد کا قرینہ نہ ہو تو جمع معرف کو عموم پر حمل کیا جاتا ہے،

اگر اسکو بعض افراد پر حمل کیا جائے تو یہ ترجیح بلا مرجح ہے جو درست نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب توضیح فی حل غوامض التنقیح ص۲۱ باب رکن ۱
مؤلف قاضی عبیداللہ بن مسعود المحبوبی البخاری الحنفی

اہلسنت کی معتبر کتاب تلویح شرح توضیح ص رکن اول، مؤلف علامہ مسعود بن عمر سعد تفتازانی

توضیح کی عبارت | من الالفاظ العامۃ الجمع المعرف باللام انا لم یکن معہوداً لان المعرف لیس ھو الماھیۃ فی الجمیع ولا بعض الافراد لعدم الاولویۃ فتعین الکل

ترجمہ، الفاظ عامہ سے جمع معرف ہے جب عہد کا قرینہ نہ ہو۔ کیونکہ معرف نفس ماہیت تمام افراد میں نہیں ہے اور نہ ہی بعض افراد مراد ہیں کیونکہ اگر بعض مراد ہو تو بعض کو دوسرے بعض پر بلا وجہ اولویت لازم آتی ہے پس تمام افراد مراد ہیں

تلویح شرح توضیح کی عبارت | والجواب عن الاول انہ یحمل علی الکل احترازاً عن ترجیح البعض بلا مرجح

ترجمہ، اول سے جواب یہ ہے کہ لفظ کو تمام افراد پر حمل کیا جائے گا کیونکہ اگر بعض پر حمل کیا جائے تو ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے،

خلاصۃ الکلام سنی مناظر کا منزلت سے تمام منازل مراد نہ لینا اور امام علی مرتضیٰ
کو خلافت بلا فصل سے محروم کرنا یہ ایک بے انصافی ہے بلکہ آلِ نبی سے کھلی ہوئی
بغاوت ہے،

اعتراض محدث دہلوی کا آلِ نبیؑ کی حق تلفی کی خاطر ایک اور حیلہ بہانہ

ارباب انصاف وکیل خلافت بکریہ اور عمریہ و عثمانیہ نے ایک یہ پینترہ بھی بدلا ہے
کہ حدیث منزلت میں یہ الفاظ اخلفنی فی النساء والصبیان قرینۂ عہد ہے
اور مطلب یہ ہوا کہ حضرت علیؑ کی خلافت سے مراد یہ ہے کہ نبی کریمؐ انکو عورتوں اور بچوں
میں خلیفہ بنا کر گئے تھے، مراد خلافت کبریٰ نہیں ہے، ارباب انصاف اب ہم اس
اعتراض کی چیر پھاڑ کر کے وکلاء خلافت بکریہ کی خدمت اقدس میں پیش کرتے ہیں

سنی مناظر کے جھوٹ کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

جواب ۱ ارباب انصاف، محدث دہلوی وکیل خلافت بکریہ، ایک دفعہ تو لکھتے ہیں
کہ حدیث منزلت امام علی مرتضیٰؑ کی خلافت کی دلیل ہے، اور مراد خلافت کبریٰ ہے
اور نواصب نے چونکہ انکار کیا ہے اس دلیل کو ماننے سے محدث دہلوی نے انکی مذمت کی ہے
اور پھر یہ محدث دہلوی ایک دم ہی پلٹا کھاتے ہیں اور نواصب کی تائید میں فرماتے
ہیں کہ یہ حدیث منزلت جناب امیرؑ کی خلافت کبریٰ کی دلیل نہیں بن سکتی،
پس برنام کا محدث اپنے بیان کی خود تکذیب کرتا ہے اپنے آپکو خود جھٹلاتا ہے

جواب ۲ یہ فقرۂ اخلفنی فی النساء والصبیان سنی کتب کی بہت سی
روایات میں موجود نہیں ہے، پس شیعوں کی دلیل ان روایات سے پوری
ہو سکتی ہے جو اس فقرہ سے خالی ہیں،

جواب ۳: استفہام وقوع کو نہیں چاہتا پس فقر اُخلفنی قرینہ عہد کا نہیں ہو سکتا

ارباب انصاف یہ فقرہ جیسے بعض راویوں نے نقل کیا ہے اُخلفنی فی النساء و الصبیان، اسکو حدیث منزلت میں قرینہ عہد بنا کر وہ خلافت مراد لینا جو بچوں اور عورتوں کے ساتھ خاص ہو، یہ حرکت کرنا خاندان نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے، کیونکہ یہ فقر اُخلفنی، آخر تک استفہام ہے اور استفہام وقوع کو نہیں چاہتا اور جس کا وقوع ہی ضروری نہیں ہے وہ قرینہ عہد کا نہیں ہو سکتا، ممکن ہے کہ منافقین کے گمان کو نبی کریمؐ کی زبان مبارک سے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے حضرت علیؑ نے پاک نبیؐ سے پوچھا ہو کہ اُخلفنی فی الصبیان والنساء، کہ کیا حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنا کر جا رہے ہیں، اس سوال کے جواب میں نبی پاک نے فرمایا کہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، کہ تو میرے ساتھ وہ منزلت رکھتا ہے جو منزلت موسیٰ نبیؑ سے ہارونؑ نبی رکھتا تھا،

اس فرمان نبی سے دوسری منازل کے ساتھ ساتھ حضرت علیؑ کے لئے یہ منزلت بھی ثابت ہو گئی کہ جس طرح ہارون خلیفہ تھے اسی طرح حضرت علیؑ بھی خلیفہ تھے جناب ہارون صرف عورتوں اور بچوں میں خلیفہ نہ تھے بلکہ ان تمام لوگوں میں خلیفہ تھے، جو موسیٰؑ کے بعد باقی بچ گئے تھے، اور اسی طرح حضرت علیؑ ان تمام لوگوں میں خلیفہ تھے جو نبی کریم کے بعد باقی رہ گئے تھے اور فرمان نبی کا مطلب بھی روشن ہو کہ میں تمہیں کم تر اہمیت کی وجہ سے صرف عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنا کر نہیں جا رہا بلکہ تمہیں تو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے حاصل تھی جس طرح موسیٰ کے بعد ہارون ہی سب کچھ تھے انکے درمیان کوئی اور بکر، عمر اور عثمان نہیں تھے اسی طرح تو میرے بعد سب کچھ ہے میرے اور تمہارے درمیان کسی ابوبکر، عمر اور عثمان کی گنجائش نہیں ہے، یہ حدیث بطلان خلافت بکریہ کا روشن ثبوت ہے

جواب ۴، اگر سوال خاص ہو تو ضروری نہیں کہ اسکا جواب بھی خاص ہو

ارباب انصاف پہلی بات تو یہ ہے کہ فقرہ اُتخلفنی النح استفہام ہے اور یہ عورتوں اور بچوں میں خلافت کے وقوع کو ثابت نہیں کرتا اور پھر اس کو سلب خلافت کبریٰ کا قرینہ بنانا بے انصافی ہے کیونکہ یہ سلب حاصل ہوتا ہے مفہوم سے اور ثبوت مفہوم فرع ہے ثبوت منطوق کی اور استفہام جو ثبوت منطوق پر دلالت نہیں کرتا وہ ثبوت مفہوم پر کس طرح دلالت کرے۔ اس مذکورہ بات سے ہٹ کر محترم قارئین کی توجہ میں اس طرف لاتا ہوں کہ یہ بات عقل کی روشنی میں ثابت کہ اگر سوال خاص ہو تو ضروری نہیں ہے کہ اس کا جواب بھی خاص ہو مثلاً ایک سائل کہتا ہے کہ اُتملکنی ارادہ کیا تم مجھے اپنے گھر کا مالک بناتے ہو بکر یا عمر اس کو جواب دیتا ہے کہ ملکتک ما املکہ کہ میں تم کو ہر اس چیز کا مالک بناتا ہو جس کا میں مالک ہوں، یہ جواب مفید عموم ہے اگرچہ سوال خاص تھا، مگر جواب عام ہے، حدیث شریف کا یہ جملہ جو اہلسنت نے ملایا ہے کہ اتخلفنی فی النساء والصبیان یہ جملہ خاص ہے اور جواب عام ہے مگر اس کا جواب انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ عام ہے، کہ تمہیں میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ کے ساتھ حاصل تھی، خلاصۃ الکلام، سوال اگر خاص ہو تو ضروری نہیں کہ جواب بھی اس کا خاص ہو جواب عام بھی ہو سکتا ہے۔

جواب ۵ معیار عموم لفظ ہے ناکہ خصوص سبب

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد مولف سعدالدین تفتازانی
اما توضیحان نکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ۔ وھذا لا یدل علی خلافۃ کابن ام مکتوم استخلفہ علی المدینۃ فی کثیر من غزواتہ فیما بعد

بان المعبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب ،

ترجمہ، یہ حدیث اماترضی کہ اے علیؑ کیا تو راضی نہیں ہے کہ تمہیں میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی یہ حدیث حضرت علیؑ کی خلافت پر دلالت نہیں کرتی، جس طرح کہ نبی پاکؐ نے ابن ام مکتوم کو مدینہ میں کئی جنگوں پر جاتے وقت خلیفہ بنایا تھا اور اس خلافت سے وہ خلافت کبریٰ کا حق دار نہیں ہے ، اسی طرح حضرت علیؑ بھی مدینہ میں نیابت حاصل کرنے کے بعد خلافت کبریٰ کے حق دار نہیں ہیں، فربما یدفع ، پھر ملاں سعد اپنی دلیل کی کمزوری کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے کہ ہماری مذکورہ دلیل کو اس طرح رد اور غلط بھی قرار دیا جاتا ہے کہ معیار عموم لفظ ہے ناکہ خصوص سبب ، ارباب انصاف ہمارے مولیٰ علیؑ کا یہ بھی معجزہ ہے کہ اللہ پاک نے سنی مناظر کو خرافات بکنے کے بعد حق بکنے پر مجبور کر دیا ، کہ معیار عموم لفظ ہے ناکہ خصوص سبب مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ نبی پاک کا فرمان اماترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ، اس فرمان نبوی میں منزلت اسم جنس ہے اور مضاف ہے ھارون کی طرف اور مفید عموم ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ تمام منازل ھارون جو انکو حضرت موسیٰ سے حاصل تھی وہ تمام منازل حضرت علیؑ کو نبی پاک سے حاصل ہیں ، اور جس طرح ھارون صرف عورتوں اور بچوں پر خلیفہ نہیں تھے بلکہ وہ حضرت موسیٰ کے وزیر تھے اور انکے خلیفہ بلا فصل تھے ، اور موسیٰ کے بعد اور ھارون سے پہلے درمیان میں کوئی بکر یا عمر یا عثمان نہ تھا اسی طرح حضرت علیؑ نبی پاک کے خلیفہ اور وزیر تھے اور نبی پاک اور حضرت علیؑ کے درمیان کسی عمر اور بکر کی گنجائش نہیں ہے ، اور شیخین کو درمیان میں لے آنا خاندان نبوت کے خلاف بغاوت ہے

خاندان نبوت کو خلافت نبوی سے محروم کرنے کی خاطر

اہل سنت کے مناظر شاہ عبدالعزیزؒ اور ابن تیمیہ کی ایک اور مکاری

اعتراض، مذکورہ دونوں مکار اس اعتراض پر زیادہ زور دیتے ہیں کہ حدیث منزلت کو نبی کریم نے صرف جنگ تبوک کے لئے جاتے وقت ارشاد فرمایا ہے پس یہ حدیث خلافت کبریٰ اور امامت عظمیٰ کو ثابت نہیں کرتی،

جواب، حدیث منزلت کو جنگ تبوک سے مختص کرنا، سفید جھوٹ ہے

ارباب انصاف ہم اسی رسالہ کے صفحہ ۳۶/۳۷ میں بمع حوالہ جات ثابت کر چکے ہیں کہ حدیث منزلت کو نبی کریم نے دس مقامات میں ارشاد فرمایا ہے اور ہر ایک مقام کو حوالہ جات سے اور سنی کتب کی عبارت نقل کر کے ثابت کیا ہے

ابن تیمیہ ناصبی لعین کی حدیثِ منزلت کے بارے دریدہ دہنی

یہ شقی، اپنی منہاج کے منہج ۲ کی دلیل ۶ میں لکھتا ہے، التابع ان قوله اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى انما قاله فى غزوه تبوك مرة واحده لم يقل ذالك فى غير ذالك المجلس اصلا باتفاق اهل العلم -

ترجمہ، کہ نبی پاک نے حدیث منزلت کو جنگ تبوک کے لئے جاتے وقت صرف ایک مرتبہ ارشاد فرمایا تھا، اور اس مجلس کے علاوہ کبھی بھی حدیث منزلت کو ارشاد نہیں فرمایا، اور اس چیز پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے،

لوٹ، ارباب انصاف یہ ہے ابن تیمیہ یہ ہے نواصب کا امام اور پہلے درجہ کا

کذاب ہے ، یوسف اعور واسطی نے اس ابن تیمیہ کو اپنے ایک رسالہ میں لقب
امام اعظم کا دیگر احناف کے امام اعظم بیچارے کو رسوا کیا ہے ، کیونکہ ابن
تیمیہ کی طرح ہی امام اعظم ہونے کے ایک توے کی روٹی کیا بڑی کیا چھوٹی

جواب ۲ امام اہلسنت سید علی ہمدانی شافعی نے ابن تیمیہ کو جھٹلایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب المودة القربیٰ ص لعلی ہمدانی

قال النبی لعلی فی عشرۃ مواضع انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ

ترجمہ ؛ نبی کریم نے دس مقامات میں حضرت علیؑ سے فرمایا تھا کہ تو میرے ساتھ
وہ منزلت رکھتا ہے جو منزلت ھارون کو موسیٰ سے تھی ،

نوٹ ؛ ارباب انصاف آپ اندازہ فرمادیں کہ یہ ابن تیمیہ حلالہ کا نطفہ
کتنا بڑا جھوٹا ہے ، اس لعین کی کتاب منہاج حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت ہے

**جواب ۳ ، امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی کا حدیث منزلت کو روایت
کرنا ابن تیمیہ لعین کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے ،**

ارباب انصاف یہ ابن تیمیہ مذہباً حنبلی ہے اور امام احمد
بن حنبل کو اس نے دوسرے سنی اماموں پر ترجیح دی ہے مگر اس
مقام میں یہ اپنے امام احمد کو بھی جھوٹا کر رہا ہے ، یہ گویا کہ سگ دیوانہ ہے
اسے نہ اپنا محفوظ نہ ہے گانہ ہے اس نے اپنی منہاج کی منہج ۲ دلیل ۲۳ میں
حضرت علیؑ کے خلاف بہت جھوٹ بولے ہیں ہم انکی نشاندہی کرتے ،

آل رسولؐ کو خلافت نبویہ سے محروم کرنے کی خاطر سنی مناظر شاہ عبدالعزیز کی ایک اور مکاری کہ حضرت ہارون کی خلافت اور حضرت علیؑ کی خلافت مقید تھی

سنی مناظر صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تھے تو اس خاص مدت کے لئے انہوں نے اپنے بھائی ہارون کو خلیفہ بنایا تھا، اسی طرح ہمارے نبی کریم جب جنگ تبوک کے لئے گئے تو اس وقت خاص کیلئے علیؑ کو خلیفہ بنایا

جواب، شاہ عبدالعزیز انبیاء اور قرآن کے خلاف جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں

قرآن پاک میں حضرت ہارون کی خلافت اور وزارت کبھی وقت کے ساتھ مقید نہیں ہے

بیانہ، ارباب انصاف سورہ اعراف آیت ۱۴۲ میں حضرت ہارون کی خلافت کا یہ ذکر ہے، وقال موسیٰ لاخیہ ھارون اخلفنی فی قومی واصلح ، کہ حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے فرمایا تھا کہ تم میری قوم میں میرے خلیفہ بنو، اس آیت میں اور نہ ہی دیگر آیات میں کوئی ایسا مخصص آیا ہے۔ کہ جس نے خلافت کو کسی وقت خاص کے ساتھ مختص کر دیا ہو، پس، شاہ عبدالعزیز کا اس خلافت کو وقت خاص کے ساتھ مختص کرنا ،انبیاء اور قرآن کے خلاف جھوٹ بولنے کے مترادف،

اور سورہ طٰہٰ آیت ۲۹ میں ہارون کی وزارت کا اس طرح ذکر ہے واجعل لی وزیراً من اھلی ھارون اخی کہ میرے اہل سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اس آیت کا بھی کوئی مخصص نہیں ہے

اعتراض ، ابن تیمیہ کہتا ہے کہ اگر حضرت علیؑ کو منزلت ہارونی حاصل
اور ان کا دل اس بابت سے مطمئن ہوتا تو وہ روتے ہوئے نبی کریم کے پا
آتے اور یہ شکایت نہ کرتے کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا ر
جواب ، حدیث منزلت میں لفظ بیکی نہ ہی بخاری اور مسلم میں ہے او
نہ ہی دوسری صحاح ستہ میں ہے ، حدیث غدیر کے بارے تو سنی یہ کہتے
بخاری اور مسلم میں نہیں ہے ، ہم شیعہ کہتے کہ حدیث منزلت میں لفظ بیک
جس کا معنی ہے رونا یہ بھی بخاری اور مسلم میں نہیں ہے ،
جواب ، بالفرض اگر کسی کتاب کی روایت میں لفظ بیکی آگیا ہے ، تو رو
کی وجہ یہ نہیں ہے کہ آنجناب کو اپنی خلافت کے بارے علم نہ تھا ۔ اور حض
کا دل مطمئن نہ تھا ، بلکہ عین ممکن ہے کہ حضرت علیؑ کا گریہ نبی کریم سے جدا
کی خاطر تھا ، یا منافقین کی اذیت کی وجہ سے تھا ،
اعتراض ، ابن تیمیہ نے یہ جھوٹا دعوی بھی گیا ہے کہ حضرت علیؑ کے
میں ہوتے ہوئے نبی کریمؐ نے دوسرے لوگوں کو مدینہ میں خلیفہ بنایا
اگر حضرت علیؑ کو مطلقاً خلافت حاصل تھی تو نبی کریمؐ انکو غیروں کا مح
نہ بناتے مگر بنایا ہے جیسے کہ خیبر کی جنگ میں ،
جواب ، علماء اہلسنت نے وضاحت کی ہے کہ سوائے جنگ تبوک کے
کسی جنگ میں حضرت علیؑ نبی کریمؐ سے جدا نہیں ہوئے ، اور ابن تیمیہ کا دعو
دلیل ہے اس کا وہ ثبوت نہیں دے سکا کہ فلاں موقع پر فلاں شخص کو حضر
علیؑ پر حاکم بنایا گیا ہے ، اور جنگ خیبر کے موقع پر کسی کو حضرت علیؑ پر
بنانے کا دعوی بلا دلیل ہے ۔ البتہ یہ فضیلت ابو بکر ، عمر کو حاصل ہے
کبھی تو عمرو بن عاص اور ابو عبیدہ جراح کے اور کبھی اسامہ کے حکو

خلاصۃ الکلام جب ہارون کی خلافت اور وزارت محدود وقت کیلئے نہیں ہے تو حضرت علیؑ کو تمام منازل ہارونی حاصل ہیں، پس حضرت علیؑ کی خلافت اور وزارت بھی محدود وقت کے لئے نہیں ہے اور جس طرح جناب موسیٰ کے خلیفہ اور وزیر حضرت ہارون بلا فصل ہیں اور درمیان میں کوئی بکر عمر یا عثمان نہیں ہے اسی طرح نبی کریم کے خلیفہ بلا فصل حضرت علیؑ ہیں اور درمیان میں کسی بکر کی گنجائش نہیں ہے

سنی ملاؤں کا آپس میں اختلاف اور جھگڑا۔ جوتوں میں ڈال بانٹنا

ارباب انصاف، یہ دشمنان علیؑ آپس میں بھی خوب جوتوں میں دال بانٹتے ہیں، شاہ عبد العزیز سنی کہتا ہے کہ جناب ہارون اور حضرت علیؑ کی خلافت کے انقطاع کو عزل کہنا بے ادبی ہے اور اولیاء اللہ کی توہین ہے، اور ملاں علی قاری حنفی اور ابن تیمیہ ناصبی کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کو معزول کیا گیا ہے، پس ان دونوں نے امام برحق کی توہین کی ہے اور یہ دونوں گستاخ آل رسول ہیں،

اور چونکہ تبلیغ آیات سورۂ برائت سے ابو بکر صاحب کو نبی کریم نے معزول فرمایا تھا اسلئے وکلاء خلافت بکریہ کے جگر پھٹ گئے، اور انکے دلوں میں سوراخ ہو گئے تھے، پس انہوں نے برادر نبیؐ سے بدلہ لیا ہے اور جو لفظ ابوبکر کے بارے صحیح تھا اس کو بلا وجہ حضرت علی کے بارے استعمال کیا ہے

ابن تیمیہ کا جناب امیرؑ کے یمن جانے کو عزل شمار کرنا، اس ناصبی کی غلطی ہے

ارباب انصاف اگر کوئی بادشاہ اپنے وزیر کو کسی خاص کام کیلئے کسی ملک میں روانہ کر لے تو یہ اس وزیر کی معزولی نہیں ہے، اسی طرح جناب امیر کو نبی پاکؐ کا یمن روانہ کرنا، یا جنگوں میں اپنے ہمراہ لے جانا انکی خلافت سے معزولی نہیں ہے

حضرت علیؑ کی حق تلفی کی خاطر دہلی کے عیار کی ایک اور مکاری

شاہ عبدالعزیز جسکے پیچھے محدث دہلوی کی دم بھی لگی ہے وہ اپنے تحفہ میں
یہ بھی فرماتے ہیں کہ صحت استثناء بے شک دلیل عموم ہے ، مگر اس
شرط کے ساتھ کہ استثناء متصل ہو ،

جواب، علماء اہلسنت کا اعلان کہ صحت استثناء معیار عموم ہے بلا کسی شرط کے

اہلسنت کی معتبر کتاب منہاج الوصول ص باب نمبر ۲ فصل نمبر ۲ مؤلف
کمال الدین محمد بن محمد الامام بالمدرسۃ الکاملیہ ،

قیل قولہ تعالیٰ عن امرہ لا یعم لانہ مطلق قلنا عام لجواز الاستثناء منہ والاستثناء معیار العموم

ترجمہ ، آیت " فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ " پر اعتراض ہے کہ " عن
امرہ " مطلق ہے ، عام نہیں ہے ، قلنا ، مصنف کمال الدین صاحب
منہاج فرماتے ہیں کہ ، عن امرہ ، عام ہے کیونکہ اس سے استثناء صحیح ہے
کہا جاسکتا ہے " عن امرہ الا امر الفلانی " اور استثناء معیار عموم ہے ،
نوٹ ، سنی علماء نے اعلان کر دیا کہ وجود استثناء شرط دلالت بر عموم نہیں ہے
بلکہ صحت استثناء اثبات عموم کے لیے کافی ہے اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ لفظ منزلت
جو مضاف ہے ہارون کی طرف ، مضاف ہے علم کی طرف اس سے استثناء صحیح ہے مثلاً
کہ زید بمنزلۃ عمر الا فی النسب او الا فی العلم اور الا فی المال کہنا صحیح ہے اور
اسی طرح حدیث منزلت ، بھی صحیح ہے ، انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ اور
صحت استثناء ہی معیار عموم ہے ، اور ثابت یہ ہوا کہ مولیٰ علیؑ کو تمام منازل ہارونی حاصل تھیں

خاندان نبوت کی خلافت بلافصل کے خلاف وکلائے تثلیث کی توپ کا ایک خطرناک گولہ اور توپچی دہلوی دجال ہے،

صاحب تحفہ نے مبحث حدیث منزلت میں لکھا ہے کہ تمام منازل ہارون حضرت علیؑ کیلئے تب ثابت ہو سکتے ہیں کہ اس حدیث میں استثناء متصل ہو، اگر وہ متصل نہیں ہے بلکہ منقطع ہے اور لفظاً و معناً اس کا منقطع ہونا ثابت ہے، لفظاً تو اس کا منقطع ہونا اس طرح ثابت ہے کہ "لا نبی بعدی" جملہ خبریہ ہے اور اس کو منازل ہارونی سے تب استثناء کیا جا سکتا ہے کہ یہ تاویل مفرد میں ہو اور اس تاویل کے بعد یہ الا عدم النبوۃ بنے گا اور یہ عدم نبوۃ منازل ہارون سے نہیں ہے تاکہ استثناء اس کا صحیح ہو،

ارباب انصاف ان سے پہلے تفتازانی شرح مقاصد میں اور علامہ قوشجی شرح تجرید میں، اور نصر اللہ کابلی صواعق میں یہ طنبورہ بجا چکے ہیں، اور اب ہم اس اعتراض کی چیر پھاڑ کر کے وکلاء تثلیث کو چیلنج کرتے ہیں کہ انکے مذہب کا کوئی سرجن اسکو ٹانکے نہیں لگا سکتا،

جواب ۱ حدیث منزلت میں استثناء متصل ہے بشرطیکہ نور بصیرت سے دیکھیں

خاندان نبوت کی خلافت بلافصل سے انکار کی خاطر سنی ملاں ہر قسم کے پاپڑ بیلتا ہے قواعد علمیہ سے انکار کرنا، جھوٹ بولنا، مکر و فریب کرنا، آیات و احادیث کی غلط تاویلات کرنا خلاصہ اس مقصد کے لئے وہ معاویہ کی طرح ہر حربہ کو استعمال کرتا ہے،

سنی علماء کا اقرار کہ جب تک کلام کو استثناء متصل پر حمل کرنا ممکن ہے اسکو منقطع پر حمل کرنا خلاف اصل ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب مختصر منتہی السؤل والامل فی علمی الاصول والجدل مؤلف شیخ جمال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف بابن حاجب

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مختصر لابن حاجب. مؤلف عضد الدین عبد الرحمن بن احمد الایجی،

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مسلم الثبوت مصنف محب اللہ بہاری

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الاسرار مصنف عبد العزیز بن احمد بخاری

مختصر السؤال کی عبارت: الاستثناء فی المنقطع قیل حقیقۃٌ وقیل مجاز ..... ولان المتصل اظہر لم یحملہ علماء الامصار علی المنقطع الا عند تعذرہ، ترجمہ، کلام میں استثناء کو استثناء منقطع پر حمل کرنا اس میں دو قول ہیں، پہلا کہ یہ حمل حقیقۃ ہے دوسرا کہ یہ حمل مجاز ہے، اور اگر کلام میں استثناء متصل مراد لیا جائے تو اظہر ہے اور علماء کرام استثناء منقطع اس وقت مراد لیتے ہیں جب متصل کا مراد لینا مشکل ہو،

شرح مختصر لابن حاجب کی عبارت: واعلم ان الحق ان المتصل اظہر فلا یکون مشترکا بل حقیقۃ فیہ ومجاز فی المنقطع فلذالک لم یحملہ علماء الامصار علی المنفصل الا عند تعذر المتصل حتی عدلوا للحمل علی المتصل عن الظاہر

ترجمہ، واعلم ان الحق ، اگر کلام میں استثناء ہے تو حق مذہب یہ ہے
کہ اسکو مستثنیٰ متصل پر حمل کرنا اظہر ہے پس استثناء متصل اور منقطع میں
مشترک نہیں ہے بلکہ متصل میں حقیقت ہے اور منقطع میں مجاز ہے، اور
اسی لئے علماء امصار استثناء کا حمل مستثنیٰ منفصل پر اس وقت فرماتے ہیں
جب مستثنیٰ متصل کا مراد لینا مشکل ہو اور کلام کو مستثنیٰ متصل پر حمل کرنے کی
خاطر علماء اسکے ظاہری معنی مراد لینے سے بھی عدول کرتے ہیں،

مسلم الثبوت کی عبارت | اداۃ الاستثناء مجاز فی المنقطع وقیل حقیقۃ، فقیل
مشترک وقیل متواطئ لنا المتصل اظہر،

ترجمہ، ادات استثناء کا منقطع میں استعمال مجاز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ
حقیقۃ اور بعض کے نزدیک مشترک اور بعض کے نزدیک متواطی ہے،
علامہ محب اللہ بہاری کہتا ہے کہ ہمارا فیصلہ یہ ہے۔ اگر کلام میں استثناء ہے
تو اس کا متصل پر حمل کرنا اظہر ہے،

کشف الاسرار کی عبارت | ان الاستثناء المتصل حقیقۃ والاستثناء المنقطع
مجاز ومہما امکن حمل الاستثناء علی الحقیقۃ
وجب حملہ علیہا اذ الاصل فی الکلام ہو الحقیقۃ،

ترجمہ، استثناء متصل حقیقت ہے اور استثناء منقطع مجاز ہے
اور جب کلام کا حقیقت پر حمل کرنا ممکن ہو تو اس کا حقیقت پر حمل کرنا
واجب ہے کیونکہ قانون اولی اسی طرح ہے کہ کلام کو جتنا ممکن
ہو سکے معنی حقیقی پر حمل کیا جاوے۔

حدیث منزلت میں الا انہ لا نبی بعدی کی برگشت مستثنیٰ متصل کی طرف

بیانہ :- حدیث منزلت میں بدو وجہ مستثنیٰ کو متصل بنایا جا سکتا ہے

وجہ اول یہ ہے ، حدیث منزلت میں تقدیر عبارت یہ ہے ،

"اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا النُّبُوَّۃَ لِاَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ"

کہ اے علیؑ آپ کو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، سوائے نبوۃ کے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، پس مذکورہ حدیث میں معلول کو حذف کر کے علت کو اسکی جگہ رکھا گیا ہے ، اور یہ ایجاز ہے اور کبھی استثنا متصل پر مشتمل ہے ، اور علماء اہلسنت کا اقرار ہے کہ جب تک استثناء متصل ممکن ہو کلام کو اسی پر حمل کریں اور منفصل پر حمل نہ کریں ،

اہلسنت علماء کا اقرار کہ ایجاز کلام میں حسن پیدا کرتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب مفتاح العلوم ص علم معانی قسم ثالث فصل اول
مؤلف سراج الدین ابویعقوب یوسف بن ابی بکر محمد بن علی السکاکی
اہلسنت کی معتبر کتاب مختصر المعانی ص بحث ایجاز
اہلسنت کی معتبر کتاب مطول شرح تلخیص المفتاح بحث ایجاز
اہلسنت کی معتبر کتاب تلخیص المفتاح ص الباب الثامن

تلخیص المفتاح کی عبارت } والایجاز ضربان ایجاز القصر وھو مالیس بحذف نحو ولکم فی القصاص حیوۃ - وایجاز الحذف

ترجمہ، ایجاز کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جسمیں حذف نہیں ہوتا اور ایک وہ جسمیں حذف ہوتا ہے پھر حذف یا جملہ ہوتا یا جزو جملہ ہوگا ،

خلاصۃ الکلام کہ اختصار اور ایجاز کی خاطر کلام میں کچھ حصہ حذف کر دیا جاتا ہے
اور کتاب مفتاح العلوم میں قرآن پاک سے اسی کی کئی عدد مثالیں پیش کی گئی ہیں
پس حدیث منزلت میں تقدیر عبارت اس طرح تھی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ
ھارون من موسیٰ الا النبوۃ لانہ لا نبی بعدی ، پھر النبوۃ کو جو کہ استثنا
متصل ہے ایجاز کی خاطر حذف کر دیا گیا ،

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں کہ اہلسنت کے بڑے بڑے علماء کا اقرار

کہ استثنا متصل میں حقیقت ہے اور منقطع میں مجاز ہے

---

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح تفتازانی بر شرح عضدی بر مختصر لابن حاجب ص ۲۵۴
۲ اہلسنت کی معتبر کتاب تحقیق شرح منتخب فی اصول المذہب ص ۳۷۱ تصنیف
حسام الدین محمد بن محمد بن عمر الاخیکثی ۔ شارح عبد العزیز بن احمد البخاری ۔
۳ اہلسنت کی معتبر کتاب توضیح فی حل غوامض التنقیح ص ۲۱۹ تصنیف قاضی عبید اللہ
بن مسعود الحنفی ،
۴ اہلسنت کی معتبر کتاب منہاج الوصول الی علم الاصول ص تصنیف قاضی
عبید اللہ بن عمر بیضاوی
۵ اہلسنت کی معتبر کتاب تلویح فی کشف حقائق التنقیح ص ۳۲۵ م مسعود تفتازانی
۶ اہلسنت کی معتبر کتاب نور الانوار فی شرح المنار ص ۲۵۴
تصنیف شیخ احمد المدعو شیخ جیون بن ابی سعید بن عبد اللہ بن عبد الرزاق الصالحی الکھنوی
شرح تفتازانی کی عبارت ؛ واعلم ان المحو اشارۃ الی الدلیل علی کونہ مجازا فی المنقطع
وذالک لان المتصل ھو المتبادر ای الفہم

ترجمہ، واعلم ان الحق، علامہ تفتازانی فرماتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے کہ
استثناء منقطع میں مجاز ہے اور متصل میں حقیقت ہے کیونکہ استثناء
سے تبادر استثناء متصل کا ہوتا ہے اور تبادر علامہ حقیقت

منتخب فی اصول المذہب کی عبارت | قولہ ثم الاستثناء نوعان متصل وھو الاصل ومنفصل
استثناء کی دو قسمیں ہیں ۱ متصل اور یہ اصل ہے اور منفصل

توضیح فی حل غوامض التنقیح کی عبارت | مسئلۃ الاستثناء متصل ومنقطع والثانی مجاز.. المراد ان الاستثناء یطلق علی المعنیین احدھما
بطریق الحقیقۃ والثانی بطریق المجاز

قاضی عبید اللہ حنفی فرماتے ہیں کہ استثناء کی دو قسمیں متصل اور منقطع
اور دوسرا یعنی منقطع مجاز ہے، گویا مراد یہ ہے کہ استثناء دو معنوں پر
بولا جاتا ہے ایک پر بطریق حقیقت اور وہ متصل ہے اور دوسرے پر بطریق مجاز

نور الانوار کی عبارت | والاستثناء ھو نوعان متصل وھو الاصل ومنفصل.. وھذا یسمی منقطعا فی عرف النحاۃ واطلاق والاستثناء علیہ
مجاز، استثناء کی دو قسمیں ہیں ۱ متصل اور یہ اصل ہے ۲ منفصل اور اس
کا نام منقطع ہے عرف نحاۃ میں اور اس پر اطلاق استثناء کا مجاز ہے

حدیث منزلت میں مستثنیٰ متصل مراد لینا موافق اصل ہے،

ارباب انصاف اس حدیث میں جب مستثنیٰ متصل مراد لیا جا سکتا ہے اور اس
کا مراد لینا بھی بقدر امکان واجب ہے، اور منقطع کو مراد لینا بھی خلاف اصل ہے اور مجازی
ہے اور علماء فرماتے ہیں کہ جتنا ہو سکے کلام کو حقیقت پر حمل کیا جائے تو پھر شاہ
عبد العزیز وغیرہ کیا مجبوری ہے کہ حدیث منزلت کو وہ خلاف اصل معنی کی

طرف لے جاتے ہیں اور معنی مجازی پر حمل کرتے ہیں۔ ان کی تمام کاروائی مولی علیؑ کے خلاف بغاوت ہے اور آں جناب کو خلافت بلافصل سے محروم کرنے کی سازش ہے

حدیث منزلت میں کلام کو مستثنیٰ متصل پر حمل کرنے کی وجہ دوم حمل علی المعنیٰ کا قانون جاری کر کے مراد الا النبوۃ لیا جاسکتا ہے،

بیانہٗ، الا انہ لا نبی بعدی الا النبوۃ کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ جب مطلقاً نبوت نبی کریمؐ کے بعد منفی ہے تو حضرت علیؑ کی نبوت بھی منفی ہے، پس الا انہ لا نبی بعدی ملزوم ہے اور الا النبوۃ لازم ہے اور ذکر ملزوم اور ارادہ لازم، یہ کلام عرب میں عام ہے، اور حمل علی المعنیٰ کا قانون بھی مشہور ہے اور سنی علماء نے اسکی تصدیق کی ہے،

اثباتِ قاعدہ حمل علی المعنیٰ کتب اسلامیہ سے

اہل سنت کی معتبر کتاب اشباہ ونظائر ص۲۷ تصنیف جلال الدین سیوطی

اہل سنت کی معتبر کتاب المغنی ص لابن ہشام حرف الشین،

عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب رضی شرح کافیہ ص۳۶۶ بحث المستثنیٰ من المنصوبات تصنیف نجم الائمہ شیخ رضی الدین محمد بن الحسن

اشباہ ونظائر الحمل علی المعنیٰ... وقد ورد بہ القرآن وفصیح الکلام منثوراً ومنظوماً کتانیث المذکر وتذکیر المؤنث

عبارت

حمل علی المعنیٰ، وہ قانون ہے جس کی قرآن پاک اور دیگر فصیح کلام موافقت کرتا ہے،

خلاصۃ الکلام ، مذکورہ عبارات اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ الا انہ لا نبی بعدی
کو الا النبوۃ کے معنی پر حمل کرنا ، یہ حمل علی المعنیٰ ہے اور مراد اس حدیث
حضرت علیؑ کی فضیلت ہے کہ آنجناب کو سوائے نبوت کے باقی تمام منازل
حاصل ہیں اور یہ فضیلت حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کا ٹھوس ثبوت ہے
ہارونؑ جناب موسیٰ کے خلیفہ بلا فصل تھے ،

حدیث منزلت میں مستثنیٰ منقطع مراد لینا بالکل غلط ہے

بیانہ ، "الا انہ لا نبی بعدی" ، بقول صاحب تحفہ بسبب ان کے تاویل
مفرد میں بنے گا ، اور وہ اس طرح ہے کہ مراد "الا انہ لا نبی بعدی" ، الا
عدم النبوۃ ، ہے ، اور حدیث شریف میں تقدیر عبارت اس طرح بنے گی
انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا عدم النبوۃ اور الا عدم النبوۃ
کو مستثنیٰ منقطع بنانا صحیح نہیں بلکہ غلط ہے ، کیونکہ مستثنیٰ منقطع کی صحت
کی یہ شرط ہے کہ وہ ماقبل کے ساتھ حکم میں یا کسی اور وجہ میں مخالف ہو ، اور
الا عدم النبوۃ جو بقول صاحب تحفہ مستثنیٰ منقطع ہے اسکو ماقبل کے ساتھ
کسی وجہ سے مخالفت نہیں ہے ،

خلاصۃ الکلام ، جب کلام نبی کریم میں مستثنیٰ منقطع مراد لیا جائے تو کلام کا یہ
حصہ الا انہ لا نبی بعدی لغو ہو جاتا ہے اور نبی کریم کا کلام ہرگز لغو نہیں
ہو سکتا ، و بعبارۃ اخریٰ ، استثناء کی دو قسمیں ہیں ، متصل اور منقطع
اور جب منقطع مراد لینا مشکل ہے ،
تو متصل ہی مراد لیا جائے گا اور یہ کسی دلیل کا محتاج بھی نہیں ہے ، کیونکہ
یہ قضیہ منفصلہ حقیقیہ ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب ایک جز اس

باطل ہو جائے تو دوسری خود بخود ثابت ہو جاتی ہے، پس جب منقطع باطل ہو گیا تو متصل خود بخود ثابت ہے محتاج دلیل بھی نہیں ہے،

مستثنیٰ منقطع کی صحت کی یہ شرط ہے کہ وہ ماقبل کے مخالف ہو،

اہلسنت کی معتبر کتاب مختصر لابن حاجب ص

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح عضد الدین لمختصر ابن حاجب ص ۲۳۵

اہلسنت کی معتبر کتاب حاشیہ ابہری بر شرح عضد ص م سیف الدین احمد

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مختصر ابن حاجب ص

تصنیف علامہ قطب الدین محمود بن مسعود شیرازی ۔

شرح عضد بر م | مختصر ابن حاجب لم | واعلم انه لابد لصحة الاستثناء المنقطع من مخالفه بوجه من الوجوه وقد يكون بان ينفى عن المستثنى الحكم الذي يثبت للمستثنى منه نحو جاءني القوم الا حماراً فقد نفينا المجئ عن الحمار بعد ما اثبتناه للقوم وقد تكون بان يكون المستثنى نفسه حكماً اخر مخالفاً للمستثنى منه بوجه مثل ما زاد الا ما نقص فان النقصان حكم مخالف للزيادة، وكذا ما نفع الا ما ضر ولا يقال ما جاءني زيد الا ان الجوهر الفرد حق اذ لا مخالفة بينهما،

ترجمہ، استثناء منقطع کی صحت کی یہ شرط ہے کہ وہ ماقبل کے مخالف ہو کسی وجہ سے، اور کبھی مخالفت اس طرح ہوتی ہے کہ مستثنیٰ سے اس حکم کی نفی کی جاتی ہے جو حکم مستثنیٰ منہ کے لئے ثابت کیا گیا ہے، مثلاً جاءنی القوم الاحماراً پس حکم مجی کی حمار سے نفی کی گئی اور قوم کے لئے یہ حکم ہم نے ثابت کیا ہے اور کبھی مخالفت اس طرح ہوتی ہے کہ مستثنیٰ خود ایسا حکم ہوتا ہے جو مستثنیٰ

منہ کے مخالف ہوتا ہے۔ مثال ماذا دالا مانقص۔ پس نقصان خود
جو زیادہ کے مخالف ہے اور یوں نہ کہا جائے گا "ماجاءنی زید الا ان الجو
الفرد حق" کہ زید میرے پاس نہیں آیا مگر جوہر فرد حق ہے کیونکہ
شرح مختصر لابن حاجب فاعلم ان الکل اتفقوا علی انہ لا بد لصحۃ الاستثناء
از قطب الدین کی عبارت المنقطع من مقارنۃ المتصل فی مخالفۃ لما فی
نفی الحکم مثل ماجاءنی زید الا عمر آخر تک جان کہ تمام علماء کا اتفاق ہے
استثناء منقطع کے صحت کی یہ شرط ہے کہ ماقبل کی مخالفت میں یہ متصل کے

علماء اسلام کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر دعوت فکر

ارباب انصاف اہلسنت علماء کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر دعوت
فکر دیتے ہیں، کہ یہ قانون اجماعی ہے کہ استثناء منقطع تب درست ہے
جب وہ ماقبل کے مخالف ہو، کسی وجہ سے، اور اس حدیث شریف میں انما
ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔
اگر الا انہ لا نبی بعدی کو الا عدم النبوۃ کی تاویل میں کر کے مستثنیٰ منقطع
بنایا جائے، اور منزلت کو بھی عموم پر حمل نہ کیا جائے، تو عدم نبوت کو ماقبل کے
ساتھ کوئی مخالفت نہیں ہے اور انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا
عدم النبوۃ" اس مثال کی طرح ہو جائے گا ماجاءنی زید الا ان الجوہر الفرد
خلاصۃ الکلام، الا انہ لا نبی بعدی کو الا عدم النبوۃ بنا
کرنا اور اس کو انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ سے استثناء کرنا
بالکل غلط ہے، اور ہرگز درست نہیں ہے،

حدیث شریف سے گواہی کہ حدیثِ منزلت میں استثناء متصل ہے ناکہ منقطع ہے اور لانبی بعدی کا حمل عدم نبوت پر غلط ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص باب ذکر شئی من فضائل علیؑ

اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۲ الباب الثانی ابن جوزی حنفی

اہلسنت کی معتبر کتاب خصائص علیؑ ص ۳۳ تصنیف احمد بن شعیب نسائی

اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص از اخطب خوارزم

اہلسنت کی معتبر کتاب مرآۃ المومنین فی مناقب آل سید المرسلین تصنیف مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ سہالوی

اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص از امام احمد بن حنبل

البدایہ والنہایہ کی عبارت | فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ اسنادہ صحیح ولم یخرجوہ،

تذکرہ خواص الامۃ کی عبارت | وقد اخرج الامام احمد ھذا الحدیث فی کتاب الفضائل الذی صنفہ لامیر المومنین، فقال النبیؐ الا ترضی ان تکون منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ وانت خلیفتی،

ترجمہ، امام اہل سنت امام احمد نے نقل کیا ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا تھا کہ اے علیؑ کیا آپ اس چیز پر راضی نہیں ہیں کہ تمہیں میرے ساتھ وہ نسبت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، سوائے نبوت کے اور تو میرا خلیفہ ہے، لوٹے، ارباب انصاف اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ الا انہ لانبی بعدی سے بھی مراد الا النبوۃ ہے اور یہ استثناء متصل ہے، اور علیؑ کی خلافت بلا فصل کا ثبوت ہے،

خصائص نسائی کی عبارت | قال رسول اللہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ

نبی پاکؐ نے فرمایا ہے حضرت علیؑ کے لیے کہ کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تمہیں میرے ساتھ ہر وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی سوائے نبوت کے

ایک حدیث دوسری حدیث کی مفسر ہوتی ہے

بیانہ: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا پاک کو جواب دینا ہے دین کے معاملہ میں خیانت کرنے سے سوائے رسوائی کے اور کچھ نصیب نہ ہوگا، حدیث منزلت میں یہ جملہ بھی آیا ہے کہ الا انہ لا نبی بعدی اور سنی مناظر شاہ عبدالعزیز کہتا ہے کہ اس جملہ سے مراد نبی پاکؐ کی الا عدم النبوۃ ہے اور ہم شیعہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ خود اپنے کلام کی جو تفسیر فرمائیں وہ معتبر اور صحیح ہے اور سنی مناظر نبیؐ کے کلام کی جو تفسیر اس طرح کر لے جو تفسیر نبوی کے خلاف ہو وہ غلط ہے، محترم قارئین ہم نے چھ عدد کتب اہل سنت کے حوالہ جات پیش کئے ہیں کہ نبی کریمؐ نے خود حدیث منزلت میں اس طرح بھی فرمایا ہے اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ، یہ الا النبوۃ قرینہ ہے کہ جہاں نبی کریم نے الا انہ لا نبی بعدی فرمایا ہے وہاں بھی مراد آنجناب کی الا النبوۃ ہے،

پس جس حدیث میں الا النبوۃ آیا ہے وہ تفسیر کرتی ہے اس حدیث کی جس میں الا انہ لا نبی بعدی آیا ہے، پس نتیجہ کلام یہ نکلا کہ حدیث منزلت میں الا النبوۃ ہو یا الا انہ لا نبی بعدی ہو، دونوں صورتوں میں یہ استثناء متصل ہے اور بقول سنی مناظر اگر استثناء متصل ہو تو مفید عموم ہے اور ہم شیعہ لوگ

کہتے ہیں کہ چونکہ حدیث منزلت میں استثناء منفصل ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے
تمام منازل ہارون حضرت علیؑ کے لئے ثابت ہیں اور صرف نبوت ثابت نہیں ہے
پس جس طرح ہارونؑ کے لئے حضرت موسیٰؑ کی وزارت اور خلافت بلافصل ثابت
ہے اور درمیان میں کوئی ابوبکر، عمر اور عثمان نہیں ہے اسی طرح حدیث منزلت کی
روشنی میں ہمارے نبی کریمؐ کی وزارت اور خلافت ہمارے مولا علیؑ کے لئے
ثابت ہے اور درمیان میں کبھی ابوبکر اور عمر کی گنجائش نہیں ہے۔

اہل سنت علماء کو چیلنج کہ ہم نے حدیث شریف میں الا النبوۃ کے الفاظ دکھائے ہیں اگر سنی ملاں سچے ہیں تو وہ حدیث میں الا عدم النبوۃ کے الفاظ دکھائیں

ارباب انصاف، ہم نے جس حدیث شریف میں الا النبوۃ کے الفاظ دکھائے ہیں اسکو
سنی مذہب کے پوپ پال ابن کثیر نے البدایہ میں نقل کر کے پھر اس کے صحیح ہونے
کی تصریح کر کے اپنے مذہب کے مناظرین کو خوب ذلیل اور رسوا کیا ہے،
نیز ہم نے احمد بن شعیب نسائی کی کتاب خصائص سے الا النبوۃ کے الفاظ دکھائے
اور یہ نسائی ارباب صحاح ستہ میں شامل ہے، اور ان احادیث کی موجودگی میں شاہ
عبدالعزیز صاحب تحفہ اور علامہ تفتازانی اور قوشجی نے جو یہ طنبورہ بجایا ہے
کہ یہ استثناء متصل نہیں ہے اور الا النبوۃ مراد نہیں ہے، یہ ان لوگوں کی
خاندان نبوت کی خلافت بلافصل کے خلاف سازش ہے بلکہ مولا علیؑ کی وزارت
بلافصل کے خلاف بغاوت ہے اور تف ہے ان علماء پر کہ نبی کریمؐ
کا کلمہ پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور آل نبیؐ کے خلاف علمی خیانت کرتے
ہیں، زبان سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور قلم سے دشمن والی کاروائی کرتے ہیں،

سنی علماء کا اقرار کہ حدیث شریف میں الا انہ لا نبی بعدی سے مراد الا النبوۃ ہے اور یہ استثناء متصل ہے،

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول فی مناقب آل رسول ص
تصنیف کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی البکری عثمانی،
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ ص۴۳ ، تصنیف نور
الدین علی بن محمد المعروف بابن صباغ المالکی المکی،
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ ندیہ شرح تحفہ علویہ ص م محمد بن اسماعیل الامیر

مطالب السئول کی عبارت: فتلخیص منزلۃ ھارون من موسیٰ انہ کان اخاہ ووزیرہ وعضدہ وشریکہ فی النبوۃ وخلیفتہ علی قومہ عند سفرہ وقد جعل رسول اللہ علیا منہ بھذہ المنزلۃ واثبتھا لہ الا النبوۃ فانہ استثناھا فی آخر الحدیث بقولہ غیر انہ لا نبی بعدی فبقی ما عدا النبوۃ المستثنا ثابتاً لعلی،

ترجمہ، حضرت ہارون کی منازل جناب موسیٰ سے یہ تھیں کہ وہ موسیٰ نبی کے بھائی اور وزیر تھے اور انکے مددگار اور شریک فی النبوت اور ان کے خلیفہ تھے اور رسول پاک نے حضرت علیؑ کو بھی اپنے ساتھ اسی منزلت میں ٹھہرایا اور ان کے لئے تمام کو سوائے نبوت کے ثابت کیا، اور نبوت کو آخر حدیث میں ان الفاظ سے مستثنیٰ کیا ہے کہ الا انہ لا نبی بعدی، پس نبوت کے علاوہ باقی تمام کمالات علیؑ کے لئے ثابت ہیں، نوٹ، اس عبارت کو غور سے پڑھا جائے علامہ کمال الدین سنی شافعی صاف فرما رہے ہیں کہ انہ لا نبی بعدی سے مراد الا النبوۃ ہے

نصول المہمہ کی عبارت:

وقد جعل رسول اللہ علیاً منہ بھذہ المنزلۃ الا النبوۃ فانہ استثناھا بقولہ انہ لا نبی بعدی

جو منزلت ہارون کو موسیٰ سے تھی اسی منزلت میں نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کو ٹھہرایا ہے، سوائے نبوت، کیونکہ نبوت کو انہوں نے اپنے فرمان کے ذریعہ "الا انہ لا نبی بعدی" استثناء کیا ہے،

علامہ ابن صباغ مالکی بھی یہی فرماتے ہیں کہ الا انہ لا نبی بعدی سے مراد الا النبوۃ ہے،

روضۃ الندیم کی عبارت:

وتم التشبیہ بتنزیلہ منہ منزلۃ ھارون من موسیٰ من الکلیم ولم یستثن سوی النبوۃ لختم اللہ بابہا

جب نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کو بمنزلت ہارون کے ٹھہرایا تو تشبیہ تمام ہو گئی اور سوائے نبوت کے نبی کریمؐ نے کسی شئی کو مستثنیٰ نہیں فرمایا،

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ارباب انصاف دیکھا ہمارے مولیٰ علیؑ کی کرامت کو کہ صاحب تحفہ سنی نے جو بیانات حدیث منزلت کی تفسیر میں مولیٰ علیؑ کی شان گھٹانے کے لیے کی تھی اس کی سزا اس ناصبی کو اپنے گھر والوں کے ہاتھوں مل رہی ہیں، جن تین سنی علماء کی عبارت ہم نے پیش کی وہ صاف فرماتے ہیں کہ حدیث منزلت میں مستثنیٰ الا النبوۃ ہے، اور جب مستثنیٰ الا النبوۃ ہے تو مطلب یہ نکلا کہ حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل ثابت ہے، گویا اگر نبی پاکؐ الا النبوۃ نہ فرماتے تو حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے بعد برحق نبی تھے، اور جب نبوت کی نفی ہو گئی تو باقی تمام کمالات حضرت علیؑ کے لئے ثابت ہو گئے اور ان میں خلافت بلا فصل بھی ہے پس مولیٰ علیؑ خلیفہ بلا فصل ہیں

اگر تسلی نہیں ہوئی تو سنی مناظر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے اور ثبوت ملاحظہ ہوں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مشکوٰۃ ص۔ علامہ حسن بن محمد الطیبی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کوکب منیر شرح جامع صغیر ص۔ شرح حدیث منزلت
تصنیف علامہ شمس الدین محمد بن احمد العلقمی ابو بکری عثمانی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تیسیر شرح جامع صغیر ص۔ شرح حدیث منزلت
تصنیف علامہ عبد الرؤف بن تاج الدین المناوی۔

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج منیر شرح جامع صغیر ص شرح حدیث منزلت
تصنیف شیخ علی بن احمد بن نور الدین بن محمد بن ابراہیم العزیزی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج نبوت ص۔ شرح حدیث منزلت از شاہ عبدالحق

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیف مسلول ص۔ تصنیف ثناء اللہ پانی پتی

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ایضاح لطافۃ المقال ص۔ از فاضل رشید

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب قرۃ العینین ص۔ از شاہ ولی اللہ

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الصواعق ص۔ از نصر اللہ کابلی

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۱۱۶ ج ۳ از قسطلانی

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲ ج ۷ حدیث منزلت

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۶۳ ج ۷ بدر الدین عینی

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۳۶ ج ۱۱ از ملا علی قاری حنفی

مرقات شرح مشکوٰۃ کی عبارت ملاحظہ | معنی الحدیث انت متصل بی نازل منی منزلۃ ھارون من موسیٰ وفیہ تشبیہ مبھم بینہ بقولہ الا انہ لا نبی بعدی فعرف ان الاتصال المذکور بینھما لیس من جھۃ

جهتہ مادونہا و هو الخلافۃ
النبوۃ بل من

ترجمہ: المناف کے پوپ پال علامہ ملاں علی قاری نے سنی علامہ الطیبی کی عبارت اس طرح نقل کی ہے کہ حدیث منزلت کا معنی یہ ہے کہ تو اے علیؑ میرے ساتھ متصل ہے اور مجھکو میرے ساتھ ہر وہ فضیلت و منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی اور اس کلام میں تشبیہ مبہم ہے جسکو نبی کریمؐ نے الا انہ لا نبی بعدی سے بیان فرمایا ہے پس معلوم ہوا کہ اتصال مذکور نبی کریمؐ اور حضرت علیؑ میں جہت نبوت سے نہیں ہے بلکہ نبوت کے علاوہ ہے اور وہ خلافت ہے پس دونوں میں اتصال خلافت سے ہے۔

اتصال من جہتہ الخلافہ استثناء کے متصل ہونے کا روشن ثبوت ہے

بیان: سنی علامہ نے لکھا کہ حدیث منزلت میں تشبیہ مبہم پائی جاتی ہے اور الا انہ لا نبی بعدی" اس ابہام کو دور کرتا ہے اس تشبیہ مبہم کا یہ مبیّن ہے اور مفسر ہے، اور ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ یہ الا انہ لا نبی بعدی، تشبیہ مبہم کا مبیّن اور مفسر تب ہو سکتا ہے کہ جب یہ استثناء متصل ہو، اگر استثناء منقطع ہو تو اس کا تو ماقبل کے ساتھ ربط ہی نہیں ہوتا، اور جب اس کا ماقبل کے ساتھ ربط ہی نہیں ہوتا تو یہ ماقبل کے ابہام اور اجمال کو دور ہی نہیں کر سکتا۔ نیز علامہ طیبی کا یہ کہنا کہ الا انہ لا نبی بعدی، سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ اور نبی کریم میں اتصال من جہتہ النبوۃ نہیں ہے بلکہ من جہتہ الخلافت ہے۔ ان کے اس کلام سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ استثناء معنی اتصال کو بیان کرنے کے لئے آیا ہے، اور یہ تب ہو سکتا ہے کہ استثناء متصل ہو اگر منقطع ہو تو یہ بات ممکن نہیں ہے کیونکہ اس کا ماقبل کے ساتھ ربط ہی نہیں ہے۔

کوکب منیر کی عبارت } وفیہ تشبیہ مبہم لم یفہم انہ رضی عنہ فیما شبہ بہ فبین بقولہ الا انہ لا نبی بعدی ان اتصالہ بہ لیس من جہۃ النبوۃ فبقی الاتصال من جہۃ الخلافۃ لانہا تلی النبوۃ فی المرتبۃ

ترجمہ، حدیث منزلت میں تشبیہ مبہم ہے اور معلوم نہ تھا کہ حضرت علیؑ کو کس بات میں تشبیہ دی گئی ہے، پس نبی کریم نے اس ابہام کو اپنے اس قول الا انہ لا نبی بعدی کے ساتھ اس بیان میں فرمایا کہ حضرت علیؑ کو نبی کریم کے ساتھ اتصال من جہۃ النبوۃ نہیں ہے اور پھر اتصال من جہۃ الخلافۃ ہی باقی رہ گیا کیونکہ خلافت ہی نبوت کے بعد آئی ہے مرتبہ میں،

نوٹ، علامہ علقمی فرماتے ہیں کہ الا انہ لا نبی بعدی کے ساتھ تشبیہ مبہم کے ابہام کو دور کیا گیا ہے، اور ہم شیعہ کہتے ہیں یہ فرمان ان کا تب درست ہے جب اس جگہ استثنار متصل ہو اگر منقطع ہو تو اس کا ماقبل سے کوئی ربطہ ہی نہیں ہوتا اور جب ربطہ نہ ہو تو ابہام کس طرح دور کرے گا

یا تیرہ عدد سنی علمار بمع صاحب تحفہ کے والد صاحب کے جھوٹے ہیں اور یا صاحب تحفہ دعوی انقطاع استثنار میں خود اکیلا جھوٹا ہے

ارباب انصاف قرۃ العینین میں بھی اور دیگر کتب کی عبارت میں بھی یہی لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کو ہارون کے ساتھ تشبیہ میں صرف نبوت کو استثنار کیا گیا ہے اور اگر نبوت کا استثنار ہے تو پھر حدیث منزلت میں مستثنی متصل ہے نا کہ منقطع اور صاحب تحفہ اس مسئلہ میں اپنے باپ شاہ ولی اللہ کو بھی جھوٹا قرار دے رہا ہے پس ہم اس سے زیادہ اور کیا کہیں کہ یا تیرہ عدد سنی علمار جھوٹے ہیں اور یا صاحب تحفہ خود جھوٹا ہے

وکیل خلافت بکریہ کی استثناء کو منقطع ثابت کرنے کی ایک اور مکاری

صاحب تحفہ فرماتے ہیں کہ الا انہ لا نبی بعدی یہ معنی کے لحاظ سے بھی مستثنیٰ منقطع ہے کیونکہ چار وصف حضرت ہارونؑ کے یہ بھی تھے کہ وہ سن شریف میں حضرت موسیٰؑ سے بڑے تھے ۲ وہ حضرت موسیٰؑ سے گفتگو میں زیادہ فصیح تھے ۳ وہ نبوت میں جناب موسیٰؑ کے ساتھ شریک تھے، ۴ وہ حضرت موسیٰؑ کے حقیقی بھائی تھے اور یہ چار وصف حضرت علیؑ کے لیے بالکل ثابت نہ تھے، پس معلوم ہوا کہ منزلت سے مراد ہر منزلت نہیں ہے اور جب منزلت میں عموم نہیں ہے تو پھر استثناء بھی متصل نہیں ہے بلکہ استثناء منقطع ہے

جواب، صاحب تحفہ کی تحقیق کی چیر پھاڑ کر کے ہم اس کو انکی روحانی اولاد کے سامنے پیش کر کے ان کو دعوتِ فکر دیتے ہیں،

سنی علماء کا اقرار کہ مذکورہ چار اوصاف عقلاً خود ہی خود بمنزلہ مستثنیٰ کے ہیں

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص مقصد ثانی فصل تفضیل شیخین

۲ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۲۹۱/۲ مبحث امامت حدیث منزلت

۳ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح تجرید قوشجی ص مبحث امامت

۴ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مواقف ص ۳۶/۷ مبحث امامت

شرح مقاصد کی عبارت ملاحظہ ہو کیف ومن منازلہ الاخوۃ فی النسب ولم تثبت لعلی اللھم الا ان یقال انہا بمنزلۃ المستثنیٰ لظہور انتفائہا،

ترجمہ، علامہ تفتازانی فرماتے ہیں کہ منزلت سے مراد ہر منزلت کس طرح لی جا سکتی ہے جبکہ منازل ہارون میں سے ایک منزلت یہ بھی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ کے نسبتی بھائی تھے، اور یہ منزلت حضرت علیؑ کے لئے ثابت نہیں ہے اسے اللہ، مگر یہ کہا جائے کہ یہ منزلت چونکہ یقیناً ثابت نہیں ہے بلکہ منتفی ہے پس یہ بمنزلت مستثنیٰ کے ہے

شرح تجرید قوشجی کی عبارت | کیف ومن منازلہ الاخوۃ فی النسب ولم تثبت لعلی اللھم ان یقال انھا بمنزلۃ المستثنیٰ لظھور انتفائھا،

ترجمہ، علامہ قوشجی بھی فرماتے ہیں منازل ہارون سے اخوۃ نسبی ہے اور یہ منزلت حضرت علیؑ کے لئے ثابت نہیں ہے اسے اللہ، مگر یہ کہا جائے کہ اخوۃ نسبتی یہ منزلت بمنزلت مستثنیٰ کے ہے کیونکہ یہ ایسی ہے جسکا انتفاء ظاہر ہے،

شرح مواقف کی عبارت | وان فرض ان الحدیث یعم المنازل کان عاما مخصوصا لان من منازل ھارون کونہ اخا نبیا و نبیا والعام المخصوص لیس حجۃ فی الباقی او حجۃ ضعیفۃ ولو ترک قولہ نبیا لکان اولیٰ

قاضی عضد الدین اور علامہ جرجانی کا حدیث منزلت کی تشریح میں ایک نئی بسرت کر جھٹلانا

ترجمہ، قاضی عضد الدین عبد الرحمٰن بن احمد ایجی مواقف میں فرماتے ہیں کہ اگر فرض کر لیا جائے کہ حدیث منزلت شامل ہے تمام منازل کو پھر یہ حدیث عام مخصوص بنے گی کیونکہ منازل ہارون سے یہ بھی ہے کہ وہ حضرت موسیٰؑ کے نسبی بھائی تھے، اور وہ نبی بھی تھے، اور یہ منازل حضرت علیؑ کے لئے ثابت نہیں ہیں، اور عام مخصوص ما بقی میں حجۃ نہیں ہوتا،

اور شارح علی بن محمد جرجانی فرماتے ہیں کہ عام مخصوص حجۃ ضعیفہ ہے اور اگر مصنف اپنے قول نبیاً کو ترک کر دیتا تو بہتر تھا، یعنی مصنف عموم منازل کی نفی کے لئے اگر نبوت کا ذکر نہ فرماتے تو زیادہ بہتر تھا،

علماء اہل سنت کو دیانت کے واسطہ سے دعوت انصاف

ہر شخص کو سزا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اہلسنت علماء کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ آپ کے مناظر صاحب تحفہ نے جو فرمایا ہے کہ حدیث منزلت میں استثناء منقطع ہے کیونکہ منزلت کا حمل عموم پر نہیں ہو سکتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ چار اوصاف حضرت ہارون کے حضرت علیؑ کے لئے ثابت نہیں ہیں،

صاحب تحفہ کی یہ تحقیق اور فرمائش ضرطات البعیر اور فسوات الحمیر ہیں، اور ہمارے مولا علیؑ کی یہ کرامت ہے کہ صاحب تحفہ نے حضرت علیؑ کی حق تلفی کی خاطر جو غلط بات بھی کی ہے اللہ پاک نے اس کو اہل سنت کے ہاتھوں جوتے مروائے ہیں،

سنی علامہ تفتازانی اور قوشجی کا اقرار کہ اخوت نسبیہ منزلہ مستثنیٰ کیلئے

ارباب انصاف، امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی حق تلفی کی خاطر صاحب تحفہ نے بے ایمانی کو اپنے لئے حلال کر لیا صاحب تحفہ نے بڑی بے حیائی سے اس چیز کا ذکر کیا ہے کہ اخوت نسبی حضرت ہارونؑ میں تھی اور حضرت علیؑ میں نہ تھی پس اس صفت کے نہ ہونے کی وجہ سے منزلت کو عموم پر حمل نہیں کیا جا سکتا اور علامہ قوشجی اور تفتازانی کہ جن کے خوشہ چین ہیں، صاحب تحفہ وہ فرماتے کہ اخوت نسبی چونکہ اس کا انتفاء ظاہر اور روشن ہے، پس یہ صفت بمنزلت مستثنیٰ کے ہے۔

پھر ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ بقول اہل سنت جب یہ صفت بمنزلت مستثنیٰ کے ہے تو پھر منزلت کو عموم پر حمل کرنے سے مانع ہے کیونکہ یہی استثناء تو عموم کی دلیل ہے۔

تفتازانی اور قوشجی کے ایک فقرہ سے صاحب تحفہ کے جھوٹ کی دیوار حرف غلط کی طرح مٹا دی

ارباب انصاف جب یہ دو سنی علامہ اس چیز کا اقرار فرماتے ہیں کہ اخوت نسبیہ جو ظاہر الانتفاء ہے پس وہ بمنزلت مستثنیٰ کے ہے تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ سن شریف میں بڑا ہونا اور افصح ہونا یہ دونوں وصف بھی چونکہ ظاہر الانتفاء ہیں اس لئے یہ بھی بمنزلت مستثنیٰ کے ہیں۔ خلاصۃ الکلام، صاحب تحفہ نے خلافت بکریہ کے تحفظ کا جو مورچہ تیار فرمایا تھا، اس کے تین کونے گر گئے ہیں، مطلب یہ ہے، کہ اخوت نسبیہ اور سن شریف میں بڑا ہونا اور افصح ہونا یہ تینوں بمنزلہ مستثنیٰ کے ہیں، پس ان کی بحث چھیڑنے سے خلافت ثلاثہ کا بطلان ہی ثابت ہوگا، اور ان کی بحث سے اور ان کے جناب امیرؑ میں نہ ہونے سے آنجنابؑ کی خلافتِ بلا فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، کیونکہ ہماری مراد عموم منازل سے یہ ہے کہ حضرت علیؑ جناب ہارونؑ کی مثل معصوم تھے، افضل تھے، اعلم تھے، مفترض الطاعت تھے اور خلیفہ بلا فصل تھے،

تحفظِ خلافتِ بحریہ کے مورچے کہ جو ٹھوکنے کی بھی ہم اینٹ سے اینٹ بجاتے ہیں

ارباب انصاف وکیل خلافت بحریہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ چونکہ حضرت
ہارون نبی تھے اور حضرت علیؑ نبی نہ تھے اس لئے لفظ منزلت کا عموم پر
حمل کرنا صحیح نہیں ہے، اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت بحریہ کا یہ وکیل تبرا
دیکھئے اور یہ بتا رہا ہے جن چیزوں کو حدیث منزلت کی دلالت میں
بطور قدح، ذکر کرنے سے علمائے اہلسنت نے منع فرمایا ہے یہ خلافت
بحریہ کو بچانے کی خاطر ان ممنوع چیزوں کا بھی سہارا لیتا ہے،

علامہ جرجانی سنی کی زبان پر شیعوں کی حمایت میں کلمہ حق جاری ہو گیا

صاحب تحفہ نے حدیث منزلت کو شیعوں کے موقف سے ہٹانے کیلئے
یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت ہارونؑ نبی تھے اور حضرت علیؑ نبی نہ تھے، پس منزلت
میں عموم نہ رہا اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ نبوت کو خود نبی کریمؐ نے
مستثنیٰ فرمایا ہے، اور بخاری و مسلم کی روایات میں "الا انہ لا نبی بعدی" کا
استثناء موجود ہے، پس نبوت کے مستثنیٰ ہونے کے بعد اگر منزلت کو
عموم پر حمل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور صاحب تحفہ نے جو
غلطی فرمائی ہے ان سے پہلے یہ غلطی قاضی عضد الدین عبد الرحمن بن احمد ایجی
اپنی کتاب مواقف میں کر چکے ہیں اور سنی علامہ شریف علی بن محمد جرجانی اس
غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے شرح مواقف میں یہ لکھا ہے ولو ترک قولہ نبیا
لکان اولی، مطلب یہ ہے کہ قاضی عضد الدین اور صاحب تحفہ دونوں نے حضرت علیؑ کی حق تلفی کیلئے یہ کہا ہے کہ
حضرت ہارونؑ نبی تھے اور حضرت علیؑ نبی نہ تھے، پس منزلت کو عموم پر حمل نہیں کیا جا سکتا ہے اور سنی علامہ جرجانی نے اس
فحش غلطی کا اقرار فرمایا ہے اور صاف لکھا ہے کہ اگر مصنف حدیث منزلت کی دلالت کی قدح کے سلسلہ میں لفظ نبوت کو ترک کر دیتے تو بہتر تھا

حدیث منزلت کی حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل پر دلالت کو توڑنے کیلئے وکلاء خلافت بکریہ کے بھانت بھانت کے اقوال۔ اور اللہ نے ان سب کو ذلیل کیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۲۹ از ابن حجر مکی شبہ ۱۲

سلمنا ان الحدیث یعم المنازل کلہا لکنہ عام مخصوص اذ من منازل هارون کونہ اخا و نبیا والعام المخصوص غیر حجۃ فی الباقی،

ترجمہ: ابن حجر مکی صاحب تحفہ کو جھٹلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حدیث منزلت میں منزلت عام ہے جو کہ تمام منازل کو شامل ہے مگر یہ عام مخصوص ہے کیونکہ جناب ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے نسبی بھائی تھے اور نبی تھے اور یہ اوصاف حضرت علیؑ کو حاصل نہ تھے اور باقی میں عام مخصوص حجت نہیں ہے

نوٹ: ارباب انصاف وکلاء خلافت بکریہ بیچارے بہت پریشان ہیں اور جسکو دیکھو اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ، کوئی کہتا ہے کہ منزلت میں عموم ہی نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ یہ عام مخصوص ہے

سنی علماء کا اقرار کہ عام مخصوص مابقی میں حجت ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الاسرار شرح اصول بزدوی ص تصنیف علامہ عبد العزیز بن احمد بخاری فاروقی عثمانی،

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح منہاج الوصول الی علم الاصول ص ۲۴۷ فصل ۳ باب ۲ تصنیف برہان الدین عبید اللہ بن محمد الوغانی العبیدی،

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان فی علوم القرآن ص نوع ۴۵ تصنیف عبد الرحمن بن ابوبکر جلال الدین سیوطی صدیقی فاروقی،

کشف الاسرار کی عبارت | اجماع السلف علی الاحتجاج بالعموم ای بالعام الذی خص منہ فان فاطمۃ احتجت علی ابی بکر فی میراثہا من النبی بعموم قولہ تعالیٰ یوصیکم اللہ فی اولادکم الآیۃ مع ان الکافر والقاتل وغیرھما خصو منہ

ترجمہ، گذرے ہوئے بزرگوں کا اجماع کہ جس عام کی تخصیص کی گئی ہو اسکو دلیل بنانا درست ہے کیونکہ جناب فاطمۃؑ بنت رسول اللہؐ نے اپنے باپ رسول اللہ کی میراث کے بارے ابوبکر کے خلاف اس آیت کے عموم کے ساتھ دلیل پیش کی تھی کہ یوصیکم اللہ کہ اللہ پاک آپکو اولاد کے بارے حکم دیتا ہے حالانکہ اس آیت کا عموم کافر اور اپنے باپ کی قاتل اولاد سے تخصیص شدہ ہے،

نوٹ، یہ عبارت اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ عام تخصیص کے بعد مابقی میں حجت ہے

تفسیر اتقان کی عبارت | واما المخصوص فامثلتہ فی القرآن کثیرۃ جداً وھی اکثر من المنسوخ اذ ما من عام فیہ الا وقد خص ثم المخصص لہ اما متصل او

ترجمہ، اور عام مخصوص پس اسکی مثالیں قرآن پاک میں بہت زیادہ ہیں اور یہ منسوخ سے بھی زیادہ ہیں اور قرآن پاک میں جو آیت بھی عام ہے، اس کو تخصیص دی گئی ہے اور پھر تخصص کی دو قسمیں ہیں متصل اور منفصل،

وکلا، خلافت بکریہ اس کی حفاظت کی خاطر جھوٹ کو بھی حلال سمجھتے ہیں

ارباب انصاف دو سنی مناظر ایک قاضی عضد الدین صاحب مواقف اور دوسرا ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ ان دونوں نے خلافت بکریہ کی خاطر اپنا دین وایمان بھی داؤ پر لگا دیا ہے، اور بڑی بے حیائی سے یہ دونوں لکھ گئے ہیں کہ عام مخصوص باقی میں حجت نہیں ہے، ہمارے تینوں حوالہ جات سنی مذہب کے جوتے ہیں جو ان دونوں کے منہ پر لگے ہیں

وکیل خلافت بکر یہ نے بے ایمانی کی آخری حد کو ہاتھ لگایا ہے کہ اگر کلام میں مستثنیٰ متصل ہو اور منزلت کو عموم پر حمل کیا جائے تو کلام معصوم میں جھوٹ لازم آتا ہے

ارباب انصاف صاحب تحفہ نے بے حیائی اور ڈھیٹھ ہونے کے کچھ حاصل امتحان کیے ہوئے ہیں، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ظاہر کرنے کے فن میں اسکو خوب مہارت ہے

جواب ارباب انصاف حقیقت اس طرح ہے کہ حدیث منزلت میں اگر استثناء کو منقطع مراد لیا جائے اور منزلت کو عموم پر حمل نہ کیا جائے تو اس کلام معصوم میں جھوٹ لازم آتا ہے مگر صاحب تحفہ کی الٹی گنگا بہتی ہے، جب حضرت امام احمد صاحب اور امام اہل سنت حضرت امام نسائی نے اس حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے کہ الا انہ لا نبی بعدی کے بجائے انہوں نے الا النبوۃ نقل کیا ہے۔ تو کیا صاحب تحفہ باور کرتے ہیں کہ اہل سنت کے ان دو اماموں نے نبی کریم پر جھوٹ بولا ہے

خلاصۃ الکلام حدیث منزلت حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کا روشن ثبوت ہے

اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ،

اس کا مطلب یہ ہے وہ منازل جو عقلاً مستثنیٰ ہیں یا جنکو نبی کریم نے خود مستثنیٰ فرمایا ہے ان کے علاوہ تمام منازل ہارونؑ حضرت علیؑ کے لیے ثابت ہیں اور وہ منازل یہ ہیں حضرت ہارونؑ معصوم تھے اعلم اور افضل امت موسویہ تھے ان کی اطاعت فرض تھی، اور حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ اور وزیر تھے اسی طرح حضرت علیؑ معصوم تھے اعلم اور افضل امت محمدیہ تھے، انکی اطاعت فرض تھی اور نبی کریم کے وزیر اور خلیفہ بلا فصل تھے،

تمام منازل ہارون کا اثبات حضرت علیؑ کے لئے ایک ایسے فرمان رسالت سے کہ جسے پڑھ کر وکلائے خلافت بکریہ کا جگر پھٹ جائے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب خصائص علیؑ ص۸۲ لامام نسائی حدیث ۱۴۷

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۱۳۵ لابن مغازلی حدیث ۱۷۸

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۶۱ لاخطب خوارزمی فصل ۹

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ج۱ ص۲۲۱ ابراہیم بن محمد جوینی باب ۴۳

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ترجمۃ الامام علی ابن ابی طالبؑ من تاریخ مدینہ دمشق ج۲ ص۲۷۵
تصنیف الحافظ ابی القاسم علی بن الحسین بن ہبۃ اللہ الشافعی

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ملا علی متقی

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نظم درر السمطین ص تصنیف محمد بن یوسف زرندی

۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل ص باب ۲۸ قسم ۲

۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الاکتفاء فی فضل اربعۃ الخلفاء ص لابراہیم بن عبد اللہ یمنی

۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب معارج العلی فی فضائل علیؑ ص۶۴ معراج رابع مقصد عالم

خصائص کی عبارت: ثم قال قم یا علیؑ فقد برئت لا بأس علیک وما دعوت اللہ لنفسی شیئاً الا دعوت لک بمثلہ وما دعوت شیئاً الا قد استجیب لی او قال اعطیت الا انہ قیل لی لا نبی بعدک ،

ترجمہ: حضرت علیؑ کو بیماری کی حالت میں نبی کریم نے اپنے بستر میں سلا کر دعا کی اور پھر فرمایا یا علی تم کھڑے ہو جاؤ تم ٹھیک ہو گئے ہو، اور میں نے کسی چیز کا اپنے لئے اللہ سے سوال نہیں کیا مگر اس کی مثل میں نے تمہارے لئے بھی اللہ سے سوال کیا ہے

اور میں نے کسی چیز کا بھی اللہ سے سوال نہیں کیا مگر وہ چیز اللہ نے مجھے عطا فرمائی مگر مجھے یہ بھی کہا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

کتاب الاکتفاء | قم فقد برئت وما سالت اللہ شیئا الا سالت لک
کی عبارت | مثلہ الا انہ قیل لا نبوۃ بعدک

ترجمہ، دعا کرنے کے بعد نبی کریمؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ آپ کھڑے ہو جائیں آپ تندرست ہو گئے ہیں اور میں نے اللہ پاک سے نہیں سوال کیا کسی چیز کا مگر اسکی مثل میں نے آپ کے لئے بھی سوال کیا ہے (اور وہ سوال اور دعا قبول) ہوئی ہے مگر یہ بھی کہا گیا کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

کیا نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کیلئے حصول نبوت کی دعا بھی فرمائی ہے

ارباب انصاف مذکورہ حوالہ جات اس امر کا روشن ثبوت ہیں کہ نبی کریمؐ نے تمام کمالات اور فضائل و مناقب کے حصول کی حضرت علیؑ کیلئے دعا مانگی ہے، بعبارۃ اخریٰ، نبی کریمؐ نے امامت و ولایت، خلافت اور نبوت کے حصول کی حضرت علیؑ کیلئے دعا مانگی، نیز اعلم الناس اور اشرف اور افضل اور ارفع الناس ہونے کی بھی حضرت علیؑ کیلئے دعا مانگی، اور معصوم ہونے کی اور خلیفہ بلا فصل ہونے کی بھی،

خلاصۃ الکلام، تمام خوبیوں کے حصول کی دعا مانگی، اور سوائے نبوت کے باقی ہر چیز میں دعا قبول ہو گئی ہے، پس یہ حدیث اس امر کا بھی روشن ثبوت ہے کہ حضرت علیؑ کے لئے تمام منازل ہارون ثابت ہیں، سوائے نبوت کے، اور جس طرح اگر حضرت ہارون زندہ رہتے تو وہ حضرت موسیٰ کے خلیفہ بلا فصل تھے اور درمیان میں کوئی عمر، بکر اور عثمان نہ تھا، اسی طرح ہمارے مولا علیؑ نبی کریمؐ کے خلیفہ بلا فصل ہیں اور درمیان میں کسی بکر، عمر، عثمان کی گنجائش نہیں ہے

نبی کریمؐ کا حضرت علیؑ کے لئے عصمت اور نبوت کے حصول کی دعا مانگنا

اور اس فضیلت کو پڑھ کر وکلاء خلافت بحریہ کا جگر پھٹ جاتا ہے اور آنکھیں خون روتی ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۵۱ ج ۲ از محب الدین طبری
اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب المطہرین ص — از ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی
اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص ۳۲۸ از ابن مغازلی حدیث ۳۷۵
اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۴ از سبط ابن الجوزی
اہل سنت کی معتبر کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل ص — از شہاب الدین احمد
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص — آیت
اہل سنت کی معتبر کتاب کنز البراہین الکسبیہ ص — از شیخ علی بن محمد الحجوی
اہل سنت کی معتبر کتاب روضہ ندیہ شرح تحفہ علویہ ص — از محمد بن اسماعیل الامیر
اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص — از امام احمد بن حنبل الشیبانی،
اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۶۳ از احمد بن عبد اللہ طبری

ریاض النضرہ کی عبارت: عن اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ یقول اللھم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اللھم اجعل لی وزیرا من اھلی اخی علیا اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا اخرجہ احمد فی المناقب،

ترجمہ: اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ اے اللہ میں اسی طرح عرض کرتا ہوں جس طرح میرے بھائی موسیٰ نے عرض کی تھی، اے خدا میرے بھائی علیؑ کو میرے اہل سے میرا وزیر بنا اور میری پشت کو اسکے ساتھ مضبوط فرما

اور علیؑ کو میرے امر میں میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری تسبیح اور تیرا ذکر زیادہ کریں تو ہمارے حالات سے باخبر ہے، اس حدیث کو امام احمد نے مناقب میں لکھا۔

نوٹ، قرآن پاک پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ میں حضرت موسیٰؑ کی دعا میں یہ جملہ بھی مذکور ہے "واشرکہ فی امری" کہ اے خدایا ہارونؑ کو میرے امر میں شریک فرما، اور علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ اس امر سے مراد امر نبوت ہے اور ہمارے نبی کریمؐ کی دعا میں بھی "واشرکہ فی امری" موجود ہے کہ اے خدا علیؑ کو میرے امر نبوت میں میرا شریک بنا ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح حضرت موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارون کے لئے یہ دعا مانگی کہ اے خدایا میرے بھائی ہارونؑ کو نبوت میں میرا شریک بنا، اسی طرح ہمارے نبی کریمؐ نے اپنے بھائی حضرت علیؑ کے لئے دعا مانگی، کہ اے خدا میرے بھائی کو نبوت میں میرا شریک بنا،

محترم احباب۔ دیکھو کتنا فرق ہے بقول دکلار خلافت عمر یہ نبی کریمؐ نے عمر صاحب کیلئے دعا مانگی کہ اے خدایا اسکو مسلمان بنا گویا عمر صاحب پہلے کافر تھے اور حضرت علیؑ کے لئے نبی پاک نے یہ دعا مانگی کہ اے خدایا تو علیؑ کو میرا شریک بنا مراد یہ تھی کہ علیؑ کو نبی بنا،

مناقب لابن مغازلی کی عبارت | اللھم سئلک موسیٰ بن عمران وانا محمد اسئلک ان تشرح لی صدری و تیسر لی امری و تحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا قولی واجعل لی وزیراً من اھلی علیاً اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فقال ابن عباس فسمعت منادیا ینادی یا احمد قد اوتیت ما سألت الخ

ترجمہ، اے خدایا موسیٰؑ ابن عمران نے بھی تجھ سے سوال کیا تھا اور میں محمدؐ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے سینے کو کھول دے، میرے امر کو آسان فرما، میری زبان سے عقد کو کھول دے تاکہ وہ میری بات کو سمجھیں اور میرے بھائی علیؑ کو میرے اہل سے

میرا وزیر بنا اور علیؑ کے ساتھ میری پشت کو مضبوط فرما اور میرے امر میں علیؑ کو میرا شریک بنا اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے سنا غیب سے آواز آئی "اے احمد تو نے جس چیز کا سوال کیا ہے وہ تجھ کو مل گئی ہے"،

نوٹ، دس عدد کتب اہلسنت گواہ ہیں کہ ہمارے نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کے لئے جو دعا مانگی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں "واشرکہ فی امری" اور یہ فی امری مفید عموم ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ کیلئے ہر کمال اور خوبی و فضیلت کی دعا مانگی ہے اور عصمت و نبوت بھی کمال ہے پس ہمارے نبی کریم نے حضرت علیؑ کے لئے عصمت اور نبوت کی دعا مانگی ہے،

سنی علماء کا فیصلہ کہ جسے علیؑ کی خلافت بلافصل کے منکرین کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، مفرد مضاف، لفظ امر مضاف، ہمیشہ عموم کا فائدہ دیتا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح جمع الجوامع ص — از جلال الدین محلی

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت ص — از مولوی عبد العلی

اہل سنت کی معتبر کتاب کلیات ص — از ابو البقاء الحنفی

اہل سنت کی معتبر کتاب اشباہ و النظائر ص — از زین الدین بن نجیم الحنفی

جمع الجوامع کی عبارت ملاحظہ ہو: والمفرد المضاف الی معرفة للعموم علی الصحیح نحو فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ای کل امر اللہ

ترجمہ، قول صحیح یہ ہے کہ جو مفرد مضاف ہوتا ہے، معرفہ کی طرف وہ مفید عموم ہے جس طرح کہ اس آیت میں ہے جو لوگ امر خدا کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اللہ سے ڈرنا چاہیئے، عن امرہ میں مراد ہر امر خدا ہے،

چار عدد سنی علماء کی کتب کی گواہی کہ امر مضاف مفید عموم ہے

بیانیہ: ارباب انصاف اسی رسالہ میں صدہا ہم نے کتب کے حوالہ جات بمع عبارات پیش کئے ہیں کہ وکلاء خلافت بکریہ اعتراف کرتے ہیں کہ لفظ امر جب معرفہ کی طرف مضاف ہوتا ہے تو مفید عموم ہے جیسا کہ آیت میں عن امرہ سے مراد ہر امر

نبی کریمؐ کی دعا واشرکہ فی امری میں، امر مضاف ہے اور مفید عموم ہے

محترم قارئین ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے، اور دین کے معاملہ میں بے ایمانی کا نتیجہ رسوائی ہے، جب وکلاء خلافت بکریہ کا یہ اپنا فیصلہ ہے کہ اسم جنس مضاف، مفرد مضاف، لفظ امر مضاف، یہ مفید عموم ہیں تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی دعا، جو دس عدد کتب اہلسنت کے حوالہ سے ہم نے پیش کی ہے اس میں یہ لفظ موجود ہے کہ "واشرکہ فی امری" کہ اے خدایا تو علیؑ کو میرے امر میں شریک فرما لفظ امر جو مضاف ہے یا متکلم کی طرف یہ عموم کا فائدہ دیتا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ اے خدایا علیؑ کو میرے ہر امر میں شریک فرما، اور ہر امر میں شراکت تب ہو سکتی ہے کہ جس طرح نبی کریمؐ تمام امت سے افضل ارفع اشرف تھے، اور ہر گناہ سے پاک تھے اور اعلم تھے اور آنجناب کی اطاعت فرض تھی، اور آنجناب امام تھے ولی تھے نبی تھے اسی طرح ان تمام کمالات اور فضائل میں حضرت علیؑ نبی کریمؐ معصوم کیساتھ شریک ہوں نبی کریمؐ نے صرف نبوت کو مستثنیٰ فرمایا ہے اور نبوت کے علاوہ تمام کمالات نبیؐ میں حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے ساتھ شریک ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت علیؑ معصوم ہیں اور انکی اطاعت مثل نبی فرض ہے اور تمام امت سے افضل ہیں اور جس میں یہ صفات ہوں وہ خلیفہ برحق اور خلیفہ بلا فصل ہے پس حضرت علیؑ خلیفہ بلا فصل ہے،

حضرت علیؑ کی ایک بہت بڑی فضیلت کہ جسے پڑھ کر وکلائے خلافت بکریہ کے دل خون روتے ہیں آنجناب نفس نبیؐ مثل نبیؐ اور نظیر نبیؐ ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ج ۳ ص ۱۵۳ فصل ۶ از محب الدین طبری
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص ۸۱ فصل ۱۴ ص ۹۰ از اخطب خوارزم
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ج ۱ ص ۲۰۴ باب ۵۶ از حافظ سلیمان حنفی
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفۃ المحبین ص از نظام الدین احمد بن علی اکبر
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل ص شہاب الدین احمد

ریاض النضرہ کی عبارت | عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ما من نبیؐ الا و له نظیر فی امته و علی نظیری

ترجمہ، نبی پاکؐ نے فرمایا کہ ہر نبیؐ کی اسکی امت میں کوئی نظیر ہوتا ہے اور علیؑ بن ابی طالب میری امت میں میری نظیر ہے، یہ حدیث ینابیع میں بھی موجود ہے ص ۲۰۴

ریاض النضرہ کی عبارت ملاحظہ | قال رسول لوفد ثقیف حین جاؤ لتسلمن او لابعثن علیکم رجلا منی او قال مثل نفسی فلیضربن اعناقکم

ترجمہ، نبی پاکؐ نے وفد ثقیف سے فرمایا تھا کہ تم اسلام لاؤ ورنہ میں ایسے مرد کو تمہاری سرکوبی کیلئے روانہ کردوں گا، جو مجھ سے ہو یا میری ذات کی مثل ہوگا،

نوٹ، بعینہ یہ عبارت مناقب خوارزمی میں بھی موجود ہے، منی او قال مثل نفسی

مناقب خوارزمی کی عبارت ملاحظہ | قالت عائشہ من خیر الناس بعدک یا رسول اللہ قال علی ابن ابی طالب هو نفسی و انا نفسه

ترجمہ، حضرت عائشہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے بعد تمام لوگوں سے افضل کون ہے

چار عدد سنی علماء کی کتب کی گواہی کہ امر مضاف مفید عموم ہے

بیانئه: ارباب انصاف اسی رسالہ میں صدہا ہم نے کتب کے حوالہ جات بمع عبارات پیش کئے ہیں کہ وکلاء خلافت بکریہ اعتراف کرتے ہیں کہ لفظ امر جب معرفہ کی طرف مضاف ہوتا ہے تو مفید عموم ہے جیسا کہ آیت میں عن امرہ سے مراد ہر امر

نبی کریمؐ کی دعا واشرکہ فی امری میں، امر مضاف ہے اور مفید عموم ہے

محترم قارئین ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے، اور دین کے معاملہ میں بے ایمانی کا نتیجہ رسوائی ہے، جب وکلاء خلافت بکریہ کا یہ اپنا فیصلہ ہے کہ اسم جنس مضاف، مفرد مضاف، لفظ امر مضاف، یہ مفید عموم ہیں تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی دعا، جو دس عدد کتب اہلسنت کے حوالہ سے ہم نے پیش کی ہے اس میں یہ لفظ موجود ہے کہ "واشرکہ فی امری" کہ اے خدایا تو علیؑ کو میرے امر میں شریک فرما لفظ امر جو مضاف ہے یا متکلم کی طرف یہ عموم کا فائدہ دیتا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ اے خدایا علیؑ کو میرے ہر امر میں شریک فرما، اور ہر امر میں شراکت تب ہو سکتی ہے کہ جس طرح نبی کریم تمام امت سے افضل ارفع اشرف تھے، اور ہر گناہ سے پاک تھے اور اعلم تھے اور آنجناب کی اطاعت فرض تھی، اور آنجناب امام تھے ولی تھے نبی تھے اسی طرح ان تمام کمالات اور فضائل میں حضرت علیؑ نبی کریمؐ معصومؑ کیساتھ شریک ہوں نبی کریمؐ نے صرف نبوت کو مستثنیٰ فرمایا ہے اور نبوت کے علاوہ تمام کمالات نبیؐ میں حضرت علیؑ نبی کریم کے ساتھ شریک ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت علیؑ معصوم ہیں اور انکی اطاعت مثل نبی فرض ہے اور تمام امت سے افضل ہیں اور جس میں یہ صفات ہوں وہ خلیفہ برحق اور خلیفہ بلا فصل ہے پس حضرت علیؑ خلیفہ بلا فصل ہے۔

علیؑ کی ایک بہت بڑی فضیلت کہ جسے پڑھ کر وکلاء خلافت سنت بکریہ کے دل خون روتے ہیں آنجناب نفس نبیؐ مثل نبیؐ اور نظیر نبیؐ ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ج ۳ ص ۱۵۳ فصل ۶ از محب الدین طبری

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص ۸۱ فصل ۱۴ ص ۹۰ از اخطب خوارزم

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ج ۱ ص ۲۰۴ باب ۵۶ از حافظ سلیمان حنفی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفۃ المحبین ص ـــ از نظام الدین احمد بن علی اکبر

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل ص ـــ شہاب الدین احمد

ریاض النضرہ کی عبارت: عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ما من نبی الا وله نظیر فی امته و علی نظیری

ترجمہ: نبی پاکؐ نے فرمایا کہ ہر نبیؐ کی اسکی امت میں کوئی نظیر ہوتا ہے اور علیؑ بن ابی طالب میری امت میں میری نظیر ہے۔ یہ حدیث ینابیع میں بھی موجود ہے ص ۲۰۴

ریاض النضرہ کی عبارت ملاحظہ: قال رسول لوفد ثقیف حین جاؤ لتسلمن او لابعثن علیکم رجلا منی او قال مثل نفسی فلیضربن اعناقکم

ترجمہ: نبی پاکؐ نے وفد ثقیف سے فرمایا تھا کہ تم اسلام لاؤ ورنہ میں ایسے مرد کو تمہاری سرکوبی کیلئے روانہ کر دوں گا جو مجھ سے ہو یا میری ذات کی مثل ہو گا۔

نوٹ: بعینہ یہ عبارت مناقب خوارزمی میں بھی موجود ہے، منی او قال مثل نفسی

مناقب خوارزمی کی عبارت ملاحظہ: قالت عائشہ من خیر الناس بعدک یا رسول اللہ قال علی ابن ابی طالب هو نفسی و انا نفسه

ترجمہ: حضرت عائشہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے بعد تمام لوگوں سے افضل کون ہے

آنجناب نے فرمایا وہ علی بن ابی طالب ہے وہ میری ذات کی مثل ہے اور میں اس کی مانند ہوں

تحفۃ المحبین کی عبارت | قلت یا رسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ ان هذا یسألنی عن النفس واخرج ابن النجار فی تاریخ بغداد، قال علی نفسی فمن رأیتہ یقول فی نفسہ شیئاً ملخص

ترجمہ، عمرو بن عاص کہتا ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے سوال کیا کہ حضور زیادہ پیارا آپکو کون ہے ای الناس احب الیک، آنجنابؐ نے فرمایا کہ مجھے اپنی بیوی عائشہ زیادہ پیاری ہے راوی عرض کرتا ہے کہ میں نے مردوں کے بارے سوال کیا آنجنابؐ نے فرمایا کہ اس کا باپ ابوبکر، عمرو بن العاص نے عرض کیا علیؑ ابن ابی طالبؑ کا مقام کیسا ہے، نبی پاکؐ اصحاب کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا کہ یہ میری ذات کی بابت سوال کرتا ہے، ایک روایت میں یوں لکھا ہے ایک مرد انصاری نے عرض کیا کہ علیؑ کا مقام کیسا ہے فرمایا (کہ وہ میری ذات کی مانند ہے) اور آپ نے دیکھا کسی کو کہ اس کی ذات کی بابت سوال کیا جاتا ہو، اور ابن نجار نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے علیؑ کے متعلق کچھ نہیں فرمایا، آنجناب نے فرمایا کہ علیؑ میری ذات کی مانند ہے اور کون ہے جو اپنی ذات کے بارے کچھ کہتا ہو،

توضیح الدلائل کی عبارت | ان امیر المومنین علیؑ قد شابہ النبیؐ فی اکثر الفضائل والخصال المرضیہ وقد عدھا بعض العلماء بعض الخصال منها نظیرہ فی الاصل بدلیل شاھد الذنب، ونظیرہ فی الطہارۃ بدلیل انما یرید اللہ، ونظیرہ فی آیت ولی الامۃ بدلیل انما ولیکم، ونظیرہ فی الاداء والتبلیغ سورۃ برأت بدلیل لا یؤدیھا الا انت او من ھو منک ونظیرہ فی کونہ مولی الامۃ بدلیل من کنت مولاہ ونظیرہ

فی مماثلتہ نفسیھما بدلیل انفسنا وانفسکم ونظیرہ فی فتح بابہ فی المسجد

سنی علماء کا اقرار کہ سات باتوں میں حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے مشابہ ہیں،

شہاب الدین احمد توضیح الدلائل میں لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ زیادہ خصائل اور فضائل میں نبی کریمؐ کے مشابہ ہیں اور ان میں سے کچھ فضائل کو علماء نے شمار فرمایا ہے ۱۔ حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے مشابہ ہے نسب شریف میں —

۲۔ اور مشابہ ہیں طہارت میں اور اسکی دلیل آیت تطہیر ہے —

۳۔ اور مشابہ ہیں، امت کے ولی ہونے میں اور اسکی دلیل آیت ولایت ہے،

۴۔ اور مشابہ ہیں، تبلیغ سورہ برائت میں بدلیل، لا یؤدیھا الا انا او من ھو منی

۵۔ اور مشابہ ہیں، امت کے مولی ہونے میں اور دلیل اسکی ہے من کنت مولاہ فعلیؑ

۶۔ اور مشابہ ہیں، کہ جس طرح نبی کریمؐ کا در مسجد کے صحن کی طرف کھلتا تھا اسی طرح علیؑ کا در بھی،

آیت مباہلہ واحادیث نبویہ گواہ ہیں کہ حضرت علیؑ مثل نبیؐ ہیں،

ہمارے پیش کردہ حوالہ جات اس بات کا روشن ثبوت ہیں کہ حضرت علیؑ تمام کمالات میں سوائے نبوت کے، نبی کریمؐ کی مثل ہیں، اور جو تمام کمالات میں نبی کریمؐ کی مثل ہو گا وہ نبیؐ کریم کی طرح معصوم ہو گا، مفترض الطاعت اور اعلم اور اشجع ہو گا، اور جو ان خوبیوں کا حامل ہو گا، اور ہمارے نبی کریمؐ اسکو یہ بھی فرمادیں کہ تم میرے ساتھ وہ منزلت رکھتے ہو جو ہارونؑ موسیٰؑ کے ساتھ رکھتے تھے پس ایسا شخص نبی کریمؐ کا خلیفہ بلا فصل ہو گا، کیونکہ ہارونؑ جناب موسیٰؑ کے خلیفہ بلا فصل تھے اور درمیان میں کوئی بکر، عمر اور عثمان نہ تھا

خاندان نبوت کی حکومت بلافصل کو ناکام کرنے کی خاطر دہلوی دجال کی ایک اور سازش

بیانہ، وکیل ثلثہ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت ہارون کو جو منازل جناب موسیٰؑ سے حاصل تھیں ان میں خلافت بعد الموت نہیں ہو سکتی کیونکہ ہارون رسول مستقل تھے اور خلافت نیابت نبی ہے پس رسالت خلافت کے ساتھ منافات رکھتی ہے، ارباب انصاف وکیل خلافت بکریہ کی اس سازش کی اب ہم چیر پھاڑ کر کے اسکو بے نقاب کرتے ہیں اور عالم اسلام کو دعوت فکر دیتے ہیں

منازل ہارونؑ میں خلافت شامل ہے اور اس کا انکار گویا قرآن پاک کا انکار ہے

وقال موسیٰ لاخیہ ہارون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین، رکوع ۶۔ پارہ ۹ سورہ اعراف

ترجمہ، حضرت موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ کے لئے فرمایا کہ تو میری قوم میں میرا خلیفہ بن جا۔ نوٹ، ارباب انصاف کیا یہ وکیل خلافت بکریہ حضرت موسیٰؑ سے زیادہ علم رکھتا تھا، اگر خلافت اور نبوت میں منافات ہے تو جناب موسیٰؑ نے ہارونؑ کو خلیفہ کیوں بنایا، اور رب تعالیٰ نے موسیٰؑ کو رسول کیوں بنایا جبکہ وہ سنی مذہب کے قانون کے مخالف تھے، اور جب حضرت موسیٰؑ کے اقدام سے ابوبکر صاحب کی خلافت کو نقصان پہنچتا تھا تو اللہ پاک نے موسیٰؑ کو منع کیوں نہ فرمایا کہ تم ہارونؑ کو خلیفہ مت بنائیں، خلاصۃ الکلام۔ جناب موسیٰؑ کا ہارونؑ کو خلیفہ بنانا اور اس خلافت کو خود اللہ پاک کا قرآن میں ذکر کرنا اس چیز کا روشن ثبوت ہے کہ خلافت اور نبوت کی آپس میں کوئی منافات نہیں ہے، اور وکیل ثلثہ کی بلا اجرت وکالت بے کار ہے، اور اس ہیرا پھیری سے خلافت بکریہ ثابت نہیں ہو سکتی ہے

اور اگر دہلوی دجال کی قرآن پاک سے تسلی نہیں ہوئی تو اسکے ہم مذہب اور ہم پیر بھائی علماء کے اقوال مذکورہ آیت کی تفسیر میں پیش کرتا ہوں کہ جن کا مطلب بھی یہی ہے کہ جناب موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو خلیفہ بنایا تھا اور خلافت و رسالت میں کوئی منافات نہیں ہے

سنی علماء کا اقرار کہ رسالت و نبوت اور خلافت میں کوئی منافات نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی ص

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الکشف والبیان فی تفسیر القرآن ص آیت اخلفنی فی قومی تصنیف ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی سنی ابو بکری

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرآن ص ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی سنی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص م جار اللہ محمود بن عمر زمخشری سنی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مفاتیح الغیب ص م فخر الدین محمد بن عمر الرازی

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص م نظام الدین حسن بن محمد النیشاپوری

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر انوار التنزیل ص م قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مدارک التنزیل ص م ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص م عماد الدین اسماعیل بن عمر الدمشقی

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم تصنیف ابو السعود بن محمد العمادی عثمانی

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تکملۃ تفسیر جلال الدین محلی المعروف تفسیر جلالین تصنیف جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ابو بکری

۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر سراج المنیر ص م محمد بن احمد الشربینی الخطیب

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر شاہی ص م محمد محبوب عالم بن صفی الدین جعفر

تفسیر کبیر رازی کی عبارت | واما قولہ تعالیٰ وقال موسیٰ لاخیہ ھارون فقولہ ہارون عطف بیان لاخیہ وقری بالضم علی النداء اخلفنی فی قومی، کن خلیفتی فیھم واصلح وکن مصلحا

ترجمہ، اخلفنی کا مطلب یہ ہے کہ اے ہارون تو میری قوم میں میرا خلیفہ بن جا اور ان کی اصلاح کر۔ ملخص

غرائب القرآن کی عبارت | اخلفنی فی قومی، کن خلیفتی فیھم اصلح کن مصلحا
تو میری قوم میں میرا خلیفہ ہو جا اور ان کا مصلح ہو جا،

تفسیر بیضاوی کی عبارت ملاحظہ | اخلفنی فی قومی۔ ای کن خلیفتی فیھم واصلح،
تو میری قوم میں میرا خلیفہ ہو جا، اور ان کی اصلاح فرما

نوٹ، ارباب انصاف تیرہ ۱۳ عدد تفاسیر اہل سنت جنکی فہرست ہم نے دی ہے اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ تیرہ عدد علماء اہلسنت نے اخلفنی کا معنی یہ کیا ہے کہ جناب موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے فرمایا تھا، کہ تو میرا خلیفہ بن جا، پس معلوم ہوا کہ نبوت و رسالت، اور خلافت میں کوئی منافات نہیں ہے، اور دہلوی دجال صاحب فرماتے ہیں کہ منافات ہے پس یا تو تیرہ عدد سنی علماء جھوٹے ہیں اور یا تنہا دہلوی صاحب تحفہ جھوٹا ہے،

دہلوی صاحب تحفہ کا ایک فاضلانہ پیچ ملاحظہ ہو،

ارباب انصاف، صاحب تحفہ فن مکاری اور ہیرا پھیری کا بادشاہ ہے، کہتا ہے کہ ہارون کا موسیٰ کی وفات کے بعد انکا خلیفہ ہونا، یہ خلافت ہارون کی رسالت اور نبوت کے ساتھ منافات رکھتی ہے، اور اب ہم اس اعتراض کی چیر پھاڑ کرکے دوبارہ ذریت فاروق کے ہاتھوں میں دیتے ہیں،

جواب، جب ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں ان کا خلیفہ ہے تو پھر موسیٰؑ کی وفات کے بعد انکا خلیفہ کیوں نہیں ہو سکتا ہے

بیان العلماء، جناب موسیٰؑ نے اپنے بھائی کیلئے نبوت اور رسالت کی دعا مانگی تھی واشرکہ فی امری، کہ اے خدا یا میرے بھائی ہارونؑ کو میرے امر میں شریک بنا، پھر رب تعالیٰ نے فرمایا قد اوتیت سؤلک یا موسی، کہ اے موسیٰؑ تمہیں تمہارا سوال دے دیا گیا تمہاری آرزو پوری کر دی گئی، پس معلوم ہوا کہ نبوت اور رسالت حضرت ہارونؑ کو جناب موسیٰؑ کی زندگی میں حاصل ہو چکی تھی، اور خلافت بھی حضرت ہارونؑ کو جناب موسیٰؑ کی زندگی میں حاصل تھی، اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ہارونؑ جناب موسیٰؑ کی زندگی میں نبی اور رسول بھی ہیں اور اپنے بھائی موسیٰؑ کے خلیفہ بھی ہیں تو پھر اگر انکے یہ منازل جناب موسیٰؑ کے وفات کے بعد بھی انکو حاصل رہیں تو کیا حرج ہے، اگر رسالت اور خلافت میں جناب موسیٰؑ کی زندگی میں منافات نہیں ہے تو انکی وفات کے بعد کیوں منافات ہے،

خلاصۃ الکلام، جس طرح جناب موسیٰؑ کی وفات کے بعد حضرت ہارون اگر زندہ رہتے تو وہ موسیٰؑ کے خلیفہ بلا فصل تھے، اور یہ منزلتِ ہارونی قرآن و سنت کی روشنی میں ثابت ہے اسی طرح فرمان رسالت یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت علیؑ نبی پاکؐ کے بعد خلیفہ بلا فصل ہیں،

اور جس طرح موسیٰؑ اور ہارونؑ کے درمیان کسی ابوبکر، عمر اور عثمان کا وجود نہ تھا اسی طرح ہمارے نبی پاک اور مولی علیؑ کے درمیان کسی ابوبکر، عمر اور عثمان کی گنجائش نہیں ہے

اگر تسلی نہیں ہوئی تو وکلاء خلافت بکریہ کے مزید اقوال ملاحظہ ہوں کہ جنہوں نے خلافت ہارونیہ کو ثابت کر کے شاہ عبد العزیز کو جھٹلایا ہے۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عرائس المجالس ص ۲۲۲ باب اتخاذ العجل م ثعلبی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب قصص الانبیاء ص حدیث غرق فرعون م ابو الحسن محمد الکسائی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۷۴ اخبار الاثنی عشر، تصنیف عقد الدین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم الشیبانی المعروف ابن اثیر الجزری

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجمان فی تاریخ اہل الزمان ص النوع الحادی والثلثون تصنیف علامہ بدر الدین محمود بن احمد العینی الحنفی نعمانی،

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس فی احوال النفس النفیس ص ذکر سنہ ۹ھ دو تصنیف علامہ حسین بن محمد دیار بکری فاروقی اور ابو بکری

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تمہید ص تصنیف ابو الشکور محمد بن عبد السعید الکشی

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مواقف ص م سید شریف علی بن محمد الجرجانی

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عصمت الانبیاء ص تصنیف شیخ الاسلام عبد اللہ بن شمس الدین بن جمال الدین الانصاری اللاہوری المعروف مخدوم الملک

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص م ناصبی احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ ص یوسف اعور عثمانی

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جواب نہج الحق ص از فضل بن روزبہان ابو بکری

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شہاب ثاقب ص اسحاق ہروی عثمانی عمری

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ابن حجر مکی،

قصص الانبیاء | فاستخلف اخاہ ھارون علی قومہ
کی عبارت | کہ جناب موسیٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنی قوم میں اپنا خلیفہ بنایا

تاریخ کامل کی | واستخلف اخاہ ھارون علی بنی اسرائیل
عبارت | موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو بنو اسرائیل میں خلیفہ بنایا

شرح مواقف | بل المراد استخلافہ علی قومہ کما فی قولہ واخلفنی فی قومی
کی عبارت | مراد یہ ہے کہ موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارون کو اپنی قوم میں خلیفہ بنایا جس طرح کہ اس آیت میں ہے کہ اے ہارونؑ تم میری قوم میں خلیفہ ہو جاؤ

حضرت ہارونؑ جناب موسیٰؑ کی زندگی میں نبیؑ مستقل تھے

محدث دہلوی نے اپنے تحفہ مطاعن ابوبکر طعن ۵ باب دہم میں اقرار کیا ہے کہ ہارونؑ موسیٰؑ کی زندگی میں نبی مستقل تھے، اور مبحث حدیث منزلت میں یہ اقرار کیا ہے کہ ہارونؑ جناب موسیٰؑ کی زندگی میں خلیفہ تھے، ہم شیعہ کہتے کہ جب موسیٰؑ کی زندگی میں ہارون نبی بھی تھے اور ان کے خلیفہ بھی تھے تو موسیٰؑ کے بعد اگر ہارونؑ زندہ رہتے تو بھی وہ نبی بھی تھے اور انکے خلیفہ بھی تھے جب نبوت اور خلافت میں موسیٰؑ کی زندگی میں منافات نہیں ہے تو موسیٰؑ کی موت کے بعد منافات کس طرح پیدا ہو گئی ہے اور نیبرہ عبد العلماء سنت و کلاء خلافت بکر یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ خلافت اور نبوت میں کوئی منافات نہیں ہے حوالہ جات گذر چکے ہیں، پس یا تو نیبرہ عبد و وکلاء خلافت بکر جھوٹے ہیں اور یا محدث دہلوی تنہا جھوٹا ہے،

حاصل الکلام، جس طرح ہارونؑ جناب موسیٰؑ کے خلیفہ بلافصل ہیں، اسی طرح حدیث منزلت کی روشنی میں ہمارے نبی کریمؐ کے حضرت علیؑ خلیفہ بلافصل۔ اور درمیان میں نہ ادھر کسی ابوبکر کو جگہ ملی ہے اور نہ ہی ادھر کسی ابوبکر کی گنجائش ہے۔

جناب سلیمانؑ خود نبیؑ بھی تھے اور اپنے باپ داودؑ کے خلیفہ بھی تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب قصص الانبیاء ص م محمد بن عبداللہ الکسائی

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عرائس المجالس ص م ابو اسحٰق ثعلبی

قصص الانبیاء کی عبارت | قال ما الذی انکرتم فی قول ابنی سلیمان. قالوا ما اخطانی شئی من ذالک، قال داود فان رضیتم ان یکون خلیفتی علیکم فقالوا واللہ رضینا.

ترجمہ، جناب داودؑ نے اپنی قوم سے پوچھا کہ تمہیں میرے بیٹے سلیمان کی کس بات پر اعتراض ہے انہوں نے کہا کہ کسی امر میں ہم نے انکی خطا نہیں دیکھی جناب داودؑ نے فرمایا، کیا تم راضی ہیں میرا بیٹا سلیمان تم میں میرا خلیفہ ہو قوم نے کہا بخدا! ہم راضی ہیں

عرائس المجالس کی عبارت | حضرت داودؑ نے اللہ کی حمد فرمائی اور سلیمان کو خلیفہ بنایا ثم سار بہ فی بنی اسرائیل فقال ان ھذا خلیفتی علیکم من بعدی، اور تمام بنی اسرائیل میں سلیمان کا تعارف کر دیا اور فرمایا کہ تم میں میرے بعد میرا یہ بیٹا سلیمان میرا خلیفہ ہے،

نوٹ، جس طرح سلیمانؑ خود نبی بھی ہیں اور اپنے باپ کی موت بعد ان کے خلیفہ بھی ہیں، اسی طرح ہارونؑ خود نبی بھی اور موسیٰؑ کے خلیفہ بھی ہیں اسی طرح حضرت علیؑ نبی تو نہیں مگر نفس نبی ہیں اور نبی پاکؐ کے خلیفہ بلا فصل ہیں

نبوت اور خلافت ایک ذات میں جمع ہو سکتی ہیں ان میں کوئی منافات نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص ص
تصنیف امام اہلسنت عبد الرحمن بن احمد جامی ابو بکری عثمانی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فصوص الحکم ص از عبد الرحمن ابن احمد جامی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فصوص الحکم فی معانی الحکم
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص تصنیف جلال الدین عبد الرحمن
ابن ابی بکر سیوطی - سورہ طٰہٰ آیت و فتناك فتونا ص سورہ اعراف آیت

تفسیر در منثور کی عبارت ؛ سورہ طٰہٰ واستخلف علیهم هارون
اور جناب موسیٰ نے اپنی قوم میں ہارونؑ کو خلیفہ بنایا،

نوٹ، ہارونؑ نبی بھی تھے اور موسیٰؑ نے انکو اپنا خلیفہ بھی بنایا،

نقد النصوص شرح نقش الفصوص کی عبارت ؛ اختصار کی خاطر ترجمہ پیش خدمت ہے
امامت ، خلافت کے ناموں میں سے بھی ایک نام ہے اور
امامت کی دو قسمیں ہیں ۱۔ امامت بلا واسطہ جس طرح کہ حضرت ابراہیمؑ کو حق تعالیٰ
نے فرمایا تھا ، انی جاعلك للناس اماما ، ۲۔ اور امامت بواسطہ اور اس کی مثال
ہے کہ جس طرح جناب موسیٰ نے حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ بنایا تھا
قال لہ اخلفنی فی، ا

پس ہر وہ رسول جو کہ تلوار کے ساتھ مبعوث ہوا ہے وہ خلفاء حق
میں سے ایک خلیفہ ہے،

پس موسیٰؑ اور ہارونؑ تلوار کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں، پس وہ خلفاء حق میں سے ہیں، اور ان میں رسالت اور خلافت دونوں عہدے پائے جاتے ہیں، پس حضرت ہارونؑ کو دونوں قسم کی امامت حاصل ہے ۱ امامت بلا واسطہ ۲ امامت مع الواسطہ، کہ انکو انکے بھائی موسیٰؑ نے اپنا خلیفہ بنایا تھا،

فصوص الحکم کی عبارت | علامہ داود بن محمود بن محمد الرومی القیصری فرماتے ہیں الامامۃ اسم من اسماء الخلافۃ کما قال فی حق ابراھیم

کہ امامت، خلافت کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس طرح کہ حق تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے لئے فرمایا تھا، انی جاعلك للناس اماما، مراد اس سے خلافت ہے، اور امامت کی دو قسمیں ہیں، ۱ امامت بلا واسطہ ۲ امامت مع الواسطہ اور یہ دونوں قسمیں جناب ہارونؑ کے لئے ثابت ہیں اور وہ اسی طرح کہ حضرت ہارونؑ کو موسیٰؑ نے خلیفہ بنایا تھا، وہ امام مع الواسطہ ہو گئے اور وہ خود نبی اور رسول تھے، پس وہ امام بلا واسطہ ہو گئے تھے،

نبوت اور خلافت کا اجتماع یہ جمع بین المتنافین نہیں ہے،

ارباب انصاف ہمارے پیش کردہ حوالہ جات آپ کے سامنے ہیں کہ حضرت ہارونؑ رسول اور نبی بھی تھے اور حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ بھی تھے اور جب ہارونؑ موسیٰؑ کے ان کی زندگی میں خلیفہ بن سکتے ہیں تو ان کی وفات کے بعد بھی ان کے خلیفہ بن سکتے ہیں، اور محدث دہلوی کا بیان سوائے مکاری کے اور کچھ نہیں ہے،

حضرت ہارونؑ کیلئے وزارت اور خلافت از روئے قرآن ثابت ہے

بیانہ، واجعل لی وزیرا من اھلی، اس آیت سے جناب ہارونؑ کی وزارت
ثابت ہے اور واخلفنی فی قومی اس آیت سے انکی خلافت ثابت ہے،
اور جو چیز از روئے قرآن ثابت ہو جائے وہ ثابت رہتی ہے، بعبارت اخری
ان دونوں چیزوں کے ثبوت کی قرآن پاک نے خبر دی ہے، پس حضرت موسیٰؑ
کی زندگی میں جب ہارون کیلئے وزارت اور خلافت ثابت ہے تو پھر اگر حضرت
ہارونؑ جناب موسیٰؑ کے بعد زندہ ہوتے تو یہ خلافت اور وزارت ان کے
لئے ثابت تھی، پس ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، کہ وزارت اور خلافت کا
جناب موسیٰؑ کی موت کے بعد جناب ہارونؑ کے لئے استصحاب جاری ہے،
اور اہلسنت مناظرین سے ہمارا یہ سوال ہے کہ اگر ہارون کی جناب موسیٰؑ کے
بعد وزارت اور خلافت ختم تھی تو یہ بات صرف تمہارے منہ سے نکلی ہے، اس
کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اور اگر قرآن وسنت سے کوئی سنی مناظر اس کا
ثبوت پیش کرسکتا ہے تو وہ پیش کرے، ہم نے جناب ہارون کی وزارت
اور خلافت کو قرآن پاک سے ثابت کیا ہے، اور اگر یہ عہدے انکے موسیٰؑ
کی وفات کے بعد ختم ہوگئے تھے، تو قوم معاویہ اس کا ثبوت قرآن پاک
سے پیش کرے اور اس جگہ عزل کی بحث صرف بات بڑھانے کیلئے
صاحب تحفہ نے چھیڑی ہے، اور یہ چیز ان کی کمزوری اور لا
چاری کا روشن ثبوت ہے،

حضرت ہارونؑ کیلئے وزارت اور خلافت از روئے قرآن ثابت ہے

بیانہ، واجعل لی وزیرا من اھلی، اس آیت سے جناب ہارونؑ کی وزارت ثابت ہے اور واخلفنی فی قومی اس آیت سے انکی خلافت ثابت ہے، اور جو چیز از روئے قرآن ثابت ہو جائے وہ ثابت رہتی ہے، بعبارت اخری ان دونوں چیزوں کے ثبوت کی قرآن پاک نے خبر دی ہے، پس حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں جب ہارون کیلئے وزارت اور خلافت ثابت ہے تو پھر اگر حضرت ہارونؑ جناب موسیٰؑ کے بعد زندہ ہوتے تو یہ خلافت اور وزارت ان کے لئے ثابت تھی، پس ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، کہ وزارت اور خلافت کا جناب موسیٰؑ کی موت کے بعد جناب ہارونؑ کے لئے استصحاب جاری ہے، اور اہلسنت مناظرین سے ہمارا یہ سوال ہے کہ اگر ہارون کی جناب موسیٰؑ کے بعد وزارت اور خلافت ختم تھی تو یہ بات صرف تمہارے منہ سے نکلی ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اور اگر قرآن وسنت سے کوئی سنی مناظر اس کا ثبوت پیش کر سکتا ہے تو وہ پیش کرے، ہم نے جناب ہارون کی وزارت اور خلافت کو قرآن پاک سے ثابت کیا ہے، اور اگر یہ عہدے انکے موسیٰؑ کی وفات کے بعد ختم ہو گئے تھے، تو قوم معاویہ اس کا ثبوت قرآن پاک سے پیش کرے اور اس جگہ عزل کی بحث صرف بات بڑھانے کیلئے صاحب تحفہ نے چھیڑی ہے، اور یہ چیز ان کی کمزوری اور لاچاری کا روشن ثبوت ہے،

جناب موسیٰؑ کی وفات کے بعد حضرت ہارونؑ کیلئے نبیؐ مستقل ہونے کا دعویٰ شاہ عبدالعزیز کی طرف سے یہ دعویٰ بلا دلیل ہے بلکہ جھوٹ ہے

بیانشیعہ، ہم شیعہ خیر البشر یہ کہتے ہیں کہ جناب موسیٰؑ کی وفات کے بعد اگر حضرت ہارونؑ موجود ہوتے تو وہ جناب موسیٰ کے خلیفہ بلا فصل تھے، کیونکہ وزارت اور خلافت انکے لئے موسیٰؑ کی زندگی میں ثابت تھی اور اس ثبوت پر قرآن گواہ ہے اور وکیل ثلثہ محدث دہلوی کہتا ہے کہ اگر ہارونؑ موسیٰؑ کے بعد زندہ ہوتا تو وہ رسول مستقل ہوتا۔ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ یہ دعویٰ سنی مناظر کا غلط ہے کیونکہ اس کی صحت پر قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہیں ہے،

اہل اسلام کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر

فرمان رسالت اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ، یہ صرف جنگ تبوک کے ساتھ مختص نہیں ہے یہ حدیث دس مقامات پر صادر ہوئی ہے جن میں جنگ تبوک صرف ایک موقع ہے اس فرمان رسالت کی تفسیر اس طرح کرنا کہ بچوں اور عورتوں میں حضرت علیؑ کو خلیفہ بنانے کے لئے نبی پاکؐ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا تھا، یہ تفسیر خاندان نبوت کی حق تلفی ہے، بے انصافی ہے، اور مولا علیؑ کی خلافت بلا فصل کے خلاف سازش ہے بلکہ بغاوت ہے،

خاندان نبوت کی خلافت بلا فصل کے خلاف اسلام دشمن عناصر کی ایک اور سازش بلکہ کھلی ہوئی بغاوت، اور منافقت، خیانت،

وکیل ثلثہ دشمن آل نبی شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں اپنے تحفہ مبحث بیانہ، حدیث منزلت میں، کہ حضرت علیؑ کو جناب ہارون کے ساتھ اس حدیث میں تشبیہ دی گئی ہے، اور وجہ شبہ یہ ہے کہ جس طرح جناب ہارون حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں ان غیبت کے بعد ان کی قوم میں انکے خلیفہ تھے، اور موسیٰؑ کی وفات کے بعد ان کا خلیفہ یوشع بن نون تھا، اسی طرح حضرت علیؑ نبی کریمؐ کی زندگی میں انکے خلیفہ تھے، اور نبی کریمؐ کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کے بجائے کسی اور کو خلیفہ ہونا چاہیئے تاکہ تشبیہ کامل ہو جائے،

ارباب انصاف، اس اعتراض کی اب ہم چیر پھاڑ کر کے دوبارہ اس کو وکلا ثلثہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، اور اس کی درست کرنے کا انکو چیلنج کرتے ہیں

جواب ۱، حدیث منزلت سنیوں نے ابوبکر اور عمر کی شان میں بھی نقل کی ہے، پس ہارونؑ سے تشبیہ کی وجہ سے حضرت بکر، عمر کی خلافت بھی باطل ہو گی

ارباب انصاف جب سپاہ صحابہ والے اور دیگر ہمارے سنی بھائی حضرت ابوبکر اور عمر کی فضیلت کے پل باندھتے ہیں تو یہ بھی فرماتے ہیں، کتب اہل سنت گواہ ہیں،

کہ قال رسول اللہ ابو بکر و عمر منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ کہ نبی پاک نے فرمایا ہے ابو بکر و عمر کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی اس حدیث اور فضیلت بکر، عمر کے بارے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر اہل سنت اس حدیث کو بکر، عمر کی شان میں صحیح سمجھتے ہیں تو پھر بقول صاحب تحفہ جس طرح ہارون نبی موسیٰ کی زندگی میں ان کے خلیفہ تھے، بکر، عمر کو بھی نبی کریم کی زندگی میں خلیفہ ہونا چاہیئے اور جس طرح موسیٰ کی وفات کے بعد ہارون ان کا خلیفہ نہیں تھا بلکہ کوئی اور تھا اسی طرح حضرت ابو بکر اور عمر بھی نبی کریم کے خلیفہ نہ تھے۔ خلیفہ کوئی اور تھا،

خلاصۃ الکلام، اگر حدیث منزلت شیخین کی شان میں آئی ہے تو پھر صاحب تحفہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث شیخین کی خلافت کے بطلان اور ان کی خلافت کے جھوٹے ہونے اور غلط ہونے پر ٹھوس ثبوت ہے، اور چشم ما روشن و دل ماشاد جب سنی مناظر شیخین کی خلافت کو جھوٹا مانتے ہیں تو اسکی ہمیں بہت خوشی ہے، بلکہ جتنی بھی خوشی ہو وہ کم ہے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر حدیث منزلت کو شیعہ لوگ حضرت علی کی شان میں اور خلافت کے اثبات میں پیش کریں، تو یہ حدیث بقول سنی مناظر انکی خلافت کی نفی پر دلالت کرتی ہے، اور جب اس حدیث کو سنی لوگ شیخین کی فضیلت میں پیش کریں تو یہ حدیث انکی خلافت کی نفی پر دلالت نہیں کرتی، اور اگر حدیث منزلت ابو بکر اور عمر کی شان میں نبی پاک نے ارشاد نہیں فرمائی بلکہ انکے عقیدت مندوں کا بنایا ہوا جھوٹ ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ جس طرح انکی شان میں یہ حدیث جھوٹی بنی ہوئی ہے اسی طرح ان کی خلافت بھی جھوٹی بنی ہوئی ہے،

جواب ۲ شاہ عبدالعزیز کا خود اپنا اقرار کہ حدیثِ منزلت انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ حضرت علیؑ کی صحت امامت و خلافت بلافصل کی دلیل ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۱۰ سہیل اکیڈمی لاہور
اصل این حدیث ہم دلیل اہلسنت است در اثبات فضیلت حضرت امیر
در صحت امامت ایشاں در وقت خود زیرا کہ ازین حدیث مستفاد می شود
استحقاق آنجناب برائے امامت ،
ترجمہ، یہ حدیث منزلت بھی اہل سنت کی دلیل ہے اس حدیث سے حضرت امیرؑ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، کہ اپنے وقت میں انکی امامت صحیح ہے کیونکہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کہ حضرت علیؑ امامت کا استحقاق رکھتے ہیں
نوٹ، ارباب انصاف ہمارے مولیٰ علیؑ کی کرامت ہے کہ سنی مناظر مبحث خلافت میں چونکہ مولیٰ علیؑ کی خلافت بلافصل کو باطل کرنا چاہتا تھا اس لئے یہ مناظر پاگل ہو گیا ہے، چونکہ اللہ جانتا تھا کہ اس ملاں نے آگے چل کر امام اوّل خلیفہ بلافصل حضرت علیؑ کے خلاف بھونکنا ہے اس لئے خدا نے اسکو اندھا کرکے اس کے قلم سے پہلے پہل یہ لکھوا لیا ہے، کہ حدیث منزلت حضرت علیؑ کی صحت امامت کی دلیل ہے استحقاق خلافت کی دلیل ہے، پس جب اس ملاں نے یہ لکھ دیا کہ حضرت علیؑ کی صحت امامت کی دلیل انکے اپنے وقت میں یہ حدیث ہے، تو پھر چند سطریں اس کے بعد یہ لکھنا کہ نبی کریم کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کے بجائے

کسی اور کو خلیفہ ہونا چاہیئے تاکہ تشبیہ کامل ہو جائے، یہ بیان صاحب
تحفہ کا سراسر خاندان نبوت کے خلاف عوعو ہے، اور صاف جھوٹ ہے
اور غلط بیانی ہے اور تناقض ہے اور بکواس ہے،

جب خود چند سطریں پہلے یہ لکھ دیا ہے کہ حدیث منزلت اہلسنت
کے نزدیک امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کی صحت امامت کی دلیل
ہے، تو پھر اس کے خلاف خود ہی لکھنا یہ حماقت اور سفاہت اور بیوقوفی،
نادانی نہیں تو اور کیا ہے ہاں اگر صاحب تحفہ کا مقصد یہ ہے کہ حدیث شریف
اہل سنت کے نزدیک جناب امیرؑ کی صحت امامت کی دلیل ہے، اور خود
کو وہ اہل سنت سے شمار نہیں فرماتے بلکہ اپنے آپ کو وہ نواصب ملعونین
سے شمار کرتے ہیں، تو پھر تناقض عبارت کی معیبت سے چھوٹ سکتے ہیں
پھر شاہ صاحب اسی بحث میں مذمت نواصب بھی فرماتے ہیں کہ انہوں نے
اس حدیث پر اعتراض کیا ہے، کہ یہ دلیل صحت امامت جناب امیرؑ
نہیں ہو سکتی، پھر یہ بھی لکھا ہے کہ اہل سنت نے نواصب کو دانت
توڑنے والے جوابات دیئے ہیں،

خلاصۃ الکلام، بقول صاحب تحفہ "خذ ما صفا ودع ما کدر" کہ صاف ستھری
چیز کو لے لیں اور گندی کو چھوڑ دیں، جناب صاحب تحفہ کا یہ اقرار کہ حدیث
منزلت صحت امامت اور استحقاق خلافت جناب امیر کی روشن دلیل
ہے ہم شیعہ لوگ اسی کو لیتے ہیں اور اسکے علاوہ انکے خرافات ہیں
اور گندے بیانات ہیں ان کو چھوڑتے ہیں،

ایک اور وکیل خلافت بکریہ کا اعتراف کہ حدیث منزلت حضرت علیؑ کی صحت خلافت کی روشن دلیل ہے اہل سنت کے نزدیک

اہلسنت کی معتبر کتاب ایضاح لطافۃ المقال صـــ میں فاضل رشید خاں لکھتے ہیں، این حدیث نزد اہل سنت از احادیث فضائل باہرہ حضرت امیر المومنینؑ بلکہ دلیل صحت امامت وخلافت آں امام دین است

ترجمہ، حدیث منزلت اہل سنت کے نزدیک حضرت علیؑ کے بلند پایہ فضائل میں سے ہے بلکہ اس امام دین کی صحت خلافت کی دلیل ہے،

نوٹ، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ بقول صاحب تحفہ خذ ماصفا ودع ماکدر، وکلاء خلافت بکریہ کے یہ اقرار کہ حدیث منزلت حضرت علیؑ کی صحت خلافت کی دلیل ہے، ہمارے لئے یہ اقرار کافی ہیں، اور اس کے علاوہ جو کچھ وکلاء خلافت بکریہ گاتے بجاتے ہیں، وہ انکے بے سرے راگ انکو مبارک ہوں، ہمیں ان کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں ہے، اقرار العقلاء ان کے اپنے خلاف سنا جاتا ہے، دوسرے کے خلاف نہیں سنا جاتا،

جب یہ وکلاء خلافت بکریہ اقرار فرماتے ہیں کہ حدیث منزلت حضرت علیؑ کی صحت خلافت کی روشن دلیل ہے، تو ہم شیعہ ان کے اس اقرار کو لیتے ہیں اور انکے خلاف پیش کرتے ہیں،

حدیثِ منزلت حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کا روشن ثبوت ہے

بیانانہ، وکلاء خلافت بکریہ میں سے صاحبِ تحفہ شاہ عبدالعزیز اور فاضل رشید خان صاحب ایضاح کا اقرار اور اعتراف مذکور ہو چکا ہے کہ حدیث منزلت حضرت علیؑ کی خلافت اور صحت امام کی دلیل ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ لکھتے ہیں کہ حدیث منزلت حدیث رسول اللہؐ ہے اور اس حدیث رسول اللہ سے جب حضرت علیؑ کی صحت خلافت صحتِ امامت اور استحقاق خلافت و امامت ثابت ہے، تو معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ کی امامت اور خلافت حدیث رسولؐ سے ثابت ہے اور جو چیز حدیث رسول اللہ سے ثابت ہو، اس کو اصطلاح شریعت میں اور اصطلاح اہل اسلام میں منصوص کہتے ہیں پس حضرت علیؑ کی خلافت اور امامت منصوص ہو گئی اور حدیث رسول اللہ حدیثِ منزلت اسکی نص ہو گئی، پس نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت علیؑ کی امامت اور خلافت نص سے ثابت ہے، اور جو چیز نص کے مقابلہ میں آئے اور نص کے خلاف آئے وہ باطل ہوتی ہے، خلافت ابوبکر و عمر و عثمان اجماع سے ثابت ہے نص سے ثابت نہیں ہے، بلکہ ابوبکر، عمر وغیرہ کی خلافت، حضرت علیؑ کی منصوص خلافت کے مقابلہ میں ہے اور اس منصوص خلافت کے خلاف ہے اور جو چیز نص رسول اللہ کے مقابلہ میں ہے اور اس کے خلاف ہے وہ باطل ہوتی ہے، پس خلافت ابوبکر و عمر و عثمان باطل ہے اور جب انکی خلافت باطل ہے تو حضرت علیؑ کی خلافت، بلا فصل ہو گئی، اور اگر ثلثہ کی باطل خلافت کے علاوہ کوئی اور خلافت حضرت علیؑ کی خلافت سے پہلے ہے تو اس کے وکلاء اسکو پیش کریں۔

وکیل خلافت بکریہ کی خاندان نبوت کی خلافتِ بلا فصل کے خلاف اور تحفظِ خلافتِ ثلثہ کی خاطر ایک اور مکاری ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صہ ۲۱۱ بحث حدیث منزلت
اسہیل اکیڈمی، درایں حدیث کجا دلالت است بر نفی امامت خلفائے ثلثہ
تا مدعا ثابت شود غایت ما فی الباب استحقاق امامت برائے حضرت امیرؑ
ثابت می شود۔ ولو فی وقت من الاوقات وھو عین مذہب اہل السنت،
ترجمہ، صاحبِ تحفہ فرماتے ہیں کہ حدیثِ منزلت میں خلفاء ثلثہ کی امامت
کی نفی پر کہاں دلالت پائی جاتی ہے تاکہ شیعوں کا مدعا حضرت علیؑ کی خلافت
بلا فصل ثابت ہو، زیادہ سے زیادہ اس حدیثِ منزلت سے حضرت علیؑ کا
امامت کے لئے استحقاق ثابت ہوتا ہے، اور خواہ یہ استحقاق کسی بھی وقت میں ہو،
ارباب انصاف اپنے اس وکیل خلافت بکریہ کی بیچارگی ملاحظہ فرمائیں یہ کبھی
تو یہ مسکین کہتا ہے کہ حدیثِ منزلت حضرت علیؑ کی خلافت پر اصلاً دلالت
ہی نہیں کرتی، اور کبھی کہتا ہے، کہ دلالت تو کرتی ہے مگر خلافت بلا فصل پر
دلالت نہیں کرتی اور کبھی کہتا ہے کہ اس میں خلفاء ثلثہ کی خلافت کی نفی کہاں
ہے، ہمارے لئے اس وکیل کا اقرار ہی کافی ہے کہ اسکی دلالت حضرت علیؑ کی
خلافت پر ہے، اور خلفاء ثلثہ کی خلافت کی نفی یوں ہوتی ہے کہ انکی خلافت
اجماع سے ثابت ہے اور علیؑ کی خلافت حدیث رسولؐ سے ثابت
اور جو چیز حدیث رسولؐ کے مقابلہ میں آئے وہ باطل ہے، چونکہ خلفاء ثلثہ
کی خلافت حدیثِ رسولؐ کے مقابلہ میں آئی پس وہ باطل ہے،

ہم شیعہ خیر البریہ کا دعویٰ ہے کہ حدیث منزلت کی دلالت حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل پر ہے، اور صاحب تحفہ کہتا ہے کہ اسکی دلالت خلافت پر ہے

بیانہ، حدیث منزلت کی دلالت حضرت علیؑ کی خلافت پر بقول اہلسنت ہے یہ بات ہم شیعہ بھی کہتے ہیں، مگر اہلسنت کی طرف سے یہ تفسیر اس حدیث کی کہ ابوبکر، عمر اور عثمان کے بعد حضرت علیؑ کی خلافت پر اس حدیث کی دلالت ہے، اس تفسیر کو خود اہلسنت نے گھڑا ہے، حدیث شریف میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے کہ جس سے یہ قید ظاہر ہو کہ خلافت علیؑ مابعد زمان عثمان سے زیادہ سے زیادہ سنی یہ کہہ سکتا کہ اس حدیث شریف کی دلالت مطلق خلافت پر ہے، یعنی نہ ہی خلافت بلافصل پر اور نہ ہی خلافت مابعد زمان عثمان پر اور ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ خلافت بلافصل ثابت کرنے کیلئے ہمارے لئے اتنا ہی اہلسنت کا اقرار کافی ہے، اور وہ اس طرح کہ حدیث منزلت عام کلام نہیں ہے حدیث رسولؐ ہے، اور حضرت علیؑ کی خلافت اس حدیث سے ثابت ہے اور صاحب تحفہ خود تسلیم کرتا ہے کہ ابوبکر و عمر اور عثمان کی خلافت حدیث رسول سے ثابت نہیں ہے، بلکہ اجماع سے اور لوگوں کے ووٹوں سے الیکشن، انتخاب سے ثابت ہے، ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ حدیث رسول اللہ کے مقابلہ میں اور اس کے خلاف الیکشن کی کوئی قیمت نہیں ہے، بلکہ حدیث شریف کے مقابلہ میں اجماع اور الیکشن کرنا نبی کریمؐ کی نافرمانی ہے، اور مخالفت ہے بلکہ صاف ایک قسم کی بے ایمانی ہے، خلاصۃ الکلام، ابوبکر و عمر اور عثمان کو وہی لوگ خلیفہ مانیں گے، جو نبی کریمؐ کی حدیث شریف کی مخالفت اور نافرمانی کریں گے،

وکلاء خلافت بکریہ کا اعتراف کہ امام علی مرتضیٰؑ کا اتصال نبی کریمؐ سے

ساتھ من جہتہ الخلافہ ہے اور اسی کا نام خلافت بلا فصل ہے،

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص۴۳۶ ج۱۱ تصنیف ملاں علی قاری حنفی

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری ص۷۴ ج۷، ت ابن حجر عسقلانی

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص۶۳۶ ج۷ ت بدر الدین عینی حنفی

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص۲۱۲ مناقب علیؑ از قسطلانی

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مشکوٰۃ ص تصنیف علامہ حسن بن محمد الطیبی

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کوکب منیر شرح جامع صغیر ص از شمس الدین محمد بن احمد العلقمی

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تیسیر شرح جامع صغیر ص از عبد الرؤف تاج العارفین المناوی

۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سراج منیر شرح جامع صغیر ص علی بن احمد نور الدین العزیزی

۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ایضاح لطافت المقال ص از فاضل رشید خان عثمانی

۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حاشیہ مشکوٰۃ شریف ص از سید محقق ابوبکری،

مرقات شرح مشکوٰۃ | اس حنفی علامہ نے علامہ حسن بن محمد الطیبی کی شرح مشکوٰۃ کی عبارت ملاحظہ ہو | سے اپنی شرح مشکوٰۃ میں یہ عبارت نقل کی ہے، حدیث وَاَنْتَ مِنِّی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الخ انہ لا نبی بعدی و تحریرہ من جہتہ علم المعانی ان قولہ منی خبر للمبتدأ و من اتصالیہ و متعلق الخبر خاص والباء زائدۃ کما فی قولہ تعالیٰ فان آمنوا بمثل ما آمنتم بہ ای فان آمنوا ایمانا مثل ایمانکم یعنی انت متصل بی و نازل منی منزلۃ ہارون من موسیٰؑ،

ترجمہ، حدیث منزلت کی تحریر اور تفسیر علم معانی کی روشنی میں، قول نبیؐ منی
بہ خبر ہے مبتداء کی (انت مبتداء اور منی اسکی خبر ہے) اور من النصالیہ ہے اور
متعلق خبر فعل عام نہیں فعل خاص ہے اور باء زائدہ ہے جس طرح کہ
آیت مذکورہ میں لفظ مثل پر بار زائدہ ہے) مراد نبی کریمؐ کی اسکی حدیث سے
یہ ہے کہ اے علیؑ تو میرے ساتھ متصل ہے تجھ کو میرے ساتھ وہ منزلت
حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ کے ساتھ ہے،

حدیث منزلت اتصال من جہۃ الخلافۃ پر دلالت کرتی ہے

شارح مشکواۃ، ملاں قاری، بحوالہ شرح مشکواۃ علامہ الطیبی لکھتے ہیں

وفیہ تشبیہ ووجہ التشبیہ مبھم لم یفھم انہ رضی اللہ عنہ فیما
شبہ بہ فبین بقولہ الا انہ لا نبی بعدی ان اتصالہ بہ لیس من
جہۃ النبوۃ فبقی الاتصال من جہۃ الخلافۃ لانہا تلی النبوۃ فی المرتبۃ

ترجمہ، حدیث منزلت میں تشبیہ ہے، اور وجہ التشبیہ مبہم ہے اور نہیں سمجھا جاتا
کہ حضرت علیؑ کو کس چیز میں تشبیہ دی گئی ہے پس نبی کریمؐ نے اس مبہم تشبیہ
کو اپنے اس فرمان سے بیان فرمایا ہے کہ الا انہ لا نبی بعدی، کہ میرے
بعد کوئی نبی نہ ہوگا، مراد یہ ہے کہ علیؑ کا اتصال نبی کریمؐ کے ساتھ جہۃ النبوت
سے نہیں ہے، پس باقی رہ گیا اتصال جہتہ خلافت سے، کیونکہ خلافت
نبوت کے بعد بلافصل ہے رتبہ میں، اور جس کو نبوت نہ ملی اس کو خلافت
ملی ہے،

وکلاءِ خلافتِ بکریہ کو حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کے بارے چیلنج

بیانُہ، تمام علماء اسلام کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم سوال کرتے ہیں
کہ مرقات شرح مشکاۃ کی مذکورہ عبارت کے بارے وہ صفائی پیش کریں ہم شیعہ
خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اہلسنت کے یہ دو علماء اس عبارت پر متفق ہیں، فبقی
الاتصال من جہۃ الخلافۃ لانہا تلی النبوۃ فی المرتبۃ، کہ حضرت علیؑ نبی تو ہو نہیں
سکتے کیونکہ نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور
من اتصالیہ کی روشنی میں جب حضرت علیؑ کا اتصال نبی کریمؐ کے ساتھ نبوت کے ذریعہ
نہیں ہو سکا تو پھر اتصال من جہۃ الخلافۃ باقی رہ گیا، کیونکہ خلافت نبوت کے بعد
رتبہ میں بلافصل ہے، اہلسنت احباب سے ہم پوچھتے ہیں کہ وہ کونسی خلافت ہے
جو نبوت کے بعد بلافصل ہے رتبہ میں، کیا وہ خلافت جس کی شان یہ ہے کہ
آدمی سفر میں جائے اور گھر میں کسی کو چھوڑ جائے کہ وہ خواتین اور بچوں کی نگرانی کرے
گھر میں سبزی پہنچا لے، مریض کو ڈاکٹر کے پاس لے جائے، آئے گئے کو روٹی کھلائے
کیا یہی خلافت رتبہ میں نبوت کے بعد بلافصل ہے، اگر یہ خلافت رتبہ میں نبوت
کے بعد بلافصل ہے تو نبوت کی شان بھی اہلسنت کو بتانی چاہیئے کہ وہ کیسی ہے؟
اور اگر خلافت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد کسی کو حکومت شرعیہ مل جائے اور جو کام
نبی کریمؐ فرماتے تھے خلیفہ کو ان کاموں کو سرانجام دینے کا اختیار ہو، اور اتصال من جہۃ
الخلافۃ سے مراد بھی یہی خلافت ہے اور حدیث منزلت بھی اسی خلافت پر دلالت
کرتی ہے، تو پھر حضرت علیؑ کی خلافت منصوص ہو گئی اور منصوص کے مقابلہ میں آنے
والی خلافت باطل ہو گی، اور چونکہ حضرت علیؑ کی منصوص خلافت کے مقابلہ میں
حضرت ابوبکر وغیرہ کی خلافت ہے پس انکی خلافت باطل ہو گئی،

حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کے ابطال کی خاطر بیچارے

وکلاء خلافت بکریہ کی طرف سے آخری ناکام کوشش،

وکلاء خلافت بکریہ حدیثِ منزلت کی تفسیر کے بعد سخت پریشان ہو جاتے ہیں اور نمونہ کے طور پر ملاں علی قاری اور علامہ طیبی کی پریشانی ملاحظہ ہو دونوں شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کو جو خلافت حاصل ہے یا تو وہ آنجناب کو نبی کریمؐ کی زندگی میں حاصل اور زیادہ نبی کریمؐ کی وفات کے بعد حاصل ہوگی نبی کریمؐ کی وفات کے بعد وہ حاصل نہیں ہوسکتی کیونکہ ہارونؑ موسیٰؑ نبی کی زندگی میں وفات پاگئے تھے، پس جس طرح ہارونؑ موسیٰؑ کے بعد انکے خلیفہ نہیں ہوسکے اسی طرح حضرت علیؑ بھی نبی کریمؐ کی وفات کے بعد اس جناب کے خلیفہ نہیں ہوسکتے،

جواب ۱:۔ حدیث منزلت کو ابوبکر کے بارے بھی سنی علماء نے نقل کیا ہے پس ابوبکر کو بھی نبی کریمؐ کی زندگی میں خلافت ملنی چاہیئے نا کہ وفات کیبعد

بیانیہ، وکلاء خلافت بکریہ، ائمہؑ نے حدیثِ منزلت کو ابوبکر، عمر کی شان میں بھی نقل فرمایا ہے۔ ایسی تقریر دلپذیر ادھر بھی جاری ہوگئی، کہ ابوبکر و عمر یا نبی کریمؐ کی زندگی میں انکے خلیفہ ہوگئے یا حضور پاکؐ کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ ہونگے، نبی کریمؐ کی وفات کے بعد وہ خلیفہ نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ دونوں مثل ہارونؑ ہیں اور ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں وفات پاگئے تھے، پس ابوبکر اور عمر نبی کریمؐ کی زندگی میں خلیفہ تھے جیسے نبی کریمؐ سفر میں جاتے

تو ابوبکر، عمر کا کام یہ تھا دانے پسوانا، لکڑیاں جمع کرنا، سبزی گوشت نبی کریمؐ کے پہنچانا، مہمانوں کو کھانا کھلانا وغیرہ وغیرہ پس اہل سنت علماء کے اپنے بیانات عالیہ کی روشنی میں نبی کریمؐ کی وفات کے بعد ابوبکر اور عمر کی خلافت باطل ہو گئی، اور ہم شیعہ انکو اس بطلان پر مبارک باد پیش کرتے ہیں

جوابؔ۲ اس مسئلہ میں وکلاء خلافت بکر یہ ایک دوسرے کو جھٹلاتے ہیں

بیانہ، ارباب انصاف ملاں علی قاری حنفی سنی اور علامہ حسن بن محمد الطیبی عثمانی سنی کے لغویات اور خسز عبارات آپ پڑھ چکے ہیں کہ نبی کریمؐ کی وفات کے بعد وہ حضرت علیؑ کی خلافت کے منکر ہیں، اور وکیل خلافت بکریہ شاہ عبدالعزیز اور فاضل رشید خان کے بیان بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ حدیث منزلت امام حق امام علیؑ مرتضیٰ کی صحت امامت و خلافت کی دلیل ہے، پس ملاں علی قاری کو جواب دینے کی ہمیں ضرورت ہی نہ رہی، خود علماء اہلسنت نے انکو اس مسئلہ میں جھوٹا قرار دیا ہے، اور ہمارے مولیٰ علیؑ کی یہ کرامت ہے کہ جب سنی علماء حضرت علیؑ کی خلافت کے مسئلہ میں مخالفت کرتے ہیں تو پھر آپس میں لڑ پڑتے ہیں اور جوتوں میں دال بانٹتے ہیں اور ایک دوسرے کو جھوٹا اور کاذب قرار دیتے ہیں

جوابؔ۳ اگر حدیثِ منزلت کی دلالت یہ ہے کہ حضرت علیؑ نبی پاکؐ کے بعد خلیفہ نہیں ہو سکتے، تو پھر تمام اہلسنت عثمان کے بعد حضرت علیؑ کو خلیفہ کیوں مانتے ہیں

بیانہ، اگر ہمارے پہلے جواب کی بابت سنی یہ کہتے ہیں کہ حدیثِ منزلت ابوبکر و عمر کی شان میں سفید جھوٹ ہے، اس حدیث کو انکے کسی جھوٹے وکیل نے

انکی شان میں گھڑ کر مذہب اہلسنت کو بہت زیادہ رسوا کیا ہے اور ہمارے دوسرے جواب کی بابت اہلسنت بھائی یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے چار عدد مولانا صاحبان کے لڑنے سے ہمارے سنی مذہب پر کوئی مضر اثر نہیں پڑتا، تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا تیسرا جواب ملاحظہ ہو، اگر حدیث منزلت کا مفاد اور دلالت یہ ہے کہ چونکہ ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں وفات پا گئے تھے، اور وہ موسیٰؑ کی وفات کے بعد انکے خلیفہ ہی نہیں ہوئے، پس اسی طرح حضرت علیؑ مثل ہارونؑ ہیں اور حضرت علیؑ بھی نبی پاک کے بعد خلیفہ نہیں ہو سکتے،

اس خوش نما دلیل سے ہمارے سنی مذہب کا بیڑا ہی غرق ہو جاتا ہے اور جس ملاں وکیل خلافت بکر بر دعمر بر نے یہ دلیل گھڑی ہے اس نے تمام اہل سنت کو جھوٹا قرار دیا ہے، کیونکہ تمام اہلسنت نے امام برحق امام علیؑ مرتضیٰ کو عثمان صاحب کے بعد کے بعد خلیفہ برحق تسلیم کیا ہے اور عثمان صاحب کے بعد حضرت علیؑ کا خلیفہ ہونا یہ بھی تو نبی پاکؐ کے بعد خلیفہ ہونا ہے، بس تمام اہلسنت کا حضرت علیؑ کو نبی پاکؐ کے بعد اور عثمان کے بعد خلیفہ تسلیم کرنا، ان تمام اہلسنت علماء کو جھٹلا دینا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ مثل ہارونؑ، نبی پاکؐ کے بعد خلیفہ نہیں ہو سکتے، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو سنی علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث منزلت کی دلالت اس بات پر ہے کہ حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے بعد خلیفہ نہیں ہو سکتے اور ایک طرف سنی علماء حضرت عثمان کے بعد حضرت علیؑ کو خلیفہ مانتے ہیں

حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کا سُنی محدث شارح بخاری ابن حجر عسقلانی اقرار کر کے تمام وکلاءِ خلافت بکریہ کو پریشان کرتے ہیں

فتح الباری کی عبارت ملاحظہ | وفیہ تشبیہ مبھم بینہ بقولہ الا انہ لا نبی بعدی فعرف ان الاتصال المذکور بینھما لیس من جھۃ النبوۃ بل من جھۃ ما دونھا وھو الخلافۃ

ترجمہ، علامہ عسقلانی فرماتے ہیں کہ حدیث منزلت میں تشبیہ مبہم ہے جسکو نبی کریمؐ نے اپنے اس فرمان سے واضح فرمایا ہے کہ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا پس معلوم ہوگیا کہ حدیث منزلت جس اتصال کو ثابت کرتی ہے، وہ اتصال نبوت کی جہت سے نہیں ہے بلکہ نبوت کے علاوہ دوسری جہت سے وہ اتصال ہے اور وہ دوسری جہت خلافت ہے،

لا نبی بعدی قرینہ ہے کہ نبی کریمؐ کی وفات کے بعد حضرت علیؑ کیلئے خلافت کبریٰ خلافت بلا فصل ثابت ہے،

بیانہ، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ حدیثِ منزلت میں نبی کریمؐ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا اس فرمانِ رسالت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیثِ منزلت سے حضرت علیؑ کے لئے نبوت سمیت تمام کمالات اور فضائل ثابت ہوتے ہیں، اور چونکہ نبی کریمؐ علم نبوت سے جانتے تھے کہ میرے بعد نبوت ختم ہوگئی ہے اس لئے فرمایا کہ لا نبی بعدی، اور اس فرمان سے حضرت علیؑ

سے نبوت کی نفی ہو گئی، اور کچھ چیزیں عقلاً مستثنیٰ ہیں، مثلاً اخوت نسبی، سن میں بڑا ہونا، افصح ہونا، پس جو چیزیں عقلاً مستثنیٰ ہیں یا نبی پاکؐ نے نبوت کو مستثنیٰ فرمایا ہے، ان کے علاوہ تمام فضائل حضرت علیؓ کیلئے ثابت ہیں اور فضائل میں خلافتِ بلافصل سرِفہرست ہے اگر خلافت سے مراد خلافتِ بلافصل بعد النبیؐ مراد نہیں ہے، بلکہ خلافت سے مراد گھر میں سبزی گوشت پہنچانے والی خلافت ہے، اور وہ بھی نبی کریمؐ کی زندگی میں تو پھر ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ کو کیا مجبوری اور ضرورت تھی کہ فرمایا، اے علیؓ تو میرے ساتھ وہ منزلت رکھتا ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا، جب "انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ" کا مطلب ہی بقول اہلسنت اتنا ہے کہ جس طرح چند دن ایک وقتِ خاص میں ہارونؑ موسیٰؑ کا خلیفہ تھا، اسی طرح اے علیؓ تو بھی چند دن میری زندگی میں میرا خلیفہ ہے، کیا نبی کریمؐ کو اپنے فرمان کا مطلب معاذاللہ معلوم نہ تھا ہمارا موقف یہ ہے کہ حدیثِ منزلت سے حضرت علیؓ کے لئے بقول شارح مشکواۃ ملا علی قاری نبوت کا ثبوت ملتا ہے اسی لئے تو نبی کریمؐ نے فرمایا کہ لا نبی بعدی کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے،

پس نبوت کی نفی کے بعد تمام فضائل حضرت علیؓ کے لئے ثابت ہیں اور ان میں خلیفہ بلافصل ہونا سرِفہرست اور اگر حضرت علیؓ کے لئے نبی کریمؐ کے بعد نبوت کی طرح خلافت ثابت نہ تھی تو حضورؐ پاک نے یہ کیوں نہ فرمایا کہ میرے بعد تو خلیفہ بھی نہیں ہے۔

علامہ قسطلانی شارح بخاری کا اقرار کہ حدیث منزلت حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کا روشن ثبوت ہے اور پھر اس اقرار کے بعد اسکو دل کا دورہ

ارشاد الساری شرح بخاری کی عبارت | وفیہ تشبیہ مبہم و بینہ بقولہ الا انہ لیس نبی بعدی ان اتصالہ بہ لیس من جہۃ النبوۃ فبقی الاتصال من جہۃ الخلافۃ،

ترجمہ، وکیل خلافت بکرہ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں، کہ حدیث منزلت میں تشبیہ مبہم ہے اور اس ابہام کو نبی کریمؐ نے اس طرح دور فرمایا ہے کہ میرے بعد نبی نہیں ہے مراد یہ ہے کہ حضرت علیؑ کا اتصال نبی کریمؐ کے ساتھ جہت نبوت سے نہیں ہے پس اتصال جہت خلافت سے باقی رہ گیا

نوٹ، علامہ قسطلانی کی تحقیق سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث منزلت سے یہ ثابت ہے کہ حضرت علیؑ کے لیے نبی کریمؐ کے بعد نبوت اور خلافت ثابت ہے اور یہ ثبوت بھی اسی طرح ہے کہ حضرت علیؑ نبیؐ کریم کے بعد نبی ہیں بلا فصل اور آنجناب کے خلیفہ ہیں بلا فصل، اور لا نبی بعدی سے نبوت کی نفی ہو گئی، اور خلافت بلا فصل باقی رہے گی اور اتصال من جہۃ الخلافۃ کا یہی مطلب ہے، اس سنی علامہ نے حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کا اقرار کر لیا، مگر اس کو یکایک پھر دورہ پڑ گیا ہے کہ مراد خلافت سے حضورؐ کی زندگی میں خلافت ہے نا کہ جناب کی وفات کے بعد اور ہم کہتے ہیں کہ نبوت اور خلافت دونوں کا اتصال مراد ہے اور جس طرح لا نبی بعدی سے اتصال نبوت من بعد النبیؐ کی نفی ہے اسی طرح فبقی الاتصال من جہۃ الخلافۃ سے اتصال خلافت من بعد النبیؐ کا اثبات ہے

اور اگر یہ اتصال من جہتہ الخلافۃ زمانہ عثمان کے بعد حاصل ہوا ہے تو پھر یہ نہ رہا اور سنی علماء کی تحقیق کہ حدیث منزلت کا معنی ہے، انت متصل بی یہ تحقیق غلط ہو گئی ہے،

سنی علامہ علقمی کی گواہی کہ حدیث منزلت سے حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل، یعنی اتصال من جہتہ الخلافت ثابت ہے

کوکب منیر کی عبارت ملاحظہ | وجہ التشبیہ مبہم لم یفہم انہ فیما شبہہ بہ فبین بقولہ الا انہ لا نبی بعدی ان اتصالہ بہ لیس من جہتہ النبوۃ فبقی الاتصال من جہتہ الخلافۃ۔

ترجمہ، حدیث یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ، میں حضرت علیؑ کو حضرت ہارون کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، اور وجہ التشبیہ مبہم ہے معلوم نہیں ہوتا کہ کس چیز میں آں جناب کو ہارون کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے پس نبی کریمؐ نے اپنے فرمان "لا نبی بعدی" سے وجہ التشبیہ کو بیان فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ کا اتصال نبی کریمؐ کے ساتھ من جہتہ النبوۃ نہیں ہے، پس باقی رہ گیا اتصال من جہتہ الخلافت، نوٹ، یعنی دو اتصال حدیث شریف سے ثابت ہوتے ہیں ایک کی "لا نبی بعدی" سے نفی ہو گئی اور ایک کا ثبوت باقی ہے اور امر حق کے اقرار کے بعد انکو جو دورہ پڑا اس کا جواب کئی بار ہم اپنی عبارت میں دے چکے ہیں، کہ حدیث منزلت سے اگر حضرت علیؑ کی خلافت نبی کریمؐ کی زندگی میں ثابت ہے اور نبی کریمؐ کی وفات کے بعد ثابت نہیں ہے تو پھر سنی حضرات نے حضرت علیؑ کو عثمان سے خلیفہ کیوں تسلیم فرمایا ہے،

حدیثِ منزلت سے جس خلافت کا اتصال ثابت ہے وہ رتبہ میں نبوت کے بعد بلا فصل ہے، اور سنی علامہ عزیزی اسکا اقرار کرتے ہیں

سراج منیر کی عبارت ملاحظہ کیجئے | الا انہ لا نبی بعدی لیزول بشوع نا سخ نفی الاتصال بہ من جہۃ النبوۃ فبقی الاتصال من جہۃ الخلافۃ لانہا تلی النبوۃ فی المرتبۃ،

ترجمہ، سنی علامہ شیخ علی بن احمد عزیزی فرماتے ہیں کہ یہ جملہ "لا نبی بعدی" بمنزلۃ ناسخ کے ہے، اور اس کے ذریعہ اتصال من جہۃ النبوۃ کی نفی کی گئی ہے، اور اتصال من جہت الخلافت باقی ہے، کیونکہ مرتبہ میں خلافت نبوت کے بعد ہے بلا فصل،

نوٹ، ارباب انصاف نبی کریمؐ نے "انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ" یک ایسا کلام فرمایا ہے کہ جس سے یہ شبہ پیدا ہوگیا تھا، کہ نبی کریمؐ کے بعد حضرت علیؑ منصب نبوت پر فائز ہو نگے، اور "لا نبی بعدی" سے اس منصب کی نفی ہوگئی، یعنی اتصال من جہۃ النبوۃ ختم ہو گیا اور اگر یہ اتصال ختم نہ ہوتا تو یہ اتصال من جہۃ النبوۃ نبی کریمؐ کے بعد تھا، اور لفظ بعدی اس کا قرینہ ہے اور جب تصال من جہۃ النبوۃ ختم ہو گیا تو بقول سنی علامہ کے اتصال من جہۃ الخلافت باقی رہگیا، اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، کہ اتصال من جہۃ النبوۃ نبی کریمؐ کے بعد حاصل ہو نا تھا اور ختم ہو گیا،

پس اتصال من جہۃ الخلافۃ بھی نبی کریمؐ کے بعد حاصل ہو گا اور جسکو اتصال من جہۃ الخلافت نبی کریمؐ کے بعد حاصل ہے، وہ خلیفہ بلا فصل ہے، پس حضرت علیؑ خلیفہ بلا فصل ہیں،

لفظ منزلت کے لغوی معنی پر غور کرنے سے بھی امام الھدیٰ حضرت علیؑ کی خلافتِ بلا فصل کا ثبوت ملتا ہے اور وکلاء غیر کا نشہ ہرن ہو جاتا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحاح ص
تصنیف ابو نصر اسماعیل بن حماد جوہری ابوبکری
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب قاموس ص
تصنیف مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی عثمانی عمری
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صراح ص
تصنیف محمد بن عمر بن خالد ابوبکری عثمانی
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نہایہ ص
تصنیف مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری معاویہ خیل
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مجمع البحار ص از علامہ محمد طاہر گجرات
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مفردات از ابو القاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی

صحاح کی عبارت: المنزلۃ المرتبۃ لا تجمع واستنزل فلان ای حط عن مرتبۃ
منزلۃ، کا معنی ہے مرتبہ اسکی جمع نہیں آتی، الرتبۃ المنزلۃ وکذلک
یرتب رتوبا ای ثبت وامر راتب ای ثابت،

نوٹ، صحاح کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے منزلت کا معنی ہے مرتبہ اور مرتبہ کہتے ہیں امر ثابت کو، حدیثِ شریف میں لفظ منزلت سے مراد امر ثابت لیا جائے گا، اور نفی خلافت امر ثابت نہیں ہے، لہذا اس پر حدیث کی دلالت بھی نہیں ہے،

قاموس کی عبارت — رتبت رتوباً ثبت ولم یتحرک .... والرتبۃ والمرتبۃ المنزلۃ، قاموس کی عبارت سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ منزلۃ کا معنی مرتبہ ہے

نہایہ ابن اثیر کی عبارت — من مات علی مرتبۃ من ھذہ المراتب بعث علیھا المرتبۃ المنزلۃ الرفیعۃ، مرتبہ کا معنی ہے منزلت بلند

مفردات کی عبارت — الدرجۃ المنزلۃ لکن یقال للمنزلۃ درجۃ اذا اعتبرت بالصعود ویعبر بہا عن المنزلۃ الرفیعۃ قال اللہ وللرجال علیھن درجۃ بینھا لرفعۃ منزلۃ الرجال علیھن درجہ کا معنی منزلت ہے اور منزلۃ کو درجہ اس وقت کہا جاتا ہے جب اس میں بلندی کا اعتبار کیا اور درجہ کے ذریعہ منزلت رفیعہ کو تعبیر کیا جاتا ہے،

امام رازی سنی کا اعلان کہ جو معدوم ہے وہ ثابت نہیں ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب مباحث مشرقیہ ص باب اول الفصل التاسع فی ان المعدوم لیس بثابت،

ترجمہ فصل تاسع اس مسئلہ کے بیان میں کہ جو معدوم ہے وہ ثابت نہیں ہے،

نوٹ، ارباب انصاف ہمارے سنی بھائی جو لکھتے ہیں کہ ہارون حضرت موسیٰ کے بعد زندہ نہیں تھا، اس لئے وہ خلیفہ بھی نہ تھا اسی طرح حضرت علی بھی مثل ہارون ہیں اور وہ بھی نبی کریم کے بعد خلیفہ نہیں ہو سکتے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، حدیث شریف میں لفظ منزلت ہے اور یہ ثابت شئی کو کہتے ہیں اور نفی خلافت امر عدمی ہے اور امر عدمی ثابت نہیں ہے،

حضرت علیؑ کا ابوبکر عمر اور عثمان کے مقابلہ میں خلافت کو اپنے لئے طلب کرنا اس چیز کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حدیث منزلت حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کو ثابت کرتی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب صد ذکر حسن بن علیؑ تصنیف علامہ ابوعمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر

روینا من وجوہ ان الحسن لما حضرتہ الوفاۃ قال للحسین أخید یا اخی ان اباک حین قبض رسول اللہ استشرف لھذا الامر و رجا ان یکون صاحبہ فصرفہ اللہ عنہ ووَلِیَها ابوبکر آخر تک

ترجمہ، جب حضرت امام حسنؑ پر وقت وفات آیا تو انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام حسینؑ کو بلایا اور فرمایا کہ اے بھائی جب نبی اکرمؐ کی وفات ہوئی تھی تو آپ کے والد نے اس خلافت کو طلب فرمایا تھا اور امید رکھتے تھے کہ خلافت انکو ملے گی مگر خلافت کو اللہ نے ان سے پھیر لیا اور ابوبکر خلیفہ بن گیا پھر عمر اور عثمان کے خلیفہ ہونے کے وقت بھی آپ کے والد نے خلافت کو طلب کیا تھا مگر خلافت نہ ملی، نوٹ، ارباب انصاف یہ روایت سنی کتابوں کی ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ الزام کے طور پر یہ کہتے ہیں کہ اگر حدیث منزلت حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل پر دلالت نہ کرتی تو حضرت علیؑ ابوبکر وغیرہ کے مقابلہ میں اپنے لئے خلافت طلب نہ کرتے مگر حضرت علیؑ نے اپنے لئے خلافت انکے مقابلہ میں طلب کی ہے، پس نتیجہ یہ نکلا کہ حدیث منزلت علیؑ کی خلافت بلافصل پر دلالت کرتی ہے، اور جس طرح سنی مولانا صاحبان محقق بنتے ہیں،

کہ ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد مرگئے تھے اس لئے وہ خلیفہ نہ بن سکے اسی طرح
حدیثِ منزلت کی روشنی میں حضرت علیؓ بھی خلیفہ نہیں بن سکتے ، ہم شیعہ خیر
البریہ اس کے دو جواب دیکر سنی بھائیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں،
جواب ۱: اگر حدیثِ منزلت حضرت علیؓ کی نفی خلافت پر دلالت کرتی تھی تو کیا ان
مولانا صاحبان کو اس کا علم ہوگیا ہے اور حضرت علیؓ جو باب مدینۃ العلم تھے انکو
اس حدیث کی دلالت کا علم نہ ہوسکا ، نبی پاکؐ نے ایسے شخص کو معاذ اللہ
باب مدینۃ العلم فرمایا جو کلام رسول کا صحیح مطلب ہی نہیں سمجھتا تھا ، لاحول ولا
قوۃ الا باللہ ، خلاصۃ الکلام معاذاللہ حضرت علیؓ ایک سنی ملاں کی طرح حدیث رسولؐ نہیں
سمجھ سکتے ، اور اگر جانتے ہوئے کہ حدیثِ منزلت آنجناب کی نفی خلافت پر دلالت
کرتی ہے اور پھر ابوبکر و عمر اور عثمان کے مقابلہ میں اپنے لئے حضرت علیؓ نے خلافت کو طلب کیا ہے
تو یہ چیز حضرت علیؓ کے دین و دیانت کے خلاف ہے اور اس کا وہی عقیدہ رکھے
گا جو حلالی نہیں ہوگا بلکہ حرامی ولدالزنا ہوگا کیونکہ نبی پاکؐ نے حضرت علیؓ کے
بارے فرمایا ہے علیؑ مع الحق علیؑ مع القرآن ، علیؓ مثل میرے نفس کے ہے
پس آنجناب کی دیانت پر اعتراض کرنا کفر ہے کوئی صاحبِ ایمان کس طرح
باور کرسکتا ہے ، کہ جو خلافت ابوبکر کا حق تھا حضرت علیؓ اس کو اپنے لئے طلب
کرتے تھے اغیر کے حق پر قبضہ کرنے والا امام برحق کس طرح ہوسکتا ہے ! اور
صحابہ کرام پر بھی افسوس ہے کہ وہ خاموش رہے اور حضرت علیؓ کو متوجہ نہ کیا
کہ حدیث منزلت سے آپکی خلافت کی نفی ثابت ہوتی ہے جس طرح ہارون مرگیا
تھا اور اسی لئے وہ موسیٰؑ کے بعد خلیفہ نہ بن سکا تو زندہ رہتے ہوئے بھی خلیفہ
نہیں ہوسکتا ، کیونکہ تو مثل ہارونؑ ہے ، صحابہ کی خاموشی سے بھی یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ وہ خلافتِ بلافصل حضرت علیؓ کا حق سمجھتے ہیں ،

جواب ۲۱۔ اگر مثل ہارون ہونے کے باعث حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کی نفی ثابت ہے تو پھر خلافت عثمان بھی باطل ہے اور غاصبانہ ہے،

بیان، اہلسنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ صـ باب ۳ فصل ۹
اہلسنت کی معتبر کتاب خصائص النبوۃ صـ باب شرف اصحاب

ریاض النضرۃ کی عبارت | وعثمان نظیر ہارون وعلیؑ بن ابی طالبؑ نظیری کہ نبی پاکؐ نے فرمایا ہے کہ عثمان مثل ہارون ہے اور علیؑ میری مثل ہے

خصائص کی عبارت ملاحظہ | جلال الدین سیوطی نے بھی یہی لکھا ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا، عثمان مثل ہارون ہے اور علیؑ میری مثل ہے،

نوٹ، ارباب انصاف یہ روایت سنی کتابوں کی ہے اور الزام کے طور پر ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، کہ بقول اہلسنت حدیث منزلت حضرت علیؑ کی نفی خلافت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ ہارون اپنے بھائی موسیٰؑ کی زندگی میں انتقال کر گیا تھا، اور اسی لئے وہ خلیفہ نہیں ہوا اور علیؑ مثل ہارونؑ ہیں اس لئے وہ بھی خلیفہ نہیں ہو سکتے، پس اس تقریر دل پذیر کو ہم شیعہ خیر البریہ عثمان کی طرف جاری کرتے ہیں کہ بقول اہلسنت عثمان مثل ہارون ہے اور جو مثل ہارونؑ ہوتا ہے اس کی خلافت باطل ہوتی ہے، پس عثمان کی خلافت بھی باطل ہے اور اگر عثمان مثل ہارونؑ ہے اور عثمان کی خلافت صحیح ہے تو پھر ابوبکر کی خلافت باطل ہے، کیونکہ جو مثل ہارونؑ ہوگا اس کی خلافت بلافصل ہوگی اگر عثمان مثل ہارون ہے تو اس کی خلافت بلافصل ہے اور ابوبکر کی خلافت باطل ہے، مگر احادیث اہلسنت میں یہ بھی ملتا ہے کہ ابوبکر وعمر مثل ہارون ہیں، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان تینوں میں سے دو کی خلافت باطل ہے،

حضرت عمر کا قول کہ حضرت علیؑ خلافت کے سب سے زیادہ لائق ہیں ما
اسی چیز کا روشن ثبوت ہے کہ حدیثِ منزلت کی نفی خلافت پر دلالت نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب معارج العلیٰ در فضائل علیؑ ص ۔ از محمد صدر عالم
اخرج البخاری فی الادب عن عبد الرحمٰن بن عبد القادر ۔ ان عمر بن
الخطاب و رجلا من الانصار کانا جالسین ...... ثم قال من تری
الناس یقولون یکون الخلیفۃ بعدی فعد الانصاری رجالاً من المهاجرین
ولم یسم علیاً فقال عمر فما لهم عن ابی الحسن فواللہ انہ لاحراهم ان کان علیهم
لاقامهم علی طریقۃ من الحق ، ترجمہ ، سنی علامہ محمد صدر عالم فرماتے
ہیں کہ بخاری نے ادب میں یہ نقل کیا ہے کہ عبدالرحمن کہتا ہے کہ عمر بن خطاب اور
ایک مرد انصاری بیٹھے تھے اور میں بھی آکر بیٹھ گیا پھر عمر نے کہا کہ ہماری باتیں دوسروں
تک جو شخص پہنچا دے ہم اسکو پسند نہیں کرتے ، میں نے کہا کہ جناب میں ان کے
پاس کبھی بھی نہیں بیٹھا ، عمر صاحب نے کہا کہ تم ان کے پاس بیٹھنے ہو اور ہماری باتیں ان
تک نہ پہنچانا ، پھر عمر نے اس انصاری سے کہا کہ لوگ کس کے بارے یہ کہتے ہیں کہ وہ
میرے بعد خلیفہ ہوگا ، اس انصاری نے چند مہاجرین کا نام بتایا اور ان میں علیؑ کا نام نہ لیا
عمر نے کہا کہ انکو ابو الحسن علیؑ کے بارے کس چیز نے روکا ، بخدا علیؑ ان سب سے خلافت
کے زیادہ لائق ہے ، اور اگر اس امت پر علیؑ خلیفہ ہوگا تو انکو حق پر قائم کرے گا ،

نوٹ ، ارباب انصاف مذکورہ حوالہ اس چیز کا ٹھوس ثبوت ہے ، کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث منزلت نفی
خلافت حضرت امیر پر دلالت کرتی ہے حضرت عمر نے انکو جھٹلایا ہے اگر حدیث منزلہ کی نفی خلافت پر دلالت
ہوتی تو پھر عمر صاحب یہ ہرگز نہ کہتے کہ حضرت علیؑ سب لوگوں سے خلافت کا زیادہ حق رکھتے ہیں ، کیونکہ عمر
صاحب سنی مولانا صاحبان جتنی حدیث دانی رکھتے تھے ،

شوریٰ کمیٹی کے رکن اعظم عبدالرحمٰن بن عوف کا حضرت علیؑ کی خدمت میں خلافت کو پیش کرنا اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ حدیث منزلت نفی خلافت پر دلالت نہیں کرتی

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ	ص ۱۴۶ ج ۷	ذکر شوریٰ
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر	ص ۶۶	از ملا علی قاری
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفداء	ص ۱۶۶ ج ۱	ذکر مقتل عمر
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عقد الفرائد	ص ۲۱۳ ج ۲	ذکر شوریٰ
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل	ص ۳۵ ج ۳	ذکر شوریٰ
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء	ص ۱۵۴	ذکر عثمان
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلدون	ص ۱۲۶	ذکر شوریٰ
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ	ص ۶۸ ج ۳	ذکر شوریٰ
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ	ص ۶۲	ذکر عثمان
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس	ص ۲۵۵ ج ۲	ذکر شوریٰ
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری	ص ۲۷۹۴ ج ۵	ذکر ۲۳ھ
۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی	ص ۱۵۲ ج ۲	ذکر شوریٰ
۱۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح لابن ابی الحدید	ص ۹۴ ج ۱	ص ۹۲ ج ۴
۱۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ حبیب السیر جز ۴	ص ۴ ج ۲	ذکر شوریٰ
۱۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست	ص ۱۵۱ ج ۱	ذکر شوریٰ

البدایہ والنہایہ کی عبارت ملاحظہ | قال عبد الرحمٰن قم یا علی فوقف تحت المنبر واخذ عبد الرحمٰن بیدہٖ وقال ھل انت مبایعی علی کتاب اللہ وسنۃ نبیہ وفعل ابی بکر وعمر فقال اللھم لا ،

ترجمہ ، عبدالرحمٰن منبر نبوی کے پاس کھڑا ہو گیا اور حضرت علیؓ کے ہاتھ کو پکڑ کر کہا کہ کیا آپ ہم سے اس شرط پر بیعت لینا گوارہ فرماویں گے کہ آپ قرآن پاک اور سنت رسولِ پاکؐ ، اور سیرتِ شیخین کے مطابق عمل فرماویں گے اور حکومت وخلافت چلائینگے ، حضرت علیؓ نے سیرتِ شیخین پر چلنے سے انکار کر دیا

تاریخ ابو الفداء کی عبارت | ثم جمع عبد الرحمٰن الناس بعد ان خرج نفسہ عن الخلافۃ فدعا علیاً فقال علیک عہد اللہ و میثاقہ لتعملن بکتاب اللہ و سنۃ رسولہ وسیرۃ الخلیفتین من بعدہٖ فقال ارجو ان افعل واعمل مبلغ علمی و طاقتی ودعا بعثمان وقال لہ مثل ما قال ،

ترجمہ ، عبدالرحمٰن نے اپنے آپ کو خلافت سے نکالا پھر لوگوں کو جمع کیا اور حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ہم سے عہد کریں اور وعدہ فرمایں کہ آپ قرآن پاک اور سیرتِ رسولِ پاکؐ اور سیرتِ ابوبکر وعمر پر عمل فرماویں گے ، حضرت علیؓ نے ابوبکر وعمر کی سیرت پر عمل سے انکار فرمایا اور کہا کہ اپنے مبلغ علم پر عمل کریں گے

نوٹ : اربابِ انصاف ، عبدالرحمٰن کا حضرت علیؓ کی خدمت میں خلافت کو پیش کرنا اور اس کام کو صحابہ کرام کے سامنے کرنا ، اور صحابہ کرام کا چپ رہنا اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ حدیثِ منزلت کی نفی خلافت پر دلالت نہیں ہے اگر اسکی نفی خلافت پر دلالت ہوتی تو جب عبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ کی خدمت میں خلافت کو پیش کیا تھا تو اصحاب کا فرض تھا کہ عبدالرحمٰن کو منع کرتے اور متوجہ کرتے ، کہ

حضرت علیؑ کے لئے تو حدیثِ منزلت سے نفیِ خلافت ثابت ہے، پس تو ان کی خدمت میں خلافت کیوں پیش کر رہا ہے، نیز جب عمر صاحب نے حضرت علیؑ کو ان چھ آدمیوں میں شامل کیا تھا کہ جن کے بارے اس کی وصیت تھی کہ ان چھ میں کسی ایک کو خلیفہ بنایا جائے تو بھی اصحاب نبی کا فرض تھا کہ وہ حضرت عمر کو متوجہ کرتے بلکہ منع کرتے کہ حضرت علیؑ کو ان چھ میں کیوں شامل کرتے ہو، ان کے لئے تو حدیثِ منزلت سے منع خلافت ہے،

بیعتِ عثمان کے بعد حضرت علیؑ کا اصحاب کے ظلم کی شکایت کرنا

اس امر کی روشن دلیل ہے کہ حدیثِ منزلت کی نفیِ خلافت پر دلالت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفداء، ص ۱۶۶/12 ذکر مقتل عمر

فرفع عبدالرحمن رأسہ الی سقف المسجد و یدہ فی ید عثمان و بایعہ فقال علیؑ لیس ھذا اول یوم تظاہرتم علینا فیہ فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون واللہ ماولیت عثمان الا لیرد الامر الیک ...... فخرج علی وھو یقول سیبلغ الکتاب اجلہ

ترجمہ، عبدالرحمن نے مسجد کی چھت کی طرف سر بلند کیا اور اس کا ہاتھ عثمان کے ہاتھ میں تھا اور اس نے عثمان کی بیعت کی حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ پہلا دن نہیں ہے کہ جس میں تم نے ہمارے اوپر ظلم کیا ہے پس ہمارا صبر جمیل ہے اور تمہارے خلاف اللہ ہمارا مددگار ہے بخدا تو نے اے عبدالرحمن عثمان کو حاکم اس لئے بنایا ہے کہ کل وہ تمہیں حاکم بنا لے،

نوٹ: ارباب انصاف حضرت علیؑ کا عبدالرحمن اور دیگر اصحاب کے ظلم کی شکایت کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے بعد خلافت کو اپنا حق سمجھتے تھے، اور حضرت علیؑ کا خلافت کو اپنا حق سمجھنا اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ حدیثِ منزلت کی دلالت نبی کریمؐ کے بعد حضرت علیؑ کی نفی خلافت پر نہیں ہے،

حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کو نقصان پہنچانے کی خاطر وکیل خلافت بکریہ وعمریہ اور عثمانیہ کی آخری چالاکی،

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ اپنے تحفہ بحث حدیثِ منزلت ص۲۱۱ طبع سہیل میں لکھتے ہیں کہ حدیث منزلت میں کلام رسول اللہ میں جو تشبیہ حضرت علیؑ کو حضرت ہارون کے ساتھ دی گئی ہے، اس تشبیہ کو ناقص تشبیہ پر حمل کرنا بہت بڑی خیانت اور بد دیانتی ہے، اور ایسی بد دیانتی سے خدا کی پناہ،

ارباب انصاف شاہ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہارون حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ نہیں ہو سکے، چونکہ وہ مر گئے تھے، اسی طرح حضرت علیؑ اگرچہ زندہ تھے، وہ بھی نبی پاکؐ کے بعد خلیفہ نہیں ہو سکتے اور یہ تشبیہ انکی نگاہ میں کامل ہے، اگر حضرت علیؑ خلیفہ ہو جائیں تو یہ تشبیہ ناقص، اور اس تشبیہ کو مراد لینا یہ بد دیانتی ہے اور خیانت ہے، خدا کی پناہ، ۔

ارباب انصاف اب ہم اعتراض کی اور اس دلیل کی اس طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ تثلیث کے مڈیکل کالج کا کوئی سرجن بھی اس کو ٹانکے نہ لگا سکے،

حدیثِ منزلت کی دلالت حضرت علیؑ کی خلافتِ بلافصل پر ہے اور یہ تشبیہ کامل ہے

بیانہ، ارباب انصاف ہم نے اس رسالہ میں نہایت دیانت داری سے یہ ثابت کیا ہے کہ حدیثِ منزلت کی دلالت حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل پر ہے اور اہل علم کو دعوتِ فکر دی ہے کہ ہمارے اس رسالہ کو غور سے پڑھیں۔ اور اگر امام برحق حضرت علیؑ کو نبی کریمؐ کے بعد آنجناب کا خلیفہ بلافصل تسلیم کیا جائے تو یہ تشبیہ کامل ہے، کیونکہ اگر ہارونؑ زندہ رہتے تو وہ حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ بلافصل تھے اسی طرح حضرت علیؑ نبی پاکؐ کے خلیفہ بلافصل تھے، اور حضرت علیؑ کو خلیفہ بلافصل تسلیم نہ کرنا یہ تشبیہ ناقص ہے اور کلام رسولؐ کو تشبیہ ناقص پر حمل کرنا جس طرح کہ شاہ عبدالعزیز نے کہا ہے یہ خیانت ہے اور کمال بد دیانتی ہے،

حضرت علیؑ کو حضرت ہارون کی طرح معصوم ماننا یہ تشبیہ کامل ہے

بیانہ، حدیث رسولؐ اللہ الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، کہ یا علیؑ کیا آپ اس امر پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے، جو ہارونؑ کو موسیٰ سے حاصل تھی، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت ہارونؑ جناب موسیٰ سے یہ منزلت بھی رکھتے تھے، کہ وہ موسیٰ کی طرح معصوم تھے ہر گناہ سے پاک تھے حضرت علیؑ شبیل ہارونؑ ہیں حضرت علیؑ بھی معصوم تھے اور ہر گناہ سے پاک تھے اور یہ تشبیہ کامل ہے اور حضرت علیؑ کو معصوم نہ ماننا یہ تشبیہ ناقص ہے اور کلام رسالت کو ناقص تشبیہ پر حمل کرنا یہ کمال بد دیانتی ہے،

اور معصوم ذات کو چھوڑ کر غیر معصوم کو خلیفہ تسلیم کرنا یہ دوسری بد دیانتی ہے اور جو معصوم ذات کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں انکو کافر کہنا یہ تیسری بد دیانتی ہے ۔

حضرت علیؑ کو ہارونؑ کی طرح تمام لوگوں سے افضل سمجھنا یہ تشبیہ کامل ہے

اور حضرت علیؑ کی افضلیت سے انکار کرنا خیانت اور کمال بد دیانتی ہے

بیانہ، حدیث رسول اللہؐ اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ سے ہم شیعہ خیر یہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ جس طرح حضرت موسیٰ اپنی تمام امت سے افضل تھے اسی طرح حضرت ہارونؑ تمام امت موسویہ سے افضل تھے اور حضرت علیؑ حدیث رسولؐ کی روشنی میں مثل ہارون ہے ، پس حضرت علیؑ بھی تمام امت محمدیہ سے افضل ہے اور یہ تشبیہ کامل ہے ، اور حضرت علیؑ کو تمام امت محمدیہ سے افضل نہ ماننا یہ تشبیہ ناقص ہے اور کلام رسالت کو ناقص تشبیہ پر حمل کرنا یہ کمال بد دیانتی ہے ، اور افضل امت محمدیہ کو چھوڑ کر دوسرے غیر افضل کو خلیفہ تسلیم کرنا یہ دوسری بد دیانتی ہے اور جو لوگ افضل الناس حضرت علیؑ کو خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں انکو کافر کہنا یہ تیسری بد دیانتی ہے ،

صاحبِ تحفہ کے والد صاحب بنا بر مشہور شاہ ولی اللہ نے کتاب قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین لکھ کر بد دیانتی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں

بیانہ ، حدیثِ رسول اللہ حدیث منزلت حضرت علیؑ کے تمام امت محمدیہ سے افضل ہونے کا روشن ثبوت ہے ، مگر افسوس ہے کہ جس مذہب کی شاہ عبد العزیز

اور اس کے والد صاحب وکالت کرتے ہیں، وہ حضرت علیؑ کو تمام امتِ محمدیہ سے افضل زیادہ فضیلت، والا نہیں مانتے، اور وہ کلام رسول اللہ کو تشبیہ ناقص پر حمل کرتے ہیں، اور شاہ عبد العزیز وکیل خلافت بکمر یہ کے فیصلہ کے مطابق وہ کمال بد دیانتی کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جن جن لوگوں کو بد دیانتی کا تمغہ شاہ صاحب نے دیا ہے ان میں ان کے والد صاحب شاہ ولی اللہ نے کتاب تفضیل الشیخین لکھ کر ہمارے مولا علیؑ کی افضلیت سے انکار کیا ہے، اور اللہ پاک نے ان کو ان کے حلالی بیٹے شاہ عبد العزیز کے ہاتھوں جوتے مروائے ہیں، اور بد دیانتی کی ان کے حق میں گواہی دلوائی ہے

حضرت علیؑ کو حضرت ہارون کی طرح مفترض الطاعۃ ماننا یہ تشبیہ کامل ہے

اور حضرت علیؑ کے مفترض الطاعۃ ہونے سے انکار کرنا یہ خیانت اور بد دیانتی ہے

بیانہ حدیث رسول اللہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰؑ، سے ہم شیعہ خیر البریہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی جس طرح ان کی امت پر اطاعت فرض تھی اسی طرح حضرت ہارون کی بھی انکی امت پر اطاعت فرض تھی اور حضرت علیؑ مثل ہارون ہیں، پس حضرت علیؑ کی بھی تمام امت محمدیہ پر اطاعت فرض ہے اور یہ تشبیہ کامل ہے اور حضرت علیؑ کو امت محمدیہ پر مفترض الطاعۃ تسلیم نہ کرنا یہ تشبیہ ناقص ہے، اور کلام رسول اللہ کو تشبیہ ناقص پر حمل کرنا یہ کمال بد دیانتی ہے، اور مفترض الطاعۃ ذات کو چھوڑ کر غیر مفترض الطاعہ کو خلیفہ ماننا یہ دوسری بد دیانتی ہے اور جو لوگ مفترض الطاعۃ کو خلیفہ تسلیم کریں انکو کافر کہنا یہ تیسری بد دیانتی ہے

علماء اسلام کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوتِ فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے۔ فرمان رسول حدیثِ منزلت سے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت ہارونؑ جناب موسیٰؑ کی مانند معصوم تھے، افضل تھے، مفترض الطاعۃ تھے اور امتِ موسیٰؑ سے اعلم (زیادہ علم والے) تھے، اور ارفع درجے والے تھے، حضرت موسیٰ نے انکی وزارت کی دعا خدا سے مانگی، نیز انکو اپنی تمام امت سے خلافت کی خاطر چن لیا تھا اور حضرت ہارونؑ جناب موسیٰؑ کے ان کے بعد وصی تھے، اور خلیفہ بلا فصل تھے اور چونکہ ہارون حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں وفات پاگئے تھے اس سے وصایت منتقل ہوگئی حضرت یوشع بن نون کی طرف، اور یہ تمام فضائل اور منازل حضرت ہارون کے لئے ثابت ہیں کسی شخص کو ان سے انکار نہیں ہے، اور ہمارے نبیؐ نے جو فرمایا کہ اے علیؑ تو میرے ساتھ وہ منزلت رکھتا ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی سوائے نبوت کے، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کچھ منازل خود ہی خود عقلاً مستثنیٰ ہیں اور نبوت کو نبی کریمؐ نے مستثنیٰ فرمایا ہے، پس ان کے علاوہ تمام منازل ہارونی جناب امیرؑ کے لئے ثابت ہیں اور حضرت علیؑ مثل ہارون نبی پاک کے وصی تھے اور خلیفہ بلا فصل تھے، اور یہ تشبیہ کامل ہے اور اگر حضرت علیؑ نبی کریم کے وصی نہ ہوں اور آنجناب کو خلافت بلا فصل نہ ملے تو یہ تشبیہ ناقص ہے، اور ناقص تشبیہ پر کلام رسول اللہؐ کو اگر حمل کیا جائے تو یہ کھلی بددیانتی ہے، اور یہ بددیانتی ان لوگوں کے حصہ میں آئی ہے جو امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ کی خلافت بلا فصل کا اقرار نہیں کرتے، جو شخص اعلم و افضل اور معصوم کو چھوڑ کر کسی کاذباً آثماً غادراً خائناً کو امام مانے وہ کس طرح دیانت دار ہوسکتا ہے،

وکیل خلافت بکریہ ایسے ہے جیسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ۔

بیانہ، ارباب انصاف وکیل خلافت بکریہ نے جب محسوس کیا کہ وہ کچھ بحثی کے دریا میں غرق ہونے والا ہے تو پھر اس نے تنکے کا سہارا لیا ہے کہ حدیث منزلت میں کہاں دلالت ہے نفی امامت خلفاء ثلثہ پر تاکہ علیؑ کی خلافت بلافصل ثابت ہو اور شیعوں کا مدعا ثابت ہو،

جواب، عدد یا زوج ہوتا ہے یا فرد ہوتا ہے اگر ثابت ہو جائے کہ فرد ہے

تو زوج ہونا خود بخود باطل ہوتا ہے اسی طرح حضرت علیؑ کی خلافت کے اثبات کے بعد ثلثہ کی باطل ہے ،

بیانہ، نبی کریمؐ کے بعد خلیفہ رسول اللہ یا حضرت علیؑ ہیں اور یا ابوبکر صاحب ہیں، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں قرآن وسنت کی روشنی میں خلیفہ رسولؐ حضرت علیؑ ہیں اور ہم نے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے حدیث منزلت کو پیش کیا ہے اور وکلاء خلافت بکریہ کو ہمارا چیلنج ہے کہ اگر ان کو اپنے علم پر ناز ہے ہمارے دلائل کو رد کریں، اور ہم نے دلائل یقینیہ سے ثابت کیا ہے کہ اگر حضرت ہارون زندہ رہتے تو وہ حضرت موسیٰؑ کے بعد ان کے خلیفہ بلافصل تھے، اور درمیان میں کسی ابوبکر وعمر اور عثمان کا فاصلہ نہیں ہے، اسی طرح نبی پاکؐ کے بعد آنجناب کا خلیفہ بلافصل حضرت علیؑ ہیں اور درمیان میں کسی ابوبکر عمر و عثمان کی گنجائش ہی نہیں ہے، مثال کے طور اگر عدد کا فرد ہونا یعنی طاق ہونا کسی جگہ ثابت ہے تو اسی جگہ عدد کا جفت ہونا خود بخود باطل ہے، اسی طرح جب نبی پاکؐ کے بعد حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل ثابت ہے تو ابوبکر وغیرہ کی خلافت خود ہی باطل ہے

روزِ بیعتِ عثمان حضرت علیؑ کا اصحاب کے سامنے اعلان کرنا کہ نبی کریمؐ کے بعد خلافت کرنا میرا حق ہے اور حدیثِ منزلت کو دوسرے دلائل کے ہمراہ بطور دلیل پیش کرنا

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الیضاح شرح مقامات حریری مصنف ابوالفتح ناصر بن عبدالسید المطرزی النحری

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۱۱۲ حدیث ۱۵۵ - لابن مغازلی

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص۲۱۲ فصل ۱۹ المحدث خوارزمی

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق ج۳ ص۸۹ ترجمہ امام علیؑ تصنیف، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ الشافعی المعروف بابن عساکر

الیضاح شرح مقامات کی عبارت ملاحظہ { اللھم کلمۃ تستعمل فی الدعاء بمعنی یا اللہ والمیم فیھا عوض من حرف النداء ولذالک لا تجمع بینھما

ترجمہ: اللّٰھم یہ وہ کلمہ ہے جو دعا میں استعمال ہوتا ہے اسکا معنی ہے یا اللہ اور اس میں حرف میم عوض ہے حرفِ ندا کا اسی لئے حرف میم اور حرف ندا کو جمع نہیں کیا جاتا

..... ھذا اصلھا ثم یوتی بھا قبل الّا اذا کان المستثنی عزیزاً نادراً وکان قصدھم بذالک الاستظھار بمشیۃ اللہ فی اثبات کونہ ووجودہ ایذانا بانہ بلغ من الندرۃ حد الشذوذ وھذا کثیر فی کلام الفصحاء وعلی ذالک قولہ فی المقامۃ الخامسۃ اللّٰھم الّا ان تقدنار الجوع، ترجمہ، مذکورہ اصل ہے، اللّٰھم کی، پھر اس اللّٰھم کو الّا سے پہلے بھی لایا جاتا ہے جبکہ مستثنیٰ عزیز اور نادر ہے اور اس کے وجود کے اثبات میں اللہ پاک کی مشیت سے استظہار مقصود ہوتا ہے اور یہ استعمال بھی

زیادہ ہے کلام فصحاء میں اور اسی استعمال میں کلمہ اللّٰھم وارد ہے، مقامہ
۵ میں وقد یجی فی جواب الاستفہام قبل لا ونعم کثیراً ..... وقال
عامر بن واثلہ سمعت علیاً یوم الشوریٰ یقول نشدتکم باللہ ایھا النفر ھل
فیکم احد وحد اللہ قبلی قالوا اللّٰھم لا قال نشدتکم باللہ ھل فیکم قال لہ
رسول اللہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی غیری
قالوا اللّٰھم لا الی ان قال ھل سمعتم رسول اللہ یقول عرضت علی امتی
البارحۃ فاستغفرت لک ولشیعتک قالوا اللّٰھم نعم ..... قلت وکان
المتکلم یقصد اثبات الجواب منفوعاً بذکر اللہ لیکون ابلغ واوقع وفی نفس
الثانی انجع ویعلم انہ علی یقین من ارادہ وبصیرۃ فی اثباتہ قد
جعل نفسہ فی معرض من اقبل علی اللہ لیجیب عما سالہ مثلاً لاسئلن ان
من کان ھذہ حالہ لا یتکلم الا بما ھو صدق یقین وحق

ترجمہ، اور تحقیق زیادہ آیا ہے کلمہ اللّٰھم۔ لا اور نعم سے پہلے استفہام کے جواب
میں، اور عامر بن واثلہ کہتا ہے میں نے روز شوریٰ سنا تھا کہ حضرت علیؑ صحابہ
سے فرما رہے تھے کہ میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے
جس نے مجھ سے پہلے خدا کی توحید کا اقرار کیا ہے، اصحاب نے جواب دیا کہ
بخدا نہیں، پھر حضرت علیؑ نے کہا میں تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں
میرے علاوہ کوئی ایسا ہے جسکے بارے نبی پاکؐ نے فرمایا ہو کہ اے علیؑ تم میرے
ساتھ ہر وہ منزلت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، اصحاب نے کہا، بخدا نہیں،
یہاں تک کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ کیا تم نے نبی کریم سے یہ بھی سنا ہے کہ آج رات
کو مجھ پر میری امت پیش ہوئی اور میں نے اے علیؑ تیرے لئے اور تیرے شیعوں کے
لئے خدا سے بخشش کا سوال کیا ہے اصحاب نے کہا، ہاں ہم نے سنا ہے،

قلت و کان المتکلم الخ، اور صاحب کتاب ایضاح فرماتے ہیں کہ استفہام کے بعد جواب میں متکلم جب کلمہ اللّٰھم بولتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا کہ وہ اثبات جواب کرے اللہ کے ذکر کے ساتھ تاکہ وہ جواب زیادہ بلیغ ہو اور شاک کے دل میں وہ جواب زیادہ بیٹھے اور یہ معلوم ہو جائے کہ جواب دینے والا اس کے اثبات میں یقین پر ہے اور اس نے قرار دیا ہے اپنے کو ان لوگوں میں جو اللہ کی طرف متوجہ ہوں اور وہ سائل کو جواب دے، اور لاریب، جس کا یہ حال ہو وہ سچ اور یقین کے ساتھ ہی بات کریگا

روز شوریٰ اپنی خلافت بلافصل کے ثبوت میں حضرت علیؑ کا حدیث منزلہ کو پیش کرنا

مناقب لابن مغازلی کی عبارت ملاحظہ | عن عامر بن واثلہ قال کنت مع علیؑ فی البیت یوم الشوریٰ فسمعت علیاؑ یقول لھم لاحتجن علیکم بما لا یستطیع عربیکم ولا عجمیکم بغیر ذالک ثم قال انشدکم باللہ ایھا النفر جمیعاً افیکما احد وحد اللہ قبلی قالوا اللّٰھم،

ترجمہ، عامر بن واثلہ کہتا ہے کہ میں شوریٰ والے مکان میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھا اور میں نے سنا کہ آنجناب فرما رہے تھے کہ آج میں اپنی خلافت کے لئے ایسی حجت اور دلیل پیش کروں کہ جسکو تمہارا کوئی عربی یا عجمی تبدیل نہیں کریگا پھر فرمایا میں تم کو خدا پاک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے مجھ سے پہلے خدا پاک کی توحید کا اعلان کیا ہو، سب نے کہا۔ بخدا نہیں۔ پھر حضرت علیؑ ایک ایک کر کے اپنے فضائل شمار کرتے رہے اور انہیں فضائل میں اس ثبوت خلافت اور منصلیت کے بھی پیش فرمایا، قال فانشدکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ انتَ مِنّی بِمَنْزِلَةِ ھارُونَ مِنْ مُوسیٰ اِلّا انّہُ لا نَبِیَّ بَعْدِی قالُوا اللّٰھُمَّ لا،

میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں کوئی ایسا بھی ہے کہ نبی کریمؐ نے اس کے حق میں یہ فرمایا ہو تم کو میرے ساتھ ہر وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، سب نے کہا۔ بخدا نہیں،

علماء اسلام کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوتِ فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جواب دینا ہے خلافت کے مسئلہ میں جو ذرہ بھر غلط بیان کرے گا وہ خود بھی گمراہ ہو گا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا، دکلا، خلافت بکریہ وعمریہ وعثمانیہ کو ہم علیؑ کے شیعہ چیلنج کرتے ہیں کہ احادیث رسول اللہ میں سے کوئی ایک حدیث بھی ابوبکر عمر وعثمان نے خلافت کے ثبوت میں اگر پیش کی ہے تو ہمیں وہ حدیث دکھائیں، مگر ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ نہیں دکھا سکتے، اور ہمارے مولیٰ علیؑ نے اپنی خلافت کے ثبوت میں بہت سی احادیث کو پیش فرمایا ہے، اور انمیں حدیث منزلت بھی نمایاں مقام رکھتی ہے، پس ہمارے مولیٰؑ کی خلافت چونکہ حدیث رسول اللہ سے ثابت ہے، اس لئے یہ خلافت منصوص ہے، اور منصوص کے مقابل اور مخالف آنے والی چیز باطل ہوتی ہے چونکہ ابوبکر وعمر وعثمان کی خلافت حضرت علیؑ کی منصوص خلافت کے مخالف ہے، اور مقابلہ میں ہے اس لئے انکی خلافت باطل ہے بعبارۃ اخری اگر حضرت ہارونؑ کی موجودگی میں کوئی خلافت موسیٰ کا دعویٰ کرتا تو جس طرح اسکی خلافت باطل تھی اسی طرح حضرت علیؑ کی موجودگی میں جن لوگوں نے خلافت کا دعویٰ کیا ہے انکی خلافت بھی باطل اور خود حضرت علیؑ نے صاف صاف بیان دیا کہ خلافت میرا حق تھا اور اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث منزلت کی مخالفت کرتے ہوئے جس نے بھی خلافت کا دعویٰ کیا ہے اسکی خلافت باطل ہے صحیح نہیں ہے،

روزِ شوریٰ حضرت علیؑ کا اعلان کہ خلافت بلافصل میرا حق تھا خانہ جنگی کی وجہ سے لوگوں کے ارتداد کا خطرہ تھا اسی لئے میں نے تلوار نہیں اٹھائی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتولؑ والسبطین ج ۱ ص ۳۲۱
تصنیف شیخ الاسلام المحدث ابراہیم بن محمد الجوینی الخراسانی المتوفی سنہ ۷۳۰ھ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ دمشق ج ۳ ترجمہ امام علیؑ حدیث ۱۱۳۲
تصنیف حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن الشافعی المعروف بابن عساکر المتوفی سنہ ۵۷۱ھ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۳ ص ۱۵۵ حدیث ۲۴۳۲ کتاب الخلافہ مع الامارہ

کنز العمال کی عبارت: عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ الکنانی قال کنت واقفاً علی الباب یوم الشوریٰ فارتفعت الاصوات بینھم فسمعت علیاً یقول بایع الناس لابی بکر وانا واللہ اولیٰ بالامر منہ واحق بہ منہ فسمعت و اطعت مخافۃ ان یرجع کفاراً یضرب رقاب بعض بالسیف ثم بایع الناس عمر وانا واللہ اولیٰ بالامر منہ واحق بہ منہ فسمعت واطعت مخافۃ ان یرجع الناس کفاراً یضرب بعضھم رقاب بعض بالسیف ثم انتم تریدون ان تبایعوا عثمان اذاً لا اسمع ولا اطیع،

ترجمہ، عامر بن واثلہ بیان کرتا ہے کہ روزِ شوریٰ میں دروازے پر کھڑا تھا اور ارباب شوریٰ آپس میں زور زور سے بولنے لگے، میں نے حضرت علیؑ سے سنا فرما رہے تھے کہ لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی اور میں خدا کی قسم ابوبکر سے خلافت کا زیادہ حقدار تھا، پس میں نے سنا اور اپنی عقل کی اطاعت

کی اور میں نے (اپنے حق کے مطالبہ کی خاطر تلوار نہ اٹھائی اس خطرہ سے کہ خانہ جنگی کے باعث) لوگ دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جائینگے اور ایک دوسرے کی گردن تلوار سے کاٹیں گے، پھر لوگوں نے عمر صاحب کی بیعت کی اور خدا کی قسم عمر صاحب سے خلافت کا میں زیادہ حقدار تھا پس میں نے سنا اور اپنی عقل کی اطاعت (اور اپنے حق کے مطالبہ کیلئے تلوار نہ اٹھائی اس خطرہ سے کہ خانہ جنگی کے باعث لوگ) دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جائینگے، اور ایک دوسرے کی گردن تلوار سے کاٹیں گے، پھر تم نے اب عثمان صاحب کی بیعت کا ارادہ کر لیا ہے اب تمہاری باتیں سننے کا مجھ میں حوصلہ نہیں رہا،

حضرت علیؑ اپنے آپ کو نبی کا خلیفہ بلا فصل سمجھتے تھے،

بیانیہ، ارباب انصاف مذکورہ حوالہ جات اس امر کا روشن ثبوت ہیں کہ حضرت علیؑ اپنے آپکو نبی کریمؐ کے بعد آنجناب کا خلیفہ بلا فصل جانتے تھے اور ابوبکر صاحب، عمر صاحب اور عثمان صاحب کی خلافت کو حضرت علیؑ صحیح نہیں سمجھتے، اور اگر حدیث منزلت کی بقول بعض سنی علماء نفی خلافت پر دلالت تھی تو حضرت علیؑ اپنے لئے خلافت کا دعویٰ ہرگز نہ فرماتے مگر آنجناب نے اپنے لئے خلافت بلا فصل کا دعویٰ فرمایا ہے، پس معلوم ہوا حدیث منزلت فرمان رسول اللہؐ سے حضرت علیؑ کی خلافت ثابت ہے، اور جو چیز حدیث سے ثابت ہو وہ منصوص ہوتی ہے،

پس حضرت علیؑ کی خلافت منصوص ہے اور خلافت ثلثہ منصوص خلافت کی مخالفت اور مقابلہ کی وجہ سے باطل اور غلط ہے،

ابوبکر کے دربار میں حضرت علیؑ کی خلافتِ بلافصل کو ثابت کرنے کی خاطر نبی کریمؐ کی بیٹی فاطمہؑ کا حدیث منزلت کو پیش کرنا اور ابوبکر کی خلافت کو رد کرنا

اہل سنت کی معتبر کتاب اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالبؑ ص
تصنیف امام اہلسنت شمس الدین محمد جزری عثمانی

عن فاطمہ بنت رسول اللہ قالت أنسیتم قول رسول اللہ یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ، و قولہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسیٰ المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ و ھو ان کل واحد الخ

ترجمہ، جناب فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ نے جب اصحاب کے مجمع میں ابوبکر کے دربار میں اپنے حق کا مطالبہ بھی فرمایا تھا اور اصحاب کو متوجہ فرمایا کہ کیا تم اس فرمان رسالت کو بھول گئے ہیں کہ نبی پاکؐ نے فرمایا تھا کہ جس کا میں مولی ہوں اس کا یہ علیؑ مولی ہے، اور نیز نبی کریمؐ نے فرمایا تھا کہ اے علیؑ آپ کو میرے ساتھ ہر وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی،

نوٹ ارباب انصاف نبی کریمؐ جس عربی زبان میں کلام فرماتے تھے اس کو اصحاب کی نسبت آل نبی کریمؐ زیادہ بہتر سمجھتے تھے اگر حدیثِ منزلت کی حضرت علیؑ کی خلافتِ بلا فصل پر دلالت نہ ہوتی تو حضرت فاطمہؑ صدیقہ طاہرہ معصومہ اس کو آنجناب کی خلافتِ بلا فصل پر دلیل کے طور پر پیش نہ فرماتیں، مگر بی بی عالیہؑ نے اس حدیث کو پیش کیا ہے، پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث نصِ خلافت ہے،

حدیث منزلت حضرت علیؑ کی وہ فضیلت ہے کہ جسکی خاطر اسیر عمر کا دل حسرت سے خون رو تا رہا ہے اور دوسرے عشرہ مبشرہ کے جگر بھی پھٹ گئے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۵۱ ج ۳ از محب الدین طبری
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۳۹۵ ج ۶ حدیث ۔
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ مدینہ ص ۳۳۲ ج ۱ حدیث ۔
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص ۱۹ فصل ۴
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المهمہ ص ۱۲۶ فصل فی ذکر مناقب الحسنۃ

کنز العمال کی عبارت } عن ابن عباس قال عمر بن الخطاب کفوا عن ذکر علی ابن ابی طالبؑ فانی سمعت رسول اللہ یقول فی علیؑ ثلاث خصال لان تکون لی واحدة منهن احب الیّ مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابوبکر وعبیدہ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ والنبیؐ متکی علی علی ابن ابی طالبؑ حتی ضرب بیدہ علی منکبہ ثم قال وانت یا علی اول المؤمنین ایمانا واولھم اسلاماً ثم قال انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ وکذب علیّ من زعم انہ یحبنی و یبغضک الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی القاب وابن النجار ۔

ترجمہ۔ ابن عباس راوی ہے کہ حضرت عمر کہتے تھے کہ کسی غلط انداز سے علیؑ کا ذکر کرنے سے رک جاؤ، تحقیق میں نے رسول پاکؐ سے سنا تھا کہ حضرت علیؑ میں تین فضیلتیں ہیں، (حضرت عمر صاحب نے کہا کہ) اگر ان تین میں سے

سے ایک بھی مجھے نصیب ہوتی تو یہ مجھے زیادہ محبوب تھی ہر اس چیز سے جس
پر سورج طلوع ہوتا ہے، ایک دفعہ میں اور ابوبکر صاحب وغیرہ اور چند اصحاب
نبی کریمؐ کے ساتھ تھے، اور آنجناب حضرت علیؑ پر تکیہ لگا کر اور ان کا سہارا
لے کر بیٹھے تھے اور نبی کریمؐ نے اپنے ہاتھ سے حضرت علیؑ کے دونوں کو
تھپکی دے کر فرمایا کہ تو اے علیؑ سب سے پہلا مومن اور مسلم ہے اور تو
مجھ سے ہر وہ منزلت رکھتا ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، اور وہ شخص
جھوٹا ہے جو تجھ سے دشمنی رکھے اور مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے،

امیر عمر صاحب کا اقرار کہ ہماری خلافت حضرت علیؑ کی خلافت کے سامنے گھٹیا ہے

بیان: ارباب انصاف ہماری مولیٰ علیؑ کی یہ کرامت ہے کہ اللہ پاک نے انکی فضیلت
کی گواہی عمر صاحب جیسے لوگوں سے بھی ان کو مجبور کر کے لی ہے، حضرت عمر صاحب
ابوبکر کی طرف سے دی گئی امامت اور خلافت پر خالص تھے، مگر یہ حسرت
ان کے دل میں باقی تھی کہ منزلت ہارونی انکو حاصل نہیں ہے، اور انکی اس حسرت
کرنے سے یہ معلوم ہوا عمر صاحب کی خلافت سے حضرت علیؑ کو جو منزلت ہارونی
حاصل تھی وہ افضل ہے اور اسی سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت علیؑ کی خلافت صحیح
معنوں میں نبی کریمؐ کی جانشینی ہے اور عمر صاحب کی خلافت دنیاوی حکومت ہے
خلاصۃ الکلام اگر حدیث منزلت سے حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کا ثبوت نہ ملتا
تو حضرت عمر بھی اس منزلت ہارونی کے حصول کی تمنا نہ کرتے مگر عمر صاحب نے
تمنا کی ہے، پس معلوم ہوا کہ حدیث منزلت حضرت علی کی خلافت بلا فصل کا روشن
ثبوت ہے، اگر منزلت ہارونی سے مراد ایک عام قسم کی خلافت ہے جو گھٹیا قسم کے تیسرے درجہ کے
اصحاب کو بھی ملی ہے، تو پھر عمر صاحب کیلئے بہت افسوس کا مقام ہے کہ انہوں نے ایک معمولی چیز کیلئے حسرت
کی ہے، خلاصۃ الکلام یا تو سنی ملاں اس

قسم کے واقعات لکھ کر جھوٹ بولتے ہیں، اور یا حضرت عمرؓ نے خود یہ جھوٹ بولا ہے اور اگر یہ پارٹی اس رپورٹ میں سچی ہے تو پھر علیؑ کی خلافتِ بلافصل ثابت ہے

حدیثِ منزلت امام علیؑ مرتضیٰ کی وہ فضیلت ہے کہ عشرہ مبشرہ سے

صحابہ کرام سے سعد صحابی بھی اسکے بارے داغِ حسرت قبر میں لیکر گئے۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — صحیح مسلم ص ۳۲۴ ج ۲ باب مناقب علیؑ

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — سنن ترمذی ص باب مناقب علیؑ

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — خصائص نسائی ص

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — کنز العمال ص ۴۰۵ ج ۶ حدیث ۱۶۲۳ کتاب الفضائل

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — فرائد السمطین ص ۱۲۷ ج ۱ حدیث ۳۰۷ باب ۲۹

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — تاریخ مدینہ دمشق ص ۲۰۷ ج ۲ حدیث ۲۷۱

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — کفایۃ الطالب فی مناقب علیؑ بن ابی الطالب ص ۱۴۴ ب ۳۲

۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — مسند احمد بن حنبل ص ۱۸۵ ج ۱

۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — مستدرک حاکم ص ۱۰۸ ج ۳

۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — تاریخ لابن کثیر دمشقی ص ذکر مناقب علیؑ

۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — مفتاح النجاۃ ص قسم اول باب ۱ فصل ۱۲

۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — فصول المہمہ ص فصل فی ذکر مناقبہ

۱۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — الاکتفاء فی فضل اربعۃ الخلفاء ص

۱۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — جامع الاصول فی احادیث الرسول ص از مبارک بن محمد

۱۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب — تذکرہ خواص الامۃ ص

صحیح مسلم کی عبارت | عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال امر معاویۃ بن ابی سفیان سعد، فقال ما منعك ان تسب ابا التراب فقال اما ما ذکرت ثلثا قالھن لہ رسولؐ فلن اسبہ لان تکون لی واحدۃ منھن احب الیّ من حمر النعم سمعت رسول اللہ یقول لہ ... اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الخ

ترجمہ، سعد صحابی کا بیٹا اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ معاویہ نے سعد کو آڈر دیا کہ تو علیؑ کو گالیاں دے، اس نے گالیاں دینے سے انکار کیا معاویہ نے کہا کہ علیؑ کو گالیاں دینے سے تم کو کس چیز نے منع کیا ہے، سعد نے معاویہ سے کہا کہ تو ان تین فضائل کو یاد نہیں کرتا کہ جنکی گواہی نبی کریمؐ نے علیؑ کے حق میں دی ہے اور ان تین فضائل میں سے میرے اگر ایک بھی ثابت ہو جائے تو مجھے وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے ان میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا وہ فرما رہے تھے حضرت علیؑ کے حق میں کہ اے علیؑ کیا تو راضی نہیں ہے کہ تجھکو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو منزلت ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی،

حضرت علیؑ کو معاویہ کا گالیاں دینا اور اسکو سعد صحابی کا منع کرنا

تاریخ لابن کثیر کی عبارت | فلما فرغ معاویۃ عن الحج اخذ بید سعد بن ابی وقاص وادخلہ فی دار الندوۃ فاجلسہ معہ علی سریرہ ثم ذکر لہ علی بن ابی طالب ... قال ثم وقعت فی علی تشتمہ واللہ لئن تکون لی احدی خلالہ الثلث احب الی من ان یکون لی ما طلعت علیہ الشمس منہا قال لہ رسول اللہ اما ترضی ان تکون

منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی الخ

ترجمہ) جب معاویہ حج سے فارغ ہوا تو اس نے سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ سے پکڑا اور اسکو دارالندوہ میں داخل کیا اور اسکو اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھایا، پھر علیؑ کا ذکر شروع کیا اور (بدزبانی کی) سعد نے کہا کہ تو نے علیؑ کے بارے بدزبانی کی ہے تو انکو گالیاں دے رہا ہے حضرت علیؑ میں تین فضائل ہیں اگر ان میں سے ایک بھی مجھے نصیب ہو تو مجھے وہ ہر اس شئی سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع کرتا ہے اور ان تین میں سے ایک یہ ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا کہ اے علیؑ کیا تو راضی نہیں ہے کہ آپ کو میرے ساتھ ہر وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی،

حدیث منزلت حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کا روشن ثبوت

ہے اور سنی علماء کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر

بیانہ/ حوالہ جات آپ کے سامنے ہیں اور حضرت عمر صاحب اور حضرت سعد بن ابی وقاص دونوں آرزو کرتے ہیں منزلتِ ہارونی کی اور اس آرزو سے معلوم ہوتا ہے کہ جو خلافت حضرت عمر صاحب کو ملی تھی منزلت ہارونی اس سے افضل تھی اور کوئی بہت بڑی شئی تھی اور وہ صحیح خلافت بلافصل ہی ہو سکتی ہے، سنی علماء پر بہت افسوس ہے کہ وہ منزلت ہارونی کو ایک معمولی قسم کی خلافت سمجھتے ہیں جو ابن ام مکتوم جیسے اندھے اور گھٹیا صحابہ کو بھی ملی ہے اور ہم شیعہ البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر منزلت ہارونی ایک معمولی شئی ہوتی تو حضرت عمر اسکی آرزو نہ کرتے اور سعد صحابی جو عشرہ مبشرہ سے تھا وہ بھی اسکی آرزو نہ کرتا

مگر ان دونوں نے منزلت ہارونی کی تمنا کی ہے، انکی تمنا اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حدیثِ منزلت علیؑ کی افضلیت اور خلافتِ بلا فصل کا روشن ثبوت ہے،

اعتراض، ذریتِ نعمان اور فاروق، صاحبِ تحفہ کی پیروی کرتے ہوئے یہ اعتراض اور سوال زیادہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہارون وفات پا گئے تھے، اور وہ موسیٰ کے بعد خلیفہ نہیں بنے اسی طرح حدیثِ منزلت کا مفاد یہ ہے کہ حضرت علیؑ نبی کریمؐ کے بعد خلیفہ نہیں بن سکتے، کیونکہ یہ تشبیہ کامل ہے،

جواب، اگر یہ تشبیہ کامل ہے تو پھر تمام مذہب اہلسنت کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگا کیونکہ انہوں نے حدیثِ منزلت کی مخالفت کرتے ہوئے عثمان کے بعد علیؑ مرتضےٰ کو خلیفہ مانا ہے، اور جب حدیثِ منزلت بقول سنی علماء کے حضرت علیؑ کی نفی خلافت پر دلالت کرتی ہے تو پھر سنی علماء عثمان کے بعد حضرت علیؑ کو خلیفہ ماننے میں جھوٹے ہیں اور جب حضرت امیرؑ کو خلیفہ تسلیم کرنے میں یہ جھوٹے ہیں تو ثلثہ کو بھی یہ خلیفہ ماننے میں جھوٹے ہیں کیونکہ ثلثہ کے بارے بھی سنی علماء نے حدیثِ منزلت کو بنایا ہے، اور اگر ثلثہ کے بارے حدیثِ منزلت سنی علماء کا بنایا ہوا جھوٹ ہے تو بھی سنی علماء کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا،

اعتراض، جب نبی کریمؐ جنگ تبوک کیلئے جا رہے تھے تو حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ مثل ہارونؑ ہیں، ہارون بھی موسیٰؑ کی زندگی میں خلیفہ تھے اسی طرح حضرت علیؑ بھی نبی کریمؐ کی زندگی میں انکے خلیفہ ہونگے،

جواب، جنگِ تبوک کے موقع کے علاوہ بھی نو مقامات میں نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ اے علیؑ آپ کو میرے ساتھ ہر وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ حدیثِ منزلت جب ۱۰ دس مقامات میں آئی ہے تو اس کو صرف جنگ تبوک کے ساتھ خاص کرنا سراسر بے انصافی ہے

جواب[1] حضرت ہارونؑ کیلئے جناب موسیٰؑ کی زندگی میں انکی وزارتِ عظمیٰ اور خلافتِ کبریٰ ثابت ہے اسی طرح حضرت علیؑ کے لئے نبی کریمؐ کی زندگی میں آن جناب کی وزارتِ عظمیٰ اور خلافت کبریٰ ثابت ہے اور جب نبی کریمؐ کی وفات کے بعد نبی کریمؐ کا اپنا بنایا ہوا وزیر اور خلیفہ موجود ہے تو پھر خلافت نبی کریمؐ کی وفات کے بعد بھی اسی کا حق ہے اسکو ہٹا دینا اور دوسرے کو خلیفہ بنانا یہ فعل رسول اللہؐ کی مخالفت ہے اور جو خلافت نبی کریمؐ کی مخالفت میں پروان چڑھے وہ خلافتِ راشدہ اور خلافتِ صحیحہ کبھی نہیں ہو سکتی، اور خلافت بکریہ اسی طرح ہے، پس معلوم ہوا کہ خلافت صحیحہ صرف حضرت علیؑ کی ہے اور یہی معنی ہے خلافت بلا فصل کا کہ نبی کریم کے بعد حضرت علیؑ کی خلافت صحیحہ ہے اور خلافت بکریہ اور عمریہ اور عثمانیہ صحیحہ نہیں ہے،

ایک اور فرمانِ رسولؐ حدیثِ منزلت کی تائید میں کہ خلافت حضرت علیؑ بلا فصل شیخین ثابت ہے، اور سنی علماء کو دعوت فکر ہے،

---

1. اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ مولانا عبد الحی مبوب ص ۱۴۲
2. اہل سنت کی معتبر کتاب اکام المرجان فی احکام الجان ص تصنیف علامہ محمد عبد اللہ شبلی حنفی نعمانی عثمانی
3. اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علیؑ ص از محدث خوارزمی
4. اہل سنت کی معتبر کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل ص شہاب الدین
5. اہل سنت کی معتبر کتاب دلائل النبوۃ ص از تاج المحدثین حافظ ابو نعیم
6. اہل سنت کی معتبر کتاب حسن السریرہ فی حسن السیرہ ص از عبد القادر بن محمد الطبری

نوٹ، اس روایت کی مولانا عبدالحی نے توثیق بھی فرمائی ہے تفصیل کیلئے انکے فتاوی کی طرف رجوع کیا جائے، یہ چیزیں مولا علیؑ کی کرامت ہیں،

فتاوی عبدالحی کی عبارت } عن ابن مسعود قال رسول اللہ : وما اظن اجلی الا قد اقتربت قلت یارسول اللہ الا تستخلف ابابکر فاعرض علی فرایت انہ لم یوافقہ قلت یارسول اللہ الا تستخلف عمر فاعرض عنی فرایت اللہ انہ لم یوافقہ قلت یارسول اللہ الا تستخلف علیاً قال فلک والذی لا الہ غیرہ لو بایعتموہ واطعتموہ ادخلکم الجنۃ،

ترجمہ، عبداللہ بن مسعود بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ گمان ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہمارا وقت اخیر قریب آگیا ہے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ابوبکر کو خلیفہ کیوں نہیں بناتے (ابوبکر کا نام سن کر نبی کریمؐ) نے منہ پھیر لیا پس میں نے جان لیا کہ نبی کریمؐ ابوبکر کو خلافت کے لئے موزوں اور فٹ نہیں سمجھتے پھر میں نے کہا کہ جناب آپ عمر صاحب کو خلیفہ کیوں نہیں بناتے (عمر کا نام سن کر آپ نے منہ پھیر لیا اور میں سمجھ گیا کہ عمر صاحب کو بھی نبی کریمؐ خلافت کے لئے فٹ نہیں سمجھتے، پھر میں نے عرض کی کہ آپ علی بن ابی طالب کو خلیفہ بنا دیں، علیؑ کا نام سن کر آنجناب نے فرمایا کہ تیرے لئے آفرین ہے، قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اگر تم نے علیؑ کی بیعت کی اور اطاعت کی تو وہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا،

نوٹ، ارباب انصاف یہ بات توجہ طلب ہے کہ جس طرح اہل السنت علماء کہتے ہیں کہ حدیث منزلت نفی خلافت پر دلالت کرتی ہے اگر بات درست ہے تو نبی کریمؐ نے جس طرح ابوبکر و عمر کا نام خلافت کے لئے سنا تو منہ پھیر لیا اسی طرح حضرت علیؑ کا نام بھی سن کر آنجناب منہ پھیر لیتے،

مگر علیؑ کا نام سن کر نبی پاکؐ نے انکی بیعت اور اطاعت کرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے، رسول پاکؐ کا یہ انداز اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ ابوبکر و عمر کی خلافت آں جنابؐ کے نزدیک صحیح نہیں ہے اور حضرت علیؑ کی خلافت صحیح ہے، اور اسی چیز کا نام ہے خلافت بلافصل،

اعتراض، مولانا عبدالحی صاحب نے مذکورہ حدیث کی تصحیح و توثیق کے بعد پھر اس طرح جان چھڑائی ہے کہ نبی پاکؐ اگر کسی کو خلیفہ مقرر فرماتے تو پھر اسکی مخالفت کرنے والے پر عذاب نازل ہوتا

جواب۔ ارباب انصاف مذکورہ اعتراض سے یہ معلوم ہوا کہ ابوبکر و عمر و عثمان کو نبی پاکؐ نے خلیفہ نہیں بنایا اور جو شخص بھی ان کی مخالفت کرے گا اس پر کوئی سزا نہیں ہے، ع کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے؟ واللہ

حضرت علیؑ کی خلافت پر حدیث منزلت کی دلالت کو سنی علماء کا صحیح سمجھنا، یہ چیز ہمارے امام علیؑ مرتضےٰ کی کرامت سے ہے،

۱؎ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح جمیع الجوامع ص از جلال الدین محمد بن احمد محلی

۲؎ اہلسنت کی معتبر کتاب ہدایۃ السعداء ص از ملک العلماء شہاب الدین

۳؎ اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص بحث حدیث منزلت

ہدایۃ السعداء کی عبارت ملاحظہ } چوں در خیر القرون آفتاب رسالت روشن است و در حالت غروب علیؑ ولی مقابل خود کالشمس لبدر المنیر نائب خود داشتہ یا علیؑ انت منی بمنزلت ہارون من موسیٰؑ و من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ ـــــ

ترجمہ، نبی کریمؐ کا زمانہ خیر القرن تھا چونکہ اس میں آفتاب رسالت روشن تھا اور علیؑ چونکہ بدر منیر تھے آفتاب رسالت نے وقت غروب انکو اپنا جانشین قرار دیا اس فرمان کے مطابق کہ اے علیؑ تمہیں میرے ساتھ ہر وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

جمع الجوامع کی عبارت) مثاله قوله لعلی انت منی بمنزلة هارونؑ من موسیٰؑ رواه الشیخان فان دواعی بنی امیه وقد سمعه متوفرة علی ابطاله لدلالته علی خلافة علیؑ کما قیل کخلافة هارون عن موسیٰ بقوله اخلفنی فی قومی وان مات قبله ولم یبطلوه ،

نوٹ ، اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حدیثِ منزلت حضرت علیؑ کی خلافت کا روشن ثبوت ہے کیونکہ ہارونؑ کی خلافت بھی ثابت ہے اور مراد خلافت ہارونیہ سے یہ ہے کہ وہ خلافت عامہ تھی اور ان وصلیہ اسکی پر دلالت کرتا ہے ، اور حضرت علیؑ کی خلافت سے مراد بھی خلافتِ عامہ ،

نوٹ ، اسی رسالہ کے آغاز میں تحفہ اثنا عشریہ کی بمع دیگر کتب کے عبارات گذر چکی کہ حدیثِ منزلت حضرتِ علیؑ کی خلافتِ بلافصل کا روشن ثبوت ہے اور یہی مطلب ہے خلافت بلا فصل کا کہ حضرت کی خلافت دلیل شرعی سے ثابت ہے ، اور دوسرے لوگوں کی خلافت مثلاً خلافتِ ثلثہ دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے ، اور شاہ عبد العزیز نے خود اعتراف کیا ہے کہ خلافت ثلثہ منصوص نہیں ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں ، کہ حضرت علیؑ کی خلافت حدیث رسول اللہ سے ثابت ہے ، النص سے ثابت ہے ،

پس جو خلافت حدیثِ رسول اللہؐ سے ثابت ہے وہ صحیح ہے اور دوسری باطل ہے

ثلثہ کی خانہ ساز امامت کے تحفظ کے لیے صاحب تحفہ کی آخری واویلا

بیانہٗ، وکیل خلافتِ بکریہ صاحبِ تحفہ بحث حدیثِ منزلت کے آخر میں لکھتے ہیں کہ غایۃ مافی الباب کہ زیادہ سے زیادہ حدیثِ منزلت کے باب میں یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حدیثِ منزلت سے حضرت علیؑ کا استحقاقِ امامت ثابت ہے ولو فی وقت من الاوقات، اور اسی چیز کا نام ہے مذہبِ اہلسنت،

جواب حدیث منزلت کو تشبیہ ناقص پر حمل کرنا بد دیانتی ہے،

ارباب انصاف حدیث منزلت کا مفاد یہ ہے کہ حضرت علیؑ کو نبی کریمؐ کے ساتھ ہر وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، اور جس طرح اگر حضرت ہارون زندہ رہتے تو وہ جناب موسیٰ کے خلیفہ بلا فصل تھے، اور موسیٰؑ اور ہارون کے درمیان کسی ابوبکر وعمر اور عثمان یا وغیرہ وغیرہ کا فاصلہ نہیں ہے اسی طرح حضرت علیؑ ہمارے نبی کریمؐ کے خلیفہ بلا فصل تھے اور درمیان میں کسی ابوبکر وغیرہ کا فاصلہ نہیں ہے،

اور اس معنیٰ پر حدیثِ شریف کو حمل کرنا یہ تشبیہ کامل ہے اور صاحبِ تحفہ نے جو ولو فی وقت من الاوقات، کا دم چھلا حدیثِ منزلت کے مفاد کو لگایا ہے یہ انہوں نے اپنی طرف سے لگایا ہے حدیث میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اس دم چھلے پر دلالت کرے، اگر حدیث کو اس معنیٰ پر حمل کیا جائے، کہ حضرت علیؑ کو وہ خلافت حاصل ہے جو متصل نہیں ہے اور بلا فصل نہیں ہے، تو یہ تشبیہ ناقص ہے اور بقول صاحبِ تحفہ اس پر حمل کرنا بد دیانتی ہے،

اصحاب کے دل میں حضرت علیؑ کے بارے بغض اور کینہ تھا

اسلئے تقریباً ۲۵ سال تک آنجناب کی خلافت کے سامنے سر نہیں جھکایا

۱۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	ریاض النضرہ ص
۲۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	کنز العمال ص ۴۰۸ ج ۶ حدیث ۱۲۵۸
۳۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	تاریخ بغداد ص ۳۹۸ ج ۱۲
۴۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	مناقب علیؑ ص ۲۶ فصل ۶ از محدث خوارزمی
۵۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	مقتل الحسینؑ ص ۳۶ ج ۱ فصل ۴ از محدث خوارزمی
۶۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	تذکرہ خواص الامہ ص ۴۷ از سبط ابن جوزی
۷۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	نور الابصار ص ۷۹ از مومن شبلنجی
۸۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	فرائد السمطین ص ۱۵۲ ج ۱ حدیث ۱۱۵ ب ۲
۹۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	مستدرک حاکم ص ۱۳۹ ج ۳ باب مناقب علیؑ
۱۰۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	تاریخ مدینہ دمشق ص ۳۲۱ ج ۲ حدیث ۸۲۷
۱۱۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	کفایۃ الطالب ص ۲۷۳ باب ۶۶
۱۲۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۵۸ ج ۶ باب فضائل علیؑ
۱۳۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	معجم الکبیر الطبرانی ص ۱۰۹ ج ۳
۱۴۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	مسند للبزار ص ۹۳
۱۵۔	اہل سنت کی معتبر کتاب	مجمع الزوائد ص ۱۱۸ ج ۹

کنز العمال کی عبارت } فلما خلا له الطریق اعتنقنی و اجهش باکیا فقلت یا رسول الله ما یبکیک فقال ضغائن فی صدور اقوام لا یبدونها لك الا بعدی فقلت فی سلامة من دینی قال فی سلامة من دینك،

ترجمہ: حضرت علیؑ خود روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریمؐ کے ساتھ مدینہ شریف میں کسی کام کیلئے چل رہا تھا ہم ایک باغ کے قریب سے گذرے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کتنا خوب صورت باغ ہے نبی کریمؐ نے مجھے فرمایا کہ تمہارے لئے جنت میں اس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ ہے اسی طرح ہم نے سات باغ دیکھے اور نبی پاکؐ مجھے بشارت دیتے رہے کہ تمہارے لئے جنت میں ان سے خوبصورت باغات موجود ہیں، ایک جگہ راستہ بالکل خالی ہو گیا اور نبی کریمؐ نے مجھے گلے لگایا اور رونے لگا میں نے عرض کی کہ یا نبی اللہؐ آپ کو کس چیز نے رُلایا ہے آنجنابؐ نے فرمایا کہ بغض اور کینے ہیں اقوام کے دلوں میں آپ کی بابت اور یہ دشمنان اور کینے ظاہر نہیں ہونگے مگر میرے بعد، میں عرض کی، اصحاب کے بغض کے باوجود اس میں میری دین کی سلامتی ہے، فرمایا ہاں، آپ کے دین کی سلامتی ہے،

پندرہ عدد سنی علماء کی گواہی کہ اصحاب کے دل میں علیؑ کا بغض تھا،

بیانیہ: پندرہ عدد سنی علماء اور انکی کتابیں گواہ ہیں کہ اصحاب کے دلوں میں حضرت علیؑ کا بغض اور کینہ تھا جس طرح قرآن گواہ ہے کہ برادران یوسفؑ کے دلوں میں حضرت یوسفؑ کے بارے بغض اور کینہ تھا، اور اسی کینہ اور بغض کی وجہ سے اصحاب نبیؐ نے حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کی دلیل حدیث منزلت کی پیروی اور اطاعت نہیں کی ہے،

اصحاب اور انکے پیروکاروں کے دل میں خاندان نبوت سے دشمنی موجود تھی،

ارباب انصاف حدیث رسول اللہ پیش کی ہے کہ جسمیں نبی پاکؐ نے صاف صاف ارشاد فرمایا ہے کہ اصحاب کے دلوں میں علیؑ کا بغض ہے اور اگر یہ حدیث جھوٹی ہے تو پندرہ عدد علماء اہلسنت کو کیا مجبوری تھی کہ انہوں نے اس جھوٹی حدیث کو اپنی اپنی کتاب میں لکھا ہے اور جس مذہب کے پندرہ علماء جھوٹے ہیں اس کے باقی علماء بھی مشکوک ہیں، خلاصۃ الکلام، خاندان نبوت کے ساتھ اصحاب کے بغض کے ثبوت ملاحظہ ہو،

پہلا ثبوت، حضرت علیؑ کو اصحاب نے خلافت ظاہری سے محروم کیا اور تثلیث کی پوجا پاٹ کی

دوسرا ثبوت، اصحاب اپنی حکومت منوانے کی خاطر حضرت علیؑ کا گھر جلانے کیلئے آئے تھے،

تیسرا ثبوت، اصحاب نے نبی کریمؐ کی بیٹی فاطمہؑ زہرا کا حق غصب کیا ہے،

چوتھا ثبوت، اصحاب نے قرآن جمع کرتے وقت حضرت علیؑ کو نظر انداز کیا ہے،

پانچواں ثبوت، اصحاب نے حضرت علیؑ کو اپنی حکومت کے وقت کسی امر میں داخل ہونے کا موقع نہیں دیا،

چھٹا ثبوت، اصحاب نے اپنی حکومت کے وقت حضرت علیؑ کو جہاد میں شرکت نہیں کرنے دی اور اصحاب کا خاندان نبوت کے ساتھ یہ سلوک اصحاب کے نیازمندوں کو بہت ہی پسند آیا، اور جس دشمنی خاندان نبوت کا بیج اصحاب نے تابعین کے دلوں میں بویا تھا اسکے اثرات آج تک موجود ہیں، تمام اہل اسلام کو دعوت فکر ہے جب کوئی سنی ملاں تقریر کر رہا ہو تو غور سے سنیں، وہ کبھی بھی کوئی حدیث امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے اور حسنین شریفین سے بیان نہیں کرے گا اور انکی ولادت یا شہادت کے موقع پر بھی بالکل خاموش رہیگا، اور جب یہ ملاں لوگ اپنی خاص محافل میں ہوتے ہیں تو انکے کلام سے بغض علیؑ و اولاد علیؑ کی بو آتی ہے اور یہ بو ان میں سے بعض کی تحریروں سے بھی آتی ہے

وکلاء خلافت بکریہ کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ خلافتِ جناب ابوبکر منصوص نہیں ہے اسلئے صحیح بھی نہیں ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ باب ۷ صفحہ ۱۸۰ ط سہیل اکیڈیمی لاہور ۱۹۹۵ء ۱۴۱۲ھ تصنیف مناظر اہلسنت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۹۱/۹۲ کتاب الاحکام باب الاستخلاف

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲/۱۴۵ باب حکم الفئی ط مصر

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عبدالحی ص ۱۴۲ مطبوعہ کراچی

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت } زیرا کہ خلفاء ثلاثہ نزد اہلسنت نہ معصوم اند و نہ منصوص علیہ

خلفاء ثلاثہ یعنی ابوبکر، عمر و عثمان اہل سنت کے عقیدہ میں نہ ہی گناہوں سے پاک ہیں۔ اور نہ ہی انکی خلافت پر قرآن وحدیث سے کوئی نص آئی ہے

نوٹ:۔ ہمارے مولا علیؑ کی کرامت دیکھو کہ جناب ابوبکر کا مایہ ناز وکیل شاہ عبدالعزیز اعلان اور اقرار کرتا ہے کہ جناب ابوبکر، عمر اور عثمان کی خلافت منصوص نہیں ہے یعنی انکی خلافت کے صحیح ہونے پر نہ ہی قرآن پاک سے کوئی آیت اور نہ ہی کوئی حدیث شریف دلالت کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں عرض کردوں جو ملاں شیعیانِ علیؑ کے خلاف عوعو کرتے ہیں کہ دکھاؤ فلاں چیز کہاں لکھی ہے قرآن میں ہمارے مولی علیؑ کی خلافت قرآن وحدیث سے ثابت ہے قرآن پاک سے آیت ولایت۔ اور حدیثِ شریف سے حدیثِ منزلۃ، اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل کا روشن ثبوت ہے،

حضرت عمر کا اعلان کہ خلافت جناب ابوبکر قرآن اور حدیث سے ثابت نہیں ہے

صحیح بخاری کی عبارت } ج۹ ص۸۱ کتاب الاحکام عن عبداللہ بن عمر قال قیل لعمر الا تستخلف قال ان استخلف فقد استخلف من ھو خیر منی ابوبکر وان اترک فقد ترک من ھو خیر منی رسول اللہ فاثنوا علیہ،

ترجمہ، خلیفہ زادہ عبداللہ بن عمر بیان کرتا ہے کہ میرے باپ عمر کو کہا کہ تم کسی کو خلیفہ نہیں بناتے میرے باپ عمر نے کہا کہ اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو مجھ سے بہتر ذات ابوبکر نے بھی خلیفہ بنایا تھا اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی مجھ سے بہتر ذات نے خلیفہ کسی کو بھی نہیں بنایا تھا، یعنی رسول اللہ نے۔

نوٹ، ارباب انصاف جناب عمر صاحب ان سنی ملاؤں سے تو قرآن و سنت یقیناً ——— زیادہ جانتے ہونگے، جناب عمر صاحب نے کتاب اہلسنت بخاری شریف گواہ ہے کہ صاف حلف اقرار کیا ہے کہ میری اور ابوبکر و عثمان کی خلافت پر قرآن اور حدیث سے کوئی دلیل موجود نہیں ہے، اگر آج کوئی مولانا یہ فرمائے کہ خلافت ثلثہ منصوص ہے تو ہم جواب میں کہیں گے کہ مدعی سست اور گواہ چست، حضرت عمر کا یہ کہنا کہ نبی کریم نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا اس سے ابوبکر کی خلافت کا منصوص ہونا باطل ہو گیا اور عمر صاحب کا یہ کہنا کہ ابوبکر نے مجھے خلیفہ بنایا تھا، اس سے انکی اپنی خلافت کا منصوص من اللہ ہونا باطل ہو گیا، اور شوریٰ کمیٹی کی کارروائی سے عثمان کی خلافت کا منصوص ہونا باطل ہو گیا

خلاصۃ الکلام، خلافت ثلثہ کے ڈاکٹر جنرل اقرار کرتے ہیں کہ ثلثہ کی خلافت پر قرآن اور سنت سے کوئی دلیل دلالت نہیں کرتی، اور ہمارے مولیٰ علیؑ کی خلافت پر قرآن پاک سے آیت ولایت اور حدیث شریف سے حدیث منزلت اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، دلالت کرتی ہے،

بقول حضرت عمر کے بنو ہاشم کی نگاہ میں خلافت شیخین کی کوئی عزت نہ تھی،

صحیح مسلم کی عبارت ملاحظہ! جیسے فوائیتماہ کاذبا اثما غادراً خائناً ... فوائیتمانی کاذباً اثما غادراً خائناً،

ترجمہ، جناب عمر صاحب نے حضرت علیؑ اور حضرت عباس بن عبد المطلب سے صاف صاف کہا تھا کہ تم دونوں حضرت ابوبکر صاحب کو جھوٹا، اور گناہ گار، دھوکے باز اور خیانت کار سمجھتے تھے، اور مجھ کو بھی آپ دونوں جھوٹا، گناہگار، دھوکے باز خیانت کار سمجھتے تھے، لوٹ، اقوار عقلاء علی انفسہم قبول کیا جاتا ہے جناب عمر کا مذکورہ اقرار اگر صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ انکی خلافت قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے اگر قرآن وسنت سے انکی خلافت ثابت ہوتی تو حضرت علیؑ ان کو اس طرح بدتر سمجھتے، اور اگر حضرت عمر نے اس اقرار میں غلط بیانی فرمائی ہے، اور آل نبیؐ خاندان نبوت پر تہمت لگائی ہے تو پھر اس قماش کا آدمی تو حکومت اسلامی میں چوکیداری کے لائق بھی نہیں ہے، اور اگر اس قصہ میں صاحب کتاب نے ایک جھوٹی سطوری تحریر فرمائی ہے، تو ایسے شخص کی کتاب کو صحیح مسلم کہنا، تعلیمات اسلام کو رسوا کرنا ہے،

خلاصۃ الکلام، اس مسلم شریف والی عبارت سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ خاندانِ رسالت جناب ابوبکر وعمر کو منصوص من اللہ خلیفہ نہیں سمجھتے تھے، اور ہمارے مولا علیؑ کی خلافت پر قرآن پاک سے آیت ولایت اور حدیث شریف سے حدیث منزلت روشن ثبوت ہیں، علماء سپاہ صحابہ اس حوالہ میں بد دیانتی کرتے ہیں، مسلم شریف کی عبارت کو ہماری طرف نسبت دیتے ہیں، اور اس خیانت علمی سے مذکورہ عبارت، کاذباً آثما غادراً خائناً کی توثیق کرتے ہیں،

بقول صحابہ کرام وعلماء اہل سنت رسول خدا نے خلافتِ ابوبکر و عمر کے بارے رضامندی کا اظہار کرنے سے منہ پھیر لیا تھا،

قتاوی عبدالحی کی عبارت

عن ابن مسعود .... قلت یا رسول اللہ الا تستخلف ابابکر فاعرض عنی فرأیت انه لم یوافقه فقلت یا رسول اللہ الا تستخلف عمر فاعرض عنی فرأیت انه لم یوافقه فقلت یا رسول اللہ الا تستخلف علیا قال ذلك والذی لا اله غیره، لو بایعتموه واطعتموه ادخلکم الجنة،

ترجمہ، جناب عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ابوبکر کو خلیفہ کیوں نہیں بناتے، پس حضور پاک نے مجھ سے منہ پھیر لیا اور میں سمجھ گیا کہ آنجناب کو ابوبکر صاحب کی خلافت سے اتفاق نہیں ہے پھر میں نے عرض کی کہ آپ عمر صاحب کو خلیفہ کیوں نہیں بناتے، پس آنجناب نے مجھ سے منہ پھیر لیا پس میں سمجھ گیا، کہ رسول خدا کو عمر صاحب کی خلافت سے اتفاق نہیں ہے، پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ علی ابن ابی طالب کو خلیفہ کیوں نہیں بناتے! فرمایا تیری خیر ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اگر تم علی کی بیعت کرو گے اور اسکی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں جنت میں لے جاویگا،

نوٹ، مذکورہ حوالہ اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ ثلثہ کی خلافت کی تصدیق قرآن وحدیث سے نہیں ہوتی اگر ہوتی تو نبی کریم انکی خلافت کا نام سن کر منہ نہ پھیرتے اور حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ، حضرت علی کی خلافتِ بلافصل کا روشن ثبوت ہے،

بقول عمر صاحب کے ابوبکر کی بیعت فلتۃ، بغیر سوچے سمجھے ہوئی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۶۸ کتاب المحاربین باب رجم الحبلی
انما کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وتمت الا انہا قد کانت کذالک ولکن اللہ
وقی شرھا، امیر عمر صاحب فرماتے ہیں جس نے کہا ہے بیعت ابوبکر بغیر سوچے سمجھے
اچانک تھی اور تمام ہوئی ہے، آگاہ رہو بات اسی طرح ہے مگر اللہ پاک نے اس کے شر سے
بچایا، نوٹ، امیر عمر صاحب کا فرمان اس بات کا روشن ثبوت بن گیا کہ خلافت
ابوبکر پر قرآن وسنت سے کوئی آیت وحدیث دلالت نہیں کرتی بلکہ عقلاء کی عقل کا نتیجہ فکر بھی یہ
خلافت نہیں ہے اور اسمیں شر کا بڑا خطرہ تھا، کیونکہ یہ فلتہ تھی،

یہ خانہ ساز خلافت کس طرح وجود میں آئی امیر عمر کی رپوٹ ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۶ باب فضل ابی بکر کتاب المناقب قال
ابوبکر۔ فبایعوا عمر وا با عبیدہ فقال عمر بل نبایعک فانت الخ
توجمہ، ابوبکر صاحب نے کہا کہ اے اصحاب تم عمر صاحب یا ابوعبیدہ کی بیعت کرد
عمر صاحب نے کہا کہ بلکہ ہم تیری بیعت کریں گے، فانت سیدنا وخیرنا، کہ تو ہمارا
سردار ہے اور ہم سے بہتر رہے،

نوٹ، کتاب بخاری شریف کی اس رپورٹ سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے، کہ قرآن اور
حدیث سے خلافت بکریہ کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ورنہ ابوبکر اور عمر ایک دوسرے کے لئے
خلافت کی سفارش نہ کرتے بلکہ قرآن وحدیث پیش کرتے

کتاب صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۱ میں اس طرح بھی لکھا ہے فکثر اللغط وارتفعت
الاصوات حتی فرقت من الاختلاف فقلت ابسط یدک یاابابکر فبسط یدہ فبایعہ

ترجمہ، حضرت امیر عمر صاحب فرماتے ہیں کہ خانہ ساز خلافت کے لئے جب خلیفہ گھڑا جا رہا تھا تو شور و غل زیادہ ہو گیا اور آوازیں بلند ہوئیں، اور میں اختلاف سے ڈر گیا اور میں نے کہا اے ابوبکر ہاتھ ادھر لاؤ، پس اس نے ہاتھ پھیلایا اور میں نے اس کی بیعت کی،

نوٹ، اس عبارت سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خلافت بکریہ پر قرآن وسنت سے کوئی آیت اور حدیث دلالت نہیں کرتی اور یہ حکومت شرعیہ نہیں تھی،

امیر عمر صاحب ابوبکر صاحب کو خلیفہ بنانے کے بعد بہت نادم ہوئے اور موت سے پہلے بھی اس غلطی کا اعتراف کیا اور ندامت کا اظہار کیا

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۱۹۵ ج ۱ النساء آیت ۱۷۶

عن عمر قال لان اکون سألت رسول الله عن ثلاث احب الی من حمر النعم من الخلیفہ بعدہ

ترجمہ، امیر عمر صاحب فرماتے ہیں کہ میں اگر رسول اللہ سے تین چیزوں کے بارے پوچھ لیتا تو مجھے یہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھا ان تین میں سے ایک مسئلہ کلام ہے اور ایک یہ بھی ہے کہ نبی پاکؐ کے بعد خلیفہ کون ہے؟

نوٹ، اس عبارت سے بھی یہ ثبوت ملتا ہے، کہ ابوبکر صاحب کی خلافت خانہ ساز ہے اور قرآن وسنت سے اس پر کوئی آیت اور حدیث دلالت نہیں کرتی، اور مرتے دم تک حضرت عمر کو شک تھا کہ آیا حضرت ابوبکر کی خلافت شرعی ہے یا نہ اور یہ خلافت خدا اور رسولؐ کو پسند تھی یا نہ، عمر صاحب ابوبکر کو خلیفہ تو بنا بیٹھے مگر دل میں آخر عمر تک پریشان رہے کہ آیا یہ خلافت بکریہ خدا کو منظور بھی ہے یا نہ،

علماء سپاہ صحابہ کو ہم دیانت و انصاف کا واسطہ دیکر پوچھتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ابوبکر کے ایمان پر وفات پانے کی تصدیق کرنے سے انکار کیوں فرمایا تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الموطا امام مالک کتاب الجہاد صفحہ ۳۰۷ ج ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب ذکر احد صفحہ ۲۲۱ از عبدالحق دہلوی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک صفحہ ۳۰۷ ج ۱ کتاب الجہاد

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب وفاء الوفاء صفحہ ۹۳۲ ج ۳ ذکر شہداء احد مؤلف نورالدین سمہودی

ان رسول اللہ قال لشہداء احد ھؤلاء اشہد علیہم فقال ابوبکر الصدیق السنا یا رسول اللہ اخوانہم اسلمنا کما اسلموا وجاھدنا کما جاھدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی فبکی ابوبکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک،

ترجمہ، نبی کریمؐ نے شہداء احد کی لاشوں پر فرمایا تھا کہ ان لوگوں کے حق میں میں گواہی دونگا، یہ سُن کر ابوبکر صاحب نے کہا کہ کیا ہم ان کے بھائی نہیں ہیں یا رسول اللہ ہم بھی اسلام لائے اور جہاد کیا، جس طرح انہوں نے اسلام قبول کیا اور جہاد کیا نبی پاکؐ نے فرمایا ہاں مگر میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کسی قسم کی بدعات کروگے بس ابوبکر رو پڑا اور خوب رویا پھر عرض کی کہ کیا ہم اسی طرح ہونگے آپ کے بعد، نوٹ، ارباب انصاف ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے ابوبکر کے ایمان پر مرنے کی تصدیق کرنے سے جس طرح انکار کر دیا اسی طرح ہم نے انکو اپنا امام ماننے سے انکار کر دیا اس حدیث کا چونکہ مخاطب ابوبکر ہے اسی لئے وہ اس حدیث کے مصداق ہونے میں فرد کامل ہے،

بقول امام اہل سنت علامہ سیوطی کے نبی کریمؐ نے ابوبکر کے حسن ایمان پر مرنے

کی تصدیق کرنے سے انکار فرمایا تھا اس ایمان سے مراد صحیح ایمان ہے

تنویر الحوالک کی عبارت ملاحظہ) هؤلاء اشهد عليهم ای اشهد لهم بالايمان الصحيح والسلامة من الذنوب الموبقات ومن التبديل والتغيير والمنافسة

ترجمہ : عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شہداء احد کیلئے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ انکے لئے میں گواہی دونگا، مراد اس سے یہ ہے کہ شہداء احد کے بارے ایمان صحیح کی اور دوزخ میں داخل کرنے والے گناہوں سے انکی سلامتی کی میں گواہی دونگا، اور دین میں تبدیلی اور ہیرا پھیری کرنے اور لالچ سے محفوظ ہونے کی بابت میں گواہی دیتا ہوں یا دونگا،

نبی کریمؐ کو جناب ابوبکر سے اپنے دین اسلام کے بارے سخت خطرہ تھا،

ارباب انصاف مذکورہ عبارات کو جب اہل سنت علماء اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں تو انکی اس کاروائی کو خدمت اسلام شمار کیا جاتا ہے اور جب ہم شیعہ خیر البریہ ان عبارات کو لکھتے ہیں، اور کچھ ان پر تبصرہ بھی کر دیتے ہیں، تو ہماری کاروائی کو اسلام دشمنی شمار کیا جاتا ہے، اور اسی کا نام ہے ایک چھت اور دو ہوائیں،

خلاصۃ الکلام، جناب ابوبکر کا نبی کریمؐ سے اپنے حق میں گواہی طلب کرنا، اور نبی کریمؐ کا انکار کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ ابوبکر کی تمام خدمات اسلامی دریا برد ہو گئی ہیں ۔

امام اہلسنت امام اعظم کی نگاہ میں ابوبکر کے ایمان کی مقدار ملاحظہ فرمایئے

اور ہم غریب شیعوں کی طرف سے اپنے امام کی اس اعلیٰ تحقیق پر مبارک بھی قبول فرمایئے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۳ ذکر ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی امام اعظم، ط، بیروت، تصنیف حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی

عن ابی اسحق الفزاری یقول سمعت ابا حنیفہ یقول، ایمان ابی بکر الصدیق و ایمان ابلیس واحد

ترجمہ، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام اعظم صاحب سے سنا تھا کہ آنجناب فرمارہے تھے کہ ابوبکر صدیق کا ایمان اور ابلیس کا ایک ہے

علماء سپاہ صحابہ سے دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ایک سوال

ابلیس کے بارے اللہ پاک نے صاف لفظوں میں فرمایا ہے، و کان من الکافرین کہ وہ کافرین سے تھا بس تمہارے امام اعظم صاحب کو کیا مجبوری تھی کہ انہوں نے ابوبکر صاحب کو ایمان کے درجہ میں ابلیس کے ساتھ ملا دیا ہے، اور اگر ابوبکر صاحب ابلیس جیسے ایمان کے ساتھ مومنوں میں داخل ہوسکتا ہے اور تمہارے عقیدہ میں نہ صرف مومن ہے بلکہ خلافت کا تاج اس کے سر پر رکھا جاسکتا ہے تو پھر شیعوں نے آپ کی کون سی چندری توڑی ہے کہ انکے ایمان سے تم انکار کرتے ہو اور اگر حافظ ابوبکر سنی نے تمہارے خلیفہ ابوبکر کے بارے یہ رپورٹ غلط دی ہے تو ہم کیا کریں یہ تمہارا ہی جوتا ہے اور تمہارا ہی سر ہے یہ جوتے قیامت تک تمہیں پڑتے رہینگے، کیا کہنا اس خلیفہ کا جس کا ایمان ابلیس کے ایمان کے برابر ہے۔

علماء سپاہ صحابہ کا جناب ابوبکر کو انکے ایمان کے بارے خراج عقیدت کہ فرمان رسول اللہ ہے کہ شرک ابوبکر میں چیونٹی کی چال چلتا ہے ، مبارک

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ادب المفرد باب فضیلت دعا ص ۳۴۴

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۵ ج ۲ سورہ یوسف۔ آیت ۱۰۶

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۱۶۹ ج ۲ کتاب الثالث من حرف الہمزہ فی الاخلاق

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۵۴ ج ۴ آیت قل ہل یستوی الاعمی والبصیر

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حیواۃ الحیوان ص ۳۷۶ ج ۲ ذکر النمل

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص ۸۹ ج ۴ ذکر مناقب ابی بکر۔

ادب المفرد کی عبارت ملاحظہ } ان النبیؐ فقال یا ابابکر للشرک فیکم اخفی من دبیب النمل فقال ابوبکر وھل الشرک الا من جعل مع اللہ الٰھا آخر فقال النبیؐ والذی نفسی بیدہ للشرک فیکم اخفی من دبیب النمل ،

ترجمہ ، راوی کہتا ہے کہ نبی کریمؐ نے ابوبکر سے فرمایا تھا کہ اے ابوبکر تم میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے ، ابوبکر صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہؐ شرک تو یہ ہے کہ کوئی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنا دے تبی پاکؐ نے فرمایا بخدا شرک تم میں چیونٹیوں کے رفتار سے زیادہ پوشیدہ ہے ،

نوٹ ، علماء سپاہ صحابہ شیعوں پر توہین صحابہ کا الزام لگا کر بڑے چیلنج کرتے ہیں کہ حوالہ غلط ہو تو ہمیں گولی ماردی جائے یا اگر شیعوں نے کسی کتیا کا دودھ نہیں پیا تو ہمیں کسی عدالت میں چیلنج کریں ،

علماء سپاہ صحابہ کو چیلنج اگر انہوں نے بوتل کا نہیں بلکہ کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو کسی عدالت میں آ کر اپنے ابوبکر کی صفائی پیش کریں،

ارباب انصاف، یہ سپاہ صحابہ والے شیعوں کو للکارتے ہیں، کہ تم کسی عدالت میں جاؤ اور سپاہ صحابہ پر مقدمہ کرو اور پھر ہم سپاہ صحابہ والے اس عدالت میں تمہیں کافر ثابت کریں گے اگر ثابت نہ کر سکے تو عدالت ہمیں ہر قسم کی سزا دینے کی مجاز ہے اور ہم شیعیان حیدر کرار ان علماء سپاہ صحابہ کو چیلنج کرتے ہیں کہ تم شیعوں کو ایک طرف رکھو، اور تم کسی عدالت میں جاؤں اور ہمیں بھی وہاں بلاؤ اور ہم ثابت کرینگے کہ تمہارے اصحاب میں ابوبکر سمیت شرک پایا جاتا تھا، اور اگر ہم کتب اہلسنت سے یہ بات ثابت نہ کر سکے تو ہمارے بارے عدالت کو ہر قسم کی اجازت ہے،

اصحاب میں سے اکثریت کے دل میں شرک پایا جاتا تھا،

قولہ تعالیٰ وما اکثر النّاس ولو حرصت بمؤمنین، آیت ۱۰۳ یوسف

وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون، یوسف آیت ۱۰۶

ترجمہ، اور زیادہ تر لوگ یعنی اصحاب مؤمن نہیں ہیں اور ان اصحاب میں سے اکثر ایمان نہیں لائے اللہ کے ساتھ مگر وہ اس دعویٰ ایمان کے باوجود بھی مشرکین ہیں،

ارباب انصاف جن اصحاب کی خاطر علماء سپاہ صحابہ علی کے شیعوں کو کافر کہتے ہیں، ان اصحاب کی خدا اور رسولؐ کی نگاہ میں یہ وقعت ہے کہ ان کو مشرکین ہونے کا خطاب دیا گیا ہے، اگر صحابہ پر تنقید کرنا کفر ہے تو یہ تنقید تو خود خدا اور رسولؐ نے بھی فرمائی ہے،

علماء سپاہ صحابہ کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم سوال کرتے ہیں کہ تمہارے عمر صاحب کو کیا مجبوری تھی کہ اپنے بارے نفاق کا اقرار فرمایا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۱۰۷ ج۱ ذکر زید بن وہب

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مقدمہ فتح الباری ص۴۰۲ حرف الزا زید بن وہب

فتح الباری کی عبارت } زید بن وهب الجهني ابو سلیمان الکوفی من کبار التابعین رحل الی رسول الله فقبض وهو فی الطریق قال زهیر بن معاویه عن الاعمش اذا حدثك زید بن وهب عن احد فکانك سمعته من الذی حدثك عنه وثقه ابن معین وابن خراش وابن سعد والعجلی وجمهور الائمة، قال زید بن وهب قال عمر بن الخطاب یا حذیفه بالله انا من المنافقین، قال الفسوی وهذا محال، قلت، هذا تعنت زائد وما بمثل هذا تضعف الاثبات ولا ترد الاحادیث الصحیحة فهذا صدر من عمر عند غلبة الخوف وعدم امن المکر فلا یلتفت الی هذه الوساوس الفاسدة فی تضعیف الثقات

ترجمہ، زید بن وہب ابو سلیمان کوفی بلند پایہ تابعین میں سے ہے، اس زید نے نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے سفر کیا تھا مگر یہ راستہ میں ہی تھا کہ نبی پاکؐ کی وفات ہوگئی تھی زہیر نے اعمش سے اسکی توثیق نقل کی ہے نیز ابن معین اور ابن خراش اور ابن سعد اور بلند پایہ اماموں نے اسکی توثیق فرمائی ہے، یہ زید بن وہب حضرت عمر بن خطاب امام النواصب کے بارے نقل کرتا ہے کہ آنجناب نے بغیر کسی مجبوری اور لاچاری کے،

فرمایا اے حذیفہ خدا کی قسم میں منافقین سے ہوں ، ایک ملاں چھوی کے پیٹ میں زید کی رپورٹ پڑھ کر مروڑ اُٹھے ہیں اور وہ یہ کہتا ہے ، کہ ہمارے عمر صاحب کا یہ قول محال ہے ، مگر امام اہلسنت ابن حجر عسقلانی فرماتا ہے کہ زید بن وہب کی خبر مذکورہ پر تنقید کرنا یہ بلا وجہ سختی کرنا اور مکاری کرنا ہے ، اور بلا وجہ زید کی خبر انتہائی کو کمزور اور ضعیف نہیں کہا جا سکتا اور احادیث صحیحہ کو ضعیف نہیں قرار دیا جا سکتا اور جب حضرت عمر پر خوف کا غلبہ ہوتا تھا اور انکو عذابِ الٰہی سے بچنے کی بابت اطمینان نہیں تھا تو اس وقت انہوں نے فرمایا تھا کہ میں منافق ہوں ، پس زید بن وہب ثقہ راوی ہے اور اس قسم کے فاسد وساوس سے ثقات کو ضعیف نہیں قرار دیا جا سکتا ،

علماء سپاہ صحابہ کو چیلنج کہ اگر انہوں نے بوتل کا نہیں بلکہ کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو اپنے امیر عمر صاحب کی انکے اقرار بالنفاق کے بارے صفائی پیش کریں

ارباب انصاف وہ ملاں لوگ جنکی نہ ماں کا پتہ ہے اور نہ ہی باپ کا پتہ ہے وہ بھی علیؑ پاک کے شیعوں کے خلاف ماں کے مفتی بن بیٹھے ہیں اور انکو ناراضگی شیعوں سے یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام کو برا کہتے ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر صاحب کو منافق لکھنا کفر ہے تو کتب اہل سنت میں میزان الاعتدال اور فتح الباری میں بھی عمر صاحب کو منافق لکھا گیا ہے ،

پس یہ دونوں اہلسنت عالم بھی کافر ہو گئے ، یہ انصاف نہیں ہے کہ اگر ایک بات کو سنی عالم لکھتا ہے تو وہ عبادت شمار ہوتی ہے اور اگر اسی بات کو شیعہ عالم لکھتا ہے تو وہ کفر ہے ، ایک چھت اور دو ہوائیں کس طرح ہو سکتی ہیں ،

علماء سپاہ صحابہ کو چیلنج کہ اگر انہوں نے کسی غیرتمند ماں کا دودھ پیا ہے

تو صفائی پیش کریں کہ انکی عائشہ کو کیا مجبوری تھی کہ اس نے عثمان کے کفر کا فتویٰ دیکر انکو قتل کروایا

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ج ۳ ص ۳۵۶ باب معجزات النبیؐ

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المناقب لعلی ص ۱۱۷ ذکر قتال اہل جمل از محدث خوارزمی

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۳۸ ذکر جمل از سبط ابن جوزی

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست ص ۱ ذکر جمل

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نہایہ لابن اثیر ج ۵ ص ۸۰ لغت نعثل

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب قاموس ص ۵۰۰ نعثل

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب لسان العرب ج ۱۱ ص ۶۷۰ لغت نعثل

سیرت، مناقب اور تذکرہ کی عبارت } وکتب الی عائشہ امابعد فانک قد خرجت من بیتک عاصیۃ للہ ولرسولہ محمد تطلبین امرا کان عنک موضوعاً و تدعمین انک تریدین الاصلاح بین المسلمین فخبرینا ماللنساء وقود العساکر والاصلاح بین الناس وطلبت کما زعمت بدم عثمان وعثمان رجل من بنی امیہ وانت امراۃ من بنی تمیم بن مرۃ ولقد کنت تقولین بالامس اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلاً فقد کفر

ترجمہ: امیر المومنین علیؑ نے حضرت عائشہ کو یہ خط لکھا تھا کہ امابعد اے عائشہ تو خدا اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے گھر سے نکلی ہے اور تو ایسے امر کو طلب کرتی ہے جسکی ذمہ داری تجھ پر نہیں ہے اور تو دعویٰ کرتی ہے کہ بین المسلمین اصلاح کا تو ارادہ رکھتی ہے مجھے یہ تو بتلا کہ اصلاح بین الناس اور لشکر کی قیادت سے

عورتوں کا کیا تعلق ہے ، اور تو اپنے دعویٰ کے مطابق خونِ عثمان کو طلب کرتی ہے حالانکہ عثمان ایک مرد ہے بنوامیہ سے اور تو ایک عورت ہے بنوتیم سے اور تو کل تک کہتی کہ اس نعثل کو قتل کرو خدا نعثل کو قتل کرے وہ کافر ہو گیا ہے ۔

نوٹ ، ارباب انصاف حضرت عائشہ کا عثمان کے کفر کا فتویٰ دینا اور پھر اسکے قتل کا فتویٰ دینا اسکی بابت تاریخ اسلام میں دہائی ہے اور جب یہ تاریخ فضائل عثمان بیان کرتی ہے تو اہل سنت کو بہت میٹھی لگتی ہے اور جب یہ تاریخ عثمان کی خامیاں بیان کرتی ہے تو پھر یہ تاریخ اہلسنت کو کڑوی لگتی ہے ،

نہایہ اور لسان کی عبارت	نعثل و منه حدیث عائشہ اقتلوا نعثلاً تعنی عثمان

دونوں عالم اپنی اپنی کتاب جب لفظ نعثل سے بحث کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ لفظ نعثل حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ بی بی نے کہا نعثل کو قتل کردو اور مراد نعثل سے عثمان ہے ،

الامامت والسیاست اور تاریخ کامل کی عبارت	وانت امرت بقتل الامام وقلت لنا انه قد کفر،

عبید بن ابی سلمہ نے جناب عائشہ سے کہا تھا کہ تو نے ہمارے لیڈر عثمان کے قتل کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اسکو قتل کر دو یہ کافر ہو گیا ہے ،

علماء سپاہ صحابہ جواب دیں کہ عثمان پر کفر کا فتویٰ لگانے میں اور عثمان کو قتل کروانے میں کیا حضرت عائشہ سچی ہیں یا نہ ہ۔

ارباب انصاف عثمان کو حضرت عائشہ نے کافر کہا ہے اور انکے اسلام کا بھی کچھ نہیں بگڑا معلوم ہوا کہ صحابی یا خلیفہ کو برا کہنے میں عائشہ کے مذہب میں اسلام کا کچھ نہیں بگڑتا

آخری گزارشات قابل توجہ

علماء سپاہ صحابہ زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں، مگر میرے اس رسالہ کو وہ کسی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتے،

ارباب انصاف، اصحاب ثلثہ کے بارے ہم شیعیان علیؑ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ اہلسنت کی کتابوں کے حوالہ سے کہتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ مطاعن ثلثہ کے بارے ہمارے کسی بھی حوالہ کو کسی عدالت میں چیلنج کرنے کی آج تک کسی چار یاری مولانا کو جرأت نہیں ہوئی ہے،

ہم اصحاب ثلثہ کے بارے جو بات بھی کرتے ہیں وہ قرآن وسنت کے حوالہ سے کرتے ہیں، اور علماء سپاہ صحابہ جو کچھ بھی شیعیان علیؑ کے بارے زہر اگلتے ہیں وہ اس کو خود گھڑتے ہیں، قرآن وحدیث سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا،

میرا رسالہ بھی انصاف پسند لوگ پڑھیں اور علماء سپاہ صحابہ کا لٹریچر بھی پڑھیں اور خداوند عالم نے جو عقل کی نعمت انکو دی ہے اس سے فیصلہ بھی کریں، اس رسالہ کی تصنیف سے میرا ارادہ نیک ہے، اور میں خداوند عالم سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ میری اس محنت کو قبول فرما دے، اور جن علماء کی کتابوں سے میں فیض حاصل کر کے مذہب شیعہ کی خدمت کرتا ہوں خداوند عالم انکو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے

سچی بات ہے عالم تو وہ تھے ہم تو کچھ ہی نہیں ہیں،

تمت بالخیر ۲۲ مارچ ۱۹۹۲ء

خادم علماء شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی

فہرست مطالب کتاب نص خلافت بلافصل

علماء انجمن سپاہ صحابہ کے شیعوں کیخلاف الزامات کا دندان شکن جواب

وکیل آلِ محمد علامہ غلام حسین نجفی کی شہرہ آفاق کتابیں

سہم مسموم فی جواب نکاح اُمِ کلثوم

خصائل معاویہ در جواب شمائل علی

کردار یزید در جواب خلافت معاویہ و یزید

کیا ناصبی مسلمان در جواب کیا شیعہ مسلمان

تحفۂ حنفیہ در جواب تحفۂ جعفریہ

ماتم اور صحابہ

علی ولی اللہ کلمہ اور اذان میں

نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت
وضو میں پاؤں کا مسح کرنے کا ثبوت

باغ فدک، حقِ زہراء

قولِ مقبول فی اثبات وحدت بنتِ رسول

بغاوت معاویہ در جواب خلافت معاویہ

معاویہ کی نبی اور آلِ نبی کو گالیاں

حقیقت فقہ حنفیہ
در جواب حقیقت فقہ جعفریہ

قولِ سدید در جواب وکلاء یزید

شیعانِ علی اور انکی شان

اسلامی نماز دیگر عبادات مطابق فقہ جعفریہ

عظمت قرآن اور عقیدہ

اولاد معاویہ اور مروان

تقیہ اور صحابہ زیرِ طبع

نص خلافت بلا فصل
برائے امام علی علیہ السلام مرتضیٰ

متعہ اور صحابہ زیرِ طبع

پیشِ رَو: دار الاسلام علامہ غلام حسین نجفی سرپرست
تبلیغ و مدرسہ جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن، لاہور